ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.102, Friday, 16 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۰۲)، بروز جمعہ، ۱۶/اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۳/جمادی الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

نقب میں 80 سے زائد مکانات اور مسجد کی مسماری ص:02

برطانیہ کی جانب سے ایک مخصوص ملک کے شہریوں کے داخلے پر پابندی عائد کرنے کی دھمکی

لندن: برطانیہ نے دھمکی دی ہے کہ وہ امیگریشن اور برطانوی سرزمین سے بے دخلی کے معاملات پر اختلافات کے باعث ایک مخصوص ملک کے شہریوں کو تمام اقسام کے ویزوں کا اجرا مکمل طور پر اور اجتماعی طور پر بند کر دے گا اور انہیں برطانوی سرزمین میں داخل ہونے سے روک دے گا۔ برطانوی اخبار ''ڈیلی ایکسپریس'' کی شائع کردہ تفصیلات کے مطابق، جن کا جائزہ ''العربیہ ڈاٹ نیٹ'' نے لیا ہے، وزیر داخلہ شبانہ محمود نے دھمکی دی ہے کہ اگر اریٹریا کی حکومت نے ان شہریوں کو واپس لینے پر رضامندی ظاہر نہ کی جنہیں برطانیہ میں قیام کا حق حاصل نہیں، تو اریٹریا کے شہریوں کے برطانیہ میں داخلے پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے گی۔ یہ انتباہ غیر قانونی ہجرت کے مسئلے سے نمٹنے اور ملک سے بے دخل کیے جانے والے افراد کی تعداد بڑھانے کے لیے برطانوی حکومت کی کوششوں کا حصہ ہے۔

وزیر داخلہ نے اریٹریا پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ان پناہ گزینوں کو واپس بھیجنے کی کوششوں میں تعاون سے انکار کر رہا ہے جن کی پناہ کی درخواستیں مسترد ہو چکی ہیں، نیز ایسے غیر ملکی مجرموں کو بھی ان کے وطن واپس بھیجنے میں تعاون نہیں کر رہا۔

اخبار ''ڈیلی ایکسپریس'' کے مطابق جمعرات 15 اکتوبر 2026 سے اریٹریا کے سفارت کاروں کو لندن سے باہر نقل و حرکت کے دائرے سے متعلق نئی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اہم شخصیات کے لیے مختص فوری ویزا خدمات بھی ختم کر دی جائیں گی، جبکہ اریٹریا کے سفارت کاروں کو لندن سے 60 کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر سفر کرنے کے لیے پیشگی اجازت حاصل کرنا ہوگی۔

برطانوی وزارت داخلہ نے وضاحت کی ہے کہ یہ اقدام اریٹریا میں برطانوی حکام پر پہلے سے عائد اسی نوعیت کی پابندیوں کے جواب میں کیا جا رہا ہے۔ یہ قدم برطانوی حکومت کی جانب سے اریٹریا کے حکام پر یہ الزام عائد کیے جانے کے بعد اٹھایا گیا ہے کہ انہوں نے رواں سال کے اوائل میں اچانک تعاون ختم کر دیا تھا۔

برطانوی اخبار ''ڈیلی ٹیلی گراف'' کو ایک الگ بیان دیتے ہوئے وزیر شبانہ محمود نے کہا اریٹریا کو مجرموں اور ایسے افراد کی واپسی قبول کرنے کے لیے ہر ممکن موقع دیا گیا جنہیں برطانیہ میں موجود رہنے کا حق حاصل نہیں، لیکن اس نے دوسرے ممالک کے برعکس انکار کر دیا۔

انھوں نے مزید کہا کہ اریٹریا کی حکومت کے لیے میرا پیغام واضح ہے، اپنے شہریوں کو واپس لے جائیں، ورنہ آپ کے شہریوں کے برطانیہ میں داخلے پر مکمل پابندی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں تعاون سے انکار کرنے والے کسی بھی دوسرے ملک کے خلاف اضافی اقدامات کرنے سے بھی دریغ نہیں کروں گی۔

یہ تنازع ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آبنائے انگلستان کو چھوٹی کشتیوں کے ذریعے عبور کرنے والے افراد میں اریٹریا کے شہریوں کا تناسب خاصا زیادہ ہے۔ برطانوی وزارت داخلہ کے اعداد و شمار کے مطابق جون 2026 کو ختم ہونے والے 12 ماہ کے دوران چھوٹی کشتیوں کے ذریعے برطانیہ پہنچنے والوں میں اریٹریا کے شہریوں کا تناسب تقریباً 18 فی صد رہا، جس کے باعث وہ آنے والوں میں سب سے بڑا قومی گروہ بن گئے۔

مذکورہ 12 ماہ کے دوران 875,5 اریٹریائی شہری چھوٹی کشتیوں کے ذریعے برطانیہ پہنچے، جبکہ اطلاعات کے مطابق 952,6 اریٹریائی شہریوں نے پناہ کی درخواستیں جمع کرائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ سمندر کے راستے چھوٹی کشتیوں میں غیر قانونی طور پر آنے والوں کے علاوہ ہوائی اڈوں یا قانونی سرحدی گزرگاہوں کے ذریعے پہنچنے والے اریٹریائی شہری بھی پناہ کی درخواستیں دیتے ہیں۔

اعداد و شمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اریٹریائی شہریوں کی پناہ کی درخواستیں منظور ہونے کی شرح 83 فی صد سے کچھ زیادہ ہے۔ گذشتہ چار برسوں کے دوران اریٹریائی شہریوں کی جانب سے دائر کردہ پناہ کی 626,2 درخواستیں مسترد کی گئیں، جبکہ مسترد شدہ درخواستوں والے پناہ کے متلاشیوں میں سے 106 افراد کو ان کے وطن واپس بھیجا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانوی حکومت اس سے قبل بھی دیگر افریقی ممالک پر دباؤ ڈالنے کے لیے ویزا پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی استعمال کر چکی ہے۔ رواں سال کے اوائل میں انگولا، نمیبیا اور جمہوریہ کانگو کو خبردار کیا گیا تھا کہ اگر انہوں نے اپنے واپس بھیجے جانے والے شہریوں کو قبول کرنے پر رضامندی ظاہر نہ کی تو ان پر پابندیاں عائد کیے جانے کا امکان ہے۔ بعد ازاں انگولا اور نمیبیا نے کسی بھی پابندی کے نفاذ سے قبل ضروری تبدیلیاں کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔

اسی طرح جمہوریہ کانگو پر بھی پابندیاں عائد کی گئی تھیں، تاہم برطانوی وزارت داخلہ نے وضاحت کی کہ تعاون کی سطح میں بہتری آنے کے بعد یہ پابندیاں بعد میں ختم کر دی گئیں۔

صہیونی زندانوں میں کئی سال قید کے بعد غزہ کے 7 فلسطینی رہا

غزہ: قابض صہیونی فورسز نے بدھ کی شام غزہ کی پٹی کے جنوبی حصے میں واقع کرم ابو سالم بارڈر کراسنگ کے راستے غزہ سے تعلق رکھنے والے 7 فلسطینی اسیران کو صہیونی جیلوں میں طویل قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد آزاد کر دیا، جبکہ وقفے وقفے سے غزہ کے اسیران کی محدود تعداد کی رہائی کا یہ سلسلۂ عمل بدستور جاری ہے۔

رہا ہونے والے اسیران میں جبالیا سے تعلق رکھنے والے 37 سالہ ہانی فائز کتکت، خان یونس سے 16 سالہ محمد توفیق ابوسبلہ، النصیرات سے 67 سالہ ابراہیم احمد الطلالقہ، الزوایدا سے 44 سالہ رائد حسین عرفات، خان یونس سے 44 سالہ خلیل محمد المصری، جبالیا سے 38 سالہ نبیل محمد ابوسیف، اور جبالیا سے ہی تعلق رکھنے والے 38 سالہ شریف محمد خلہ شامل ہیں۔

مقامی ذرائع کے بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ صہیونی عقوبت خانوں اور عسکری مراکز کے اندر روا رکھے جانے والے ہولناک سلوک، تشدد اور مجرمانہ حالات کے نتیجے میں غزہ سے آزاد ہونے والے اسیران اکثر شدید جسمانی نقاہت، تھکن اور وحشیانہ تشدد کے نشانات کے ساتھ پہنچتے ہیں۔

یہ رہائی ایک ایسے وقت میں عمل میں آئی ہے جب صہیونی حکام کی طرف سے غزہ کی پٹی کے ہزاروں معتقلین کو خفیہ عسکری کیمپوں اور سجون میں محصور رکھنے، ان کے احوال کو چھپانے اور سخت ترین قیدِ تنہائی میں ڈالنے کے باعث ان کی زندگیوں کے حوالے سے شدید تشویش پائی جاتی ہے۔

فلسطینی اسیران کے حقوق کے لیے کام کرنے والے اداروں کے جولائی سنہ 2026ء کے آغاز تک فراہم کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، صہیونی سجون میں قید فلسطینی اسیران کی کل تعداد 400,9 کے قریب ہے، جن میں غزہ کی پٹی کے 320,1 ایسے معتقلین بھی شامل ہیں جنہیں صہیونی حکام ''غیر قانونی جنگجو'' کے من گھڑت نام سے تصنیف کرتے ہیں۔

اسیران کے حقوق کے اداروں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ان اعداد و شمار میں صہیونی فوج کے خفیہ کیمپوں اور عسکری مراکز بشمول بدنامِ زمانہ ''سدے تیمان'' (Sde Teiman) ملٹری کیمپ میں قید ہزاروں مظلوم معتقلین شامل نہیں ہیں، کیونکہ ان کے قید خانے، صحت اور گرفتاری کی شرائط کے حوالے سے کوئی باقاعدہ یا سرکاری معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

ان سات اسیران کی رہائی نے غزہ کی پٹی کے معتقلین کے پراسرار اور ہولناک فائل کو ایک بار پھر بین الاقوامی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے، جس کے ساتھ ہی تمام جبری طور پر لاپتہ اسیران کی جگہوں کو بے نقاب کرنے، ان کی سلامتی کی ضمانت دینے اور صہیونی عقوبت خانوں میں جاری انسانی سوز مظالم کو فوری طور پر روکنے کے مطالبات شدت اختیار کر گئے ہیں۔

غزہ کی پٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کھلی نسل کشی ہے: ناوی پلائی

نیویارک: نوبل امن انعام یافتہ ناوی پلّے (Navi Pillay) نے اس بات پر زور دیا ہے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں صیہونی مظالم اور تجاوزات انتہائی سنگین ہیں اور نسل کشی کے درجے تک پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے غزہ کی پٹی اور مقبوضہ مغربی کنارے میں مظالم پر قابض صیہونی حکومت کے سخت احتساب اور اس کے رہنماؤں کو حاصل سزا سے استثناء اور استحقاقِ عدم عقاب کے خاتمے پر زور دیا ہے۔ العربی ٹی وی کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں پلّے نے کہا کہ غزہ کی پٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بلاشک وشبہ نسل کشی ہے، جیسا کہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں اور صیہونی ریاست سے متعلق مستقل بین الاقوامی تحقیقاتی کمیشن (International Commission of Inquiry) جس کی وہ سابقہ سربراہ رہ چکی ہیں، نے یہ حتمی نتیجہ اخذ کیا تھا، نیز انہوں نے واضح کیا کہ اپنے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی انہوں نے مسئلہ فلسطین اور اس کی قانونی نصرت سے دستبرداری اختیار نہیں کی ہے۔

انہوں نے تحقیقات جاری رکھنے، صیہونی مظالم کو توثیق (ڈاکیومنٹ) کرنے اور بین الاقوامی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ اور ان تمام عالمی اداروں کو باخبر رکھنے کی اہمیت پر زور دیا جو ان مظالم کو روکنے اور فلسطینیوں کو تحفظ فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، خاص طور پر مقبوضہ مغربی کنارے کے اندر۔

پلّے نے کہا کہ ''ہم سیاسی قوت نہیں رکھتے، لیکن ہمارے پاس اس اخلاقی حق کی طاقت ہے کہ ہم اس کردار کو ادا کریں اور دنیا کو، بالخصوص اقوام متحدہ اور ان تمام بااختیار اداروں کو باخبر رکھیں اور ان سے مطالبہ کریں کہ وہ صیہونی مظالم کو روکیں اور مقبوضہ مغربی کنارے کے فلسطینیوں کو تحفظ فراہم کریں''۔

سزا سے استثناء اور قانون کا فقدان

پلّے نے صیہونی ذمہ داران کے مسلسل احتساب سے بچ نکلنے کے خطرے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ صیہونی رہنما بین الاقوامی قانون کے فریم ورک سے بالکل باہر ہو کر کارروائیاں کر رہے ہیں، جبکہ بین الاقوامی برادری ان مظالم کا خاتمہ کرنے اور مجرموں کے احتساب میں مکمل طور پر مفلوج دکھائی دیتی ہے۔

انہوں نے صیہونی مظالم کی دستاویزات کی موجودگی کے باوجود سلامتی کونسل میں ''ویٹو'' کے نام نہاد حق کے استعمال پر شدید تنقید کی، اور کہا کہ ایسے کٹھن حالات میں بین الاقوامی تحرک کو مفلوج کرنا سراسر ناانصافی ہے۔ نیز انہوں نے بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) پر امریکہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کو ظالمانہ اور ناانصافی پر مبنی قرار دیا۔

انہوں نے بین الاقوامی عدل و انصاف کو مستحکم کرنے اور استحقاقِ عدمِ عقاب کا مقابلہ کرنے کی اپیل کی، تاکہ بین الاقوامی قانون کے احترام کو یقینی بنایا جا سکے اور مظلوم فلسطینیوں کے خلاف جرائم کے مرتکب صیہونیوں کا احتساب ممکن ہو۔

نیتن یاہو اور ٹرمپ کے حملوں کا ناپا تلا جواب

صیہونی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے انہیں نوبل امن انعام دیے جانے کے فیصلے پر کی جانے والی شدید تنقید کا جواب دیتے ہوئے پلّے نے کہا کہ یہ معاندانہ مواقف انہیں ان کے حقوقِ انسانی کے سفر سے ہرگز دور نہیں کر سکتے۔

واضح رہے کہ نیتن یاہو نے ان پر اخلاقی قطب نما (Moral Compass) کھو دینے کا الزام لگایا تھا، جبکہ ٹرمپ نے انہیں یہ انعام دینے کے فیصلے کو ایک ''عذاب اور شرمناک اقدام'' قرار دیا تھا۔

پلّے نے جنوبی افریقہ میں نسلی پرست و نسل پرستانہ (اپارتھائیڈ) نظام کے خلاف اپنی طویل جدوجہد کا حوالہ دیتے ہوئے پرسکون انداز میں جواب دیا: ''ہم نے نسل پرست نظام (**الأبرتهايد**) کے سائے میں یہی سبق سیکھا ہے کہ ان جیسے ایذا رساں اور زہریلے بیانات کی بالکل پروا نہ کی جائے، کیونکہ ان کے اپنے مخصوص سیاسی ایجنڈے ہیں''۔

پلّے نے مسئلہ فلسطین میں اپنی مسلسل دلچسپی اور صیہونی مظالم پر گہری نظر رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا، اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ جس بین الاقوامی تحقیقاتی کمیشن کی انہوں نے قیادت کی تھی، اس کا کام بدستور جاری ہے، جس نے یہ واضح اور حتمی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ صیہونی ریاست نے غزہ کی پٹی میں کھلی نسل کشی کا ارتکاب کیا ہے۔

پلّے کے یہ انقلابی بیانات فلسطینیوں کے خلاف کیے جانے والے صیہونی جرائم پر قابض ریاست کے عالمی احتساب کے مطالبات کو ایک بار پھر سرِ فہرست لاتے ہیں، اور سیاسی دباؤ اور ہتھکنڈوں سے ہٹ کر بین الاقوامی عدالتی اور حقوقِ انسانی کے اداروں کے شواہد کو توثیق دینے کے بنیادی کردار کو اجاگر کرتے ہیں۔

فلسطین کے معاملے کا دفاع جاری رہے گا، دو ریاستی حل کی حمایت کرتے ہیں: چین

فلسطین کے معاملے کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے: چینی وزارت خارجہ

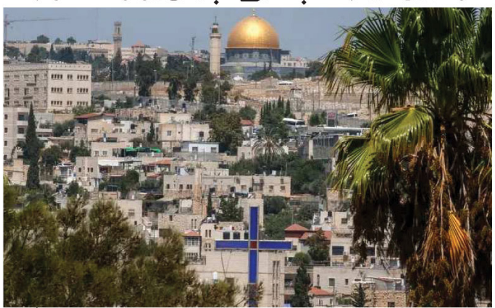

بیجنگ: چینی وزارتِ خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وزیر وانگ ای نے فلسطینیوں کے لیے بیجنگ کی حمایت کا اظہار کیا اور اس بات کی تصدیق کی ہے کہ چین فلسطین کے معاملے کا دفاع جاری رکھے گا۔

وانگ ای نے باکو میں اپنی فلسطینی ہم منصب فارسین آغا بکیان شاہین سے ملاقات میں کہا کہ فلسطین کے معاملے کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ وانگ ای نے تمام امن پسند ممالک پر زور دیا کہ وہ دو ریاستی حل کی حمایت کریں۔ اس دوران برطانوی اخبار ''دی گارڈین'' نے کہا ہے کہ اسرائیل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے امن کونسل کے فائدے کے لیے غزہ کی پٹی میں ایک پیشگی فوجی اڈہ قائم کرنے کے منصوبے میں پیش رفت کی اجازت دینے سے انکار کر رہا ہے۔

گزشتہ اگست کے اوائل میں امن کونسل ۔ جو ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جسے اقوامِ متحدہ نے 2025 میں اختیار دیا تھا اور اس کے سربراہ امریکی صدر ہیں ۔ نے غزہ میں اپنے پہلے تعمیراتی معاہدے کو جاری کیا کیونکہ اس نے امریکی ریاست لوزیانا میں صدر مقام رکھنے والی کمپنی ''ارکل انٹرنیشنل'' کے سپرد 150 بین الاقوامی سپاہیوں کی گنجائش والے ایک پیشگی فوجی اڈے کی تعمیر کا کام کیا تاکہ وہ بین الاقوامی استحکام فورس کا مقدمہ بنے۔

دو ماہ کے بعد معاملے سے براہِ راست آگاہ ایک شخص کے مطابق اسرائیل اب بھی معاہدے پر عمل درآمد کی اجازت دینے سے انکار کر رہا ہے۔ جرمن پریس ایجنسی کے مطابق ٹھیکیداروں اور ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہونے اور کام شروع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ذریعہ نے بتایا کہ اسرائیل گزرگاہ نہیں کھولے گا۔

اس دوران میدان میں ایک فلسطینی کے قتل اور دیگر کے زخمی ہونے کا واقعہ پیش آیا۔ ایک اسرائیلی ڈرون حملے میں غزہ سٹی کے شمال مغرب میں شہریوں کے ایک مجمع کو نشانہ بنایا گیا۔ ''فلسطینی خبر رساں اور معلومات ایجنسی'' (وفا) نے کہا کہ غزہ سٹی کے شمال مغرب میں الجلاء سٹریٹ پر عباد الرحمن سکول کے ارد گرد شہریوں کے ایک گروہ پر قابض فورسز کے ڈرون کے حملے کے نتیجے میں ایک شہری قتل اور دیگر متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

غزہ کی بلدیہ نے اعلان کیا کہ اس کے عملے نے غزہ سٹی کے مغرب میں البیدر علاقے کے قریب الرشید سٹریٹ میں اپنے میدانی کام کے دوران ایک مقتول کی لاش دریافت کی جس نے سردیوں کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ بلدیہ نے اپنے ''فیس بک'' پیج پر ایک پوسٹ میں کہا کہ عملے نے لاش کو الشفاء ہسپتال منتقل کیا جہاں اسے ضروری کارروائیاں مکمل کرنے کے لیے ہسپتال کی انتظامیہ کے حوالے کر دیا گیا۔

قابض فوج نے ایک خاتون اور سابق اسیران سمیت 9 شہریوں کو گرفتار کرلیا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے گذشتہ رات اور آج جمعرات کی صبح مغربی کنارے کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں گھس کر چھاپہ مار کارروائیوں، تلاشی اور وسیع گرفتاریوں کی مہم چلائی، جس کے نتیجے میں ایک خاتون سمیت کم از کم نو فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا، جن میں سے اکثریت سابق اسیران کی ہے۔ قلقیلیہ میں، قابض افواج نے شہر پر چھاپہ مارا اور تلاشی و گرفتاریوں کی مہم چلائی، جس کے دوران انہوں نے سات فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا جن میں سے زیادہ تر سابق اسیران ہیں، اور وہ یہ ہیں: عبد الحق خدرج، محمد خدرج، عبد الرزاق خدرج، بہجت یامین، عماد جعیدی، ہاشم محمد خضر، اور علی ذیاب۔ نابلس میں قابض افواج نے ال 17 چیک پوسٹ، راس العین محلے اور الباشا سٹریٹ سے شہر پر حملہ کیا، اور ایک رہائشی عمارت پر چھاپہ مارا، جبکہ الباشا سٹریٹ میں گھر پر چھاپہ مار کر محترمہ ام احمد صوافطہ کو گرفتار کر لیا۔ اسی طرح قابض افواج نے شہر کے مشرق میں بیت فوریک چیک پوسٹ کو بند کر دیا، اور نابلس کے شمال مغرب میں واقع گاؤں برقہ پر چھاپے کے دوران متعدد مکانات کی تلاشی لی۔ ذرائع نے بتایا کہ مسلح یہودی آباد کاروں کی ملیشیاؤں نے نابلس کے جنوب میں واقع گاؤں بورین کے کنارے صوفان خاندان کے گھر کو بجلی فراہم کرنے والے کھمبے کاٹ دیے۔ جنین میں قابض افواج نے شہر کے مغرب میں واقع قصبے برقین اور جنین کے مغرب میں واقع قصبے السیلہ الحارثیہ پر حملہ کر کے ایک گھر پر چھاپہ مارا، اس کے علاوہ جنین کے مغرب میں واقع گاؤں العرقہ پر چھاپے کے دوران بھی ایک گھر کی تلاشی لی۔

سلفیت میں قابض افواج نے بلڈوزر کے ہمراہ ملٹری کمک سلفیت شہر کی طرف بھیجی اور اپنا چھاپہ جاری رکھا، جبکہ انہوں نے بروقین قصبے اور سلفیت شہر کو ملانے والی سڑک کو مٹی کے بند لگا کر بند کر دیا۔ رام اللہ اور البیرہ میں قابض افواج نے رام اللہ کے شمال میں واقع دونوں قصبوں عارورہ اور عبوین پر چھاپہ مارا، اور عارورہ پر چھاپے کے دوران ایک نوجوان کو زخمی کرنے کے بعد گرفتار کر لیا۔

اسی طرح قابض افواج نے رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع قصبے سلواد پر چھاپہ مارا، اور کفر مالک سے تعلق رکھنے والے نوجوان احمد ایوب حمائل کو کام کے دوران گرفتار کر کے ان کی گاڑی ضبط کر لی۔

بیت لحم میں قابض اسرائیلی افواج نے بیت لحم کے جنوب مشرق میں واقع قصبے تقوع پر حملہ کیا، اور اس کے کئی محلوں میں مورچہ بند ہو کر فضا میں روشنی والے گولے داغے۔ الخلیل میں شہر کے شمال میں واقع العروب پناہ گزین کیمپ میں جھڑپیں بھڑک اٹھیں، جس کے دوران قابض افواج نے صوتی بم داغے، جبکہ الخلیل کے جنوب میں واقع یطا شہر پر چھاپے کے دوران متعدد مکانات کی تلاشی لی۔ یہ چھاپے اور گرفتاریاں مغربی کنارے کے شہروں، دیہاتوں اور کیمپوں پر قابض اسرائیل کی روزانہ کی مسلسل مہم کا حصہ ہیں، جس میں چھاپے، گرفتاریاں اور سڑکوں کی بندش شامل ہیں، اس کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں کی املاک پر یہودی آباد کاروں کے متواتر حملے بھی جاری ہیں۔

غزہ میں صیہونی بمباری اور 'یلو لائن' کی توسیع، مزید 5 فلسطینی شہید، جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری

غزہ: غزہ کے متعدد علاقوں پر صیہونی بمباری کے نتیجے میں ایک خاتون سمیت 5 فلسطینی شہری شہید اور متعدد شدید زخمی ہو گئے، جبکہ دوسری طرف قابض صیہونی فورسز نے توپ خانے کی شیلنگ، اندھا دھند فائرنگ اور عمارتوں کو بموں سے اڑانے کے ذریعے جنگ بندی معاہدے کی سنگین خلاف ورزیاں بدستور جاری رکھیں، نیز نام نہاد "یلو لائن" کے دائرہ کار کو بھی مزید وسیع کر دیا۔

جنوبی غزہ کی پٹی میں خان یونس کے شمال میں واقع قصبے القرارہ میں ایک گاڑی پر صیہونی حملے کے نتیجے میں دو شہری جامِ شہادت نوش جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ ہمارے نمائندے کے مطابق، خان یونس کے شمال میں واقع القرارہ میں گاڑی کو نشانہ بنائے جانے سے باسل نبیل قشطہ اور احمد رجاء الشاعر جامِ شہادت نوش ہوئے۔

شمالی غزہ کی پٹی کے جبالیا کیمپ میں صیہونی فائرنگ کے نتیجے میں صدام رامی الزعانین نامی شہری شہید جبکہ ایک اور شدید زخمی ہو گیا۔

علاوہ ازیں غزہ شہر کے جنوب میں واقع تل القرارہ پر چند روز قبل ہونے والی صیہونی بمباری سے شدید زخمی ہونے والا شہری محمد فوزی الجملہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گیا۔

غزہ شہر کے مغرب میں واقع حي الرمال میں ابوطلال چوراہے کے قریب ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر صیہونی جنگی طیاروں کی بمباری سے خاتون ریم عوض شہید جبکہ متعدد شہری شدید زخمی ہو گئے۔

میدانی ذرائع نے بتایا کہ صیہونی ہیلی کاپٹروں نے غزہ شہر کے مغرب میں واقع العباس کے علاقے میں "نستو" سپر مارکیٹ کے سامنے ایک رہائشی اپارٹمنٹ کو نشانہ بنایا، جس سے وہاں شدید آگ بھڑک اٹھی، تاہم سول ڈیفنس کے عملے نے فوری طور پر پہنچ کر آگ پر قابو پا لیا اور ایمبولینسوں نے جائے وقوعہ سے شہید خاتون کی جسدِ خاکی کو برآمد کر لیا۔

مختلف علاقوں میں بمباری اور فائرنگ

غزہ شہر کے اندر، صیہونی ٹینکوں نے التفاح کے مشرقی حصوں پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے ساتھ ساتھ علاقے پر توپ خانے کی شیلنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا، جبکہ السدرہ، الصحابہ، الدرج، النفق اور یافا کے مشرقی علاقوں تک بھی فائرنگ کا دائرہ پھیل گیا۔

اسی طرح صیہونی "کواڈ کاپٹر" ڈرون طیاروں نے شہر کے مشرق میں واقع ساحہ الشوا کے گردونواح میں شہریوں کی نقل وحرکت پر شدید فائرنگ کی، جبکہ یہ ڈرونز الرمال، الجندی، الزیتون اور عسقولہ کے علاقوں پر پروازیں کرتے ہوئے شہریوں کے گھروں کو سیدھا نشانہ بناتے رہے۔

جبالیا البلد، شارع النفق اور شیخ رضوان تالاب کے اطراف میں بھی کواڈ کاپٹر ڈرونز سے فائرنگ کی گئی، جس کی گولیاں حي الشیخ رضوان کی مرکزی سڑک تک پہنچیں، جبکہ شہر کے مشرق میں اور حی التفاح میں صیہونی عسکری گاڑیوں سے فائرنگ اور مشرقی غزہ میں ایک ملٹری کرین سے وقفے وقفے سے گولیاں برسا※ جانے کا سلسلہ مظالم جاری رہا۔

اسی السیاق میں صیہونی فوج نے غزہ شہر کے مشرق میں واقع السنافور چوراہے کی طرف بارود سے لدی عسکری گاڑیاں آگے بڑھائیں تاکہ انہیں بم سے اڑایا جا سکے، جس کے فوراً بعد ایک خوفناک اور الشان دھماکے کی آواز سے پورا شہر دہل اٹھا جو صیہونی فوج کے مسماری آپریشن کا نتیجہ تھا۔

التفاح میں شارع السکہ پر صیہونی ٹینکوں کی نقل وحرکت دیکھی گئی جس کے ساتھ شدید فائرنگ اور اس علاقے کی طرف نام نہاد "یلو لائن" کو وسعت دینے کی کوششیں شامل تھیں، جبکہ شہر کے مشرق میں صیہونی توپ خانے کی گولہ باری صبح تک جاری رہی۔

پٹی کے وسطی اور جنوبی علاقوں میں توپ خانے کی بمباری: پٹی کے وسطی حصے میں صیہونی عسکری گاڑیوں نے البریج کے شمال مشرق میں تمرکز کر کے شدید فائرنگ کی، جبکہ تمرکزی اسٹیشن کے مشرق میں واقع علاقے پر صیہونی توپ خانے نے گولہ باری کی۔ البریج کیمپ کے شمالی حصوں میں صیہونی گاڑیوں کی نقل وحرکت اور فائرنگ کے بعد ان گاڑیوں کو مشرق کی طرف مڑ کر "یلو لائن" کی طرف پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا گیا۔

علاوہ ازیں صیہونی "کواڈ کاپٹر" ڈرون نے البریج کیمپ کے شمال مشرق میں واقع عطیان چوراہے کے قریب ایک عارضی دکان (کشک) پر آتشگیر بم گرایا، جس سے وہاں خوفناک آگ لگ گئی تاہم مقامی شہریوں نے بروقت آگ پر قابو پا لیا اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

دیر البلح شہر میں صیہونی ہیلی کاپٹروں نے شہری فضاؤں اور اس کے وسطی و مغربی علاقوں پر پروازیں کیں اور فضائی حملہ کیا، نیز ہیلی کاپٹر کی مسلسل پرواز کے دوران وسطی علاقے سے باہر ایک میزائل داغا گیا۔ جہاں تک پٹی کے جنوبی حصے کا تعلق ہے، خان یونس شہر کے مشرق اور جنوب میں صیہونی عسکری گاڑیوں نے فائرنگ کی اور مشرقی علاقوں پر توپ خانے نے شیلنگ کی، جبکہ صیہونی جنگی بحری جہازوں نے غزہ کے سمندر میں گولہ باری اور فائرنگ کی۔

یہ تمام صیہونی تجاوزات اور حملے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل اور صریح خلاف ورزیوں کے تحت کیے جا رہے ہیں، جہاں پٹی کے مختلف حصوں میں بمباری، فائرنگ اور عام شہریوں کی آمد ورفت کے علاقوں پر فوجی تسلط اور قبضہ جما کر ان کے وجود اور سلامتی کو شدید خطرات سے دوچار کیا جا رہا ہے۔

اخلاقیات سے عاری صیہونی ریاست کا طاقت پر تکیہ اسے سکیورٹی فراہم نہیں کر سکتا: اوباما

غزہ: سابق امریکی صدر باراک اوباما نے فلسطینیوں کے خلاف موجودہ قابض صیہونی حکومت کی پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس حکومت نے اخلاقی بنیادوں کو یکسر ترک کر دیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ صرف عسکری برتری پر تکیہ کرنا اور کسی قسم کی لچک یا رعایت دینے سے انکار کرنا، عارضی مفادات تو فراہم کر سکتا ہے، لیکن طویل المدت بنیادوں پر صیہونی ریاست کو سکیورٹی اور استحکام فراہم نہیں کر سکتا۔

اوباما کے یہ بیانات ایک صحافتی انٹرویو کے دوران سامنے آئے، جس میں انہوں نے فلسطینیوں کے خلاف صیہونی پالیسیوں کی نوعیت اور ارضِ پاک پر طاقت کے بل بوتے پر من مانیاں مسلط کرنے کی صیہونی حدود کا تفصیلی احاطہ کیا۔

اوباما کا ماننا تھا کہ موجودہ صیہونی حکومت اپنی عسکری و ٹیکنالوجیکل برتری کے زعم میں فیصلے کر رہی ہے، اور فلسطینی حقوق کو تسلیم کیے بغیر یا کوئی انعطاف دکھائے بغیر اپنی مرضی مسلط کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے، جبکہ یہ رویہ اخلاقی قدروں سے مکمل محرومی کی عکاسی کرتا ہے اور پائیدار سلامتی کے حصول کے لیے کوئی مستحکم بنیاد نہیں بن سکتا۔

سابق امریکی صدر نے اس بات پر زور دیا کہ تقریباً ستر لاکھ فلسطینی اپنی آبائی زمین چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے، اور انہوں نے صیہونی حکومت پر زور دیا کہ وہ اس حقیقت کو تسلیم کرے اور اسے ایک ایسے حتمی واقعے کے طور پر دیکھے جسے نظر انداز کرنا بالکل ناممکن ہے۔

انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ فلسطینی وجود کے انکار کا مسلسل سلسلہ اور ان کے حقِ ملکیت و حقوق کی حق تلفی کسی پائیدار تصفیے کی طرف نہیں لے جا سکتی، کیونکہ صرف اور صرف عسکری طاقت کسی بھی تنازع کو حتمی انجام تک پہنچانے یا طویل المدتی استحکام کی ضمانت دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

تنازع کی بنیادی جڑوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے اوباما نے نشاندہی کی کہ فلسطینیوں کی زمینیں ان سے زبردستی غصب کی گئی ہیں، اور ان کی طرف سے اپنی زمین کی واپسی کے مطالبات اور صیہونی ظلم کے خلاف مقاومت کا اظہار بالکل منطقی اور قابلِ فہم ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نزاع کا گہرا تعلق زمین اور قومی حقوق کے بنیادی سوال سے ہے۔

یہ بیانات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب قابض صیہونی حکام مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے اندر استیطانی توسیع، زمینوں کی غصبی مسماری اور فلسطینیوں پر انسانی سوز پابندیاں مسلط کرنے پر کاربند ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ غزہ کی پٹی پر صیہونی نسل کشی کی جنگ کے وہ ہولناک اثرات مسلسل جاری ہیں جنہوں نے پورے خطے کو تباہی، انسانی بحران اور بے پناہ جانی نقصانات کے دباؤ میں دھکیل دیا ہے۔

قابض صیہونی حکومت کا مسلسل غصب اور فلسطینی عوام کو ان کے قومی حقوق، بالخصوص حقِ خود ارادیت اور آزاد ریاست کے قیام سے محروم رکھنا ان بنیادی اسباب میں سے ہے جو اس نزاع کو مزید جنگ و تصادم کے لیے کھلا رکھتے ہیں، کیونکہ صیہونی غصب کے خاتمے اور فلسطینی حقوق کی کامل ضمانت کے بغیر سچی سلامتی کا خواب ناممکن ہے۔

ریاض ایئرپورٹ پر عملی سرگرمیوں کی معطلی کے بعد لندن میں سعودی شہریوں کے لیے متبادل انتظامات

لندن: ریاض کو نشانہ بنانے والے دہشت گرد حوثی ملیشیا کے حملوں کے بعد شاہ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر عملی سرگرمیاں معطل ہونے کے نتیجے میں، لندن میں واقع سعودی سفارت خانے نے پھنسے ہوئے شہریوں کو واپس مملکت پہنچانے کے لیے رہائش کی فراہمی اور متبادل پروازوں کا انتظام ممکن بنایا۔ لندن میں سعودی سفارت خانے کی دیکھ بھال میں تقریباً 2200 سعودی شہری شامل رہے، جب کہ سفارت خانے نے بعض افراد کی بکنگ میں ترمیم کی اور سفر کے اوقات کی ازسرنو ترتیب کے ساتھ ساتھ ریاض ہوائی اڈے کی طرف جانے والی پروازوں کے بجائے لندن سے جدہ اور دمام کے لیے متبادل پروازیں فراہم کیں۔ اسی سلسلے میں لندن میں سعودی سفارت خانے کی کوششیں صرف سفر کے انتظامات کی ترتیب تک محدود نہیں رہیں، بلکہ متبادل رہائش گاہیں فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انتظار کی مدت کے دوران شہریوں کی ضروریات کی دیکھ بھال تک پھیل گئیں۔

اس کے علاوہ سعودی وزارتِ خارجہ نے ان شہریوں سے، جن کی پروازیں متاثر ہوئیں اور ریاض کے شاہ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے کی طرف جانے والی کچھ پروازوں کی معطلی یا تاخیر کے نتیجے میں ان کا اپنی منزلوں تک پہنچنا ممکن نہ رہا، درخواست کی کہ وہ مدد کے حصول اور ضروری ہدایات کی فراہمی کے لیے ان ممالک میں موجود سعودی عرب کے سفارتی مشنوں سے رابطہ کریں جہاں وہ موجود ہیں۔ العربیہ کے نمائندے مصطفی زارو نے شہریوں کے لیے رہائش اور پروازوں سے متعلق خدمات کی فراہمی کے سلسلے میں لندن میں سعودی سفارت خانے کے اقدامات کے ایک حصے کا جائزہ لیا۔ ایسے وقت میں جب فلائٹ آپریشنز میں خلل اور پروازوں کے راستے تبدیل ہونے کے دوران شہریوں کی صورت حال کا جائزہ لینے اور ان کی واپسی کے اختیارات میں ہم آہنگی کا سلسلہ جاری ہے۔ شہریوں نے "العربیہ" سے بات کرتے ہوئے سفارت خانے کے ردِعمل کی سرعت اور فراہم کردہ خدمات کے معیار کا ذکر کیا، ایسے وقت میں جب نئے انتظامات پروازوں کے اثرات سے نمٹنے کے لیے ضروری تھے۔ سعودی شہری محمد الرباح نے کہا کہ فراہم کردہ خدمات اعلیٰ ترین معیار کی تھیں، خواہ وہ دیکھ بھال میں ہوں یا رہائش کی فراہمی میں، جب کہ ایک اور شہری نے اس توجہ کی تعریف کی جو انہیں حاصل ہوئی، خصوصاً متبادل پروازوں کی بکنگ کے حوالے سے۔ سعودی شہری مشعل نے سفارت خانے کے تعاون کو انتہائی تیز رفتار قرار دیا اور انہوں نے اس گرم جوشی اور خدمات کی طرف اشارہ کیا جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ ان کی ضروریات سے بھی بڑھ کر تھیں۔ منزلوں کی تبدیلی، اوقات کی ازسرنو جدول سازی اور رہائش کی فراہمی کے درمیان، ردِعمل کی سرعت ایک بنیادی عنصر کے طور پر ابھرتی ہے تاکہ فلائٹ آپریشنز کے خلل کے اثرات پر قابو پایا جا سکے۔ مزید یہ کہ استثنائی حالات میں مملکت سے باہر سعودی شہریوں کو خدمات کی فراہمی کے تسلسل کو یقینی بنایا جا سکے۔

موجودہ صہیونی حکومت مسجد اقصیٰ میں یہودیوں کا دن مختص کرنے کی سازش تیار کر رہی ہے: زیاد ابحیص

غزہ: مسجدِ اقصی کے امور کے ماہر محقق زیاد ابحیص نے ہفتے کے دن یہودی آباد کاروں کے دھاووں کے لیے مسجد کو کھولنے کی قابض اسرائیلی کوششوں سے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قدم مسجد کے لیے ایک نیا خطرہ ہے۔ مسلمانوں کے لیے جمعہ کے دن کی طرز پر آباد کاروں کے لیے ہفتے کے دن کو مسجد کے اندر ایک ہفتہ وار مذہبی دن بنانے کی تمہید بن سکتا ہے، جس سے مسجد میں نیا واقعہ مسلط کرنے اور وہاں نماز پڑھنے والوں کی رسائی کی آزادی کو محدود کرنے کا راستہ کھل جائے گا۔

زیاد ابحیص نے کہا کہ قابض اسرائیل کی سپریم کورٹ کی طرف سے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو کو ہیکل تنظیموں کے اس مطالبے پر جواب دینے کے لیے دی گئی مہلت، جس میں ہفتے کے دنوں میں بھی اقصی کو دھاووں کے لیے کھولنے کا کہا گیا تھا، جمعرات 15 اکتوبر سنہ 2026ء کو ختم ہو رہی ہے، اور یہ اس کے بعد ہے جب عدالت نے اس سلسلے میں دائر درخواست پر غور کے لیے گذشتہ 17 ستمبر کو ایک اجلاس منعقد کیا تھا۔

انہوں نے وضاحت کی کہ عدالت بنجمن نیتن یاھو کے موقف کی منتظر ہے، جب کہ قومی سکیورٹی کے وزیر ایتمار بن گویر نے ہیکل تنظیموں کے مطالبے کی حمایت کی ہے اور 14 ستمبر کو ایک جواب بھیجا جس میں موجودہ تہواروں کے موسم سے شروع کرتے ہوئے ہفتے کے دن بھی آباد کاروں کے دھاووں کے لیے مسجد کو کھولنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

زیاد ابحیص کے مطابق ایتمار بن گویر نے اپنے موقف میں مسجدِ اقصی پر تدریجی حاکمیت مسلط کرنے کے اسلوب کا سہارا لیا اور دعویٰ کیا کہ مسجد میں یہودی مطالبات پر قائم رہنا سکیورٹی کے لیے نقصان دہ نہیں رہا، بلکہ ان کے بقول اس نے قابض اسرائیل کی طاقت کو مضبوط کرنے میں مدد دی ہے، اور انہوں نے یہودیوں کو اس جگہ پر ان کے نام نہاد بنیادی حقوق کی ممارست کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔

انہوں نے کا کہ بنجمن نیتن یاھو نے عدالت کے گذشتہ اجلاس کے دوران اپنا جواب پیش نہیں کیا تھا، جس پر عدالت نے ان پر 2500 ڈالر کا جرمانہ عائد کیا اور انہیں درخواست پر اپنا موقف پیش کرنے کے لیے 30 دن کی مہلت دی جو جمعرات کو ختم ہو رہی ہے۔

مسجد اقصی اسرائیلی انتخابی دوڑ کا مرکز

زیاد ابحیص نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ جواب دینے کی تاریخ 27 اکتوبر کو ہونے والے قابض اسرائیل کے انتخابات سے محض 12 دن پہلے آ رہی ہے، ایک ایسے وقت میں جب مسجدِ اقصی کو یہودی بنانا قابض اسرائیل کے دائیں بازو کے طبقوں، خاص طور پر مذہبی صیہونی دھارے کے سیاسی خطاب اور انتخابی پروپیگنڈے کا حصہ بن چکا ہے، جس کے مسجد میں قائم شدہ صورت حال کو بدلنے کے مطالبات بڑھ رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہفتے کے دن اقصی کو دھاووں کے لیے کھولنا محض ہفتہ وار دھاووں کے دنوں میں چھٹے دن کا اضافہ نہیں ہے، بلکہ ان کے اندازے کے مطابق یہ طریقہ کار آباد کاروں کے لیے مسجد کے اندر ہفتے کو ایک ہفتہ وار مذہبی مناسبت میں تبدیل کرنے کی تمہید بن سکتا ہے، جس سے زمانی تقسیم کو مسلط کرنے کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ عزائم نئے نہیں ہیں، سنہ 2012ء اور سنہ 2013ء کے دوران کنیسٹ میں پیش کیے گئے دو قانون کے مسودوں میں مسجدِ اقصی کی مکمل زمانی تقسیم کو مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تھی، جس کے تحت یہودیوں کے لیے مخصوص اوقات اور مسلمانوں کے لیے دیگر اوقات متعین کیے جانے تھے۔

انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ تحرک کی ہولناکی اس بات میں ہے کہ یہ اقصی پر حملوں کی اس لہر کے بعد آیا ہے جو ان کے مشاہدے کے مطابق 12 ستمبر سے تین اکتوبر سنہ 2026ء کے درمیان تین ہفتوں تک جاری رہی۔ یہ سب ایسے وقت میں ہوا جب ان حملوں کے مقابلے کے لیے ایک وسیع اور مرکزی اسلامی عوامی تحرک کا فقدان رہا۔

ہفتے کے دن دھاووں کے دروازے کھولنے کے لیے منظم مہم

زیاد ابحیص نے واضح کیا کہ ہفتے کے دن کے دھاووں کے لیے اقصی کو کھولنے کا تحرک پچھلے مطالبات سے مختلف ہے، کیونکہ اس کا آغاز گذشتہ 16 جولائی کو ہیکل تنظیموں کے ترجمان آساف فرید کا صحافتی اقدام سے ہوا، جس کے بعد اس مطالبے کے حصول کی طرف پیش رفت کے لیے "ہفتے کے دن ٹیمپل ماؤنٹ کھولنے کی کمیٹی" تشکیل دی گئی۔

انہوں نے وضاحت کی کہ کمیٹی نے 27 اگست کو مقبوضہ بیت المقدس کے پرانے شہر میں "اوہیل اسحاق" کنیسہ میں ایک کانفرنس کی، جس میں قابض اسرائیل کے اطلاعات کے وزیر شلومو کارحی اور لیکوڈ پارٹی کے رکنِ کنیسٹ عمیت ہالیوی نے شرکت کی، تاکہ ہفتے کے دن دھاووں کے لیے مسجد کو کھولنے کے طریقہ کار پر غور کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمیٹی نے کانفرنس کے بعد ایسی مخصوص دعائیں تیار کیں جن میں مسجدِ اقصی میں ہفتے کے دن کو مسلط کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، اور ہر ہفتے جمعرات کے دن دوپہر دو بجے کے وقت دھاوا بولنے والوں کو اجتماع※ طور پر یہ دعائیں دہرانے کی ترغیب دینا شروع کی۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ "ٹیمپل ماؤنٹ دینی مدرسہ" کے ربائی الیاہو ویبر نے تین ستمبر کو مسجد کے اندر دعاؤں کے پہلے حلقے کی قیادت کی۔ یہ عمل 10 ستمبر کو دہرایا گیا، جب کہ ہیکل تنظیمیں اس دن دھاووں کے لیے مسجد کو کھولنے کا مطالبہ کرنے کے لیے اپنے تحرکات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ زیاد ابحیص نے ذکر کیا کہ آساف فرید نے 12 اکتوبر کو ریزرو فوج میں بھرتی کے دورے پر جانے سے قبل ہیکل تنظیموں کے حمایتیوں اور دھاوا بولنے والوں سے اپیل کی کہ وہ بنجمن نیتن یاھو کے لیے مقرر کردہ مہلت کی نگرانی جاری رکھیں اور اس معاملے کو نظر انداز نہ کریں۔

رباط کو مضبوط کرنے اور اقصی کی طرف رختِ سفر باندھنے کی اپیلیں

زیاد ابحیص نے اس بات پر زور دیا کہ ہفتے کے دن دھاووں کے لیے مسجد کو کھولنے کے مقاصد سے کیے جانے والے تحرکات کا مقابلہ کرنے کے لیے جوابی تحرک ضروری ہے، اور انہوں نے ہفتے کے دنوں میں صبح سویرے کے اوقات میں اقصی کی طرف رختِ سفر باندھنے کو بڑھانے اور چاشت کے وقت رباط کو مضبوط کرنے کی اپیل کی، تاکہ مسجد کے اندر اسلامی وجود کو برقرار رکھنے میں مدد مل سکے۔ انہوں نے ان کوششوں میں القدس کے رہائشیوں اور سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں کے فلسطینیوں کی شرکت کی اہمیت پر زور دیا، اور اس بات کا فائدہ اٹھانے کو کہا کہ ہفتہ ایک ہفتہ وار تعطیل کا دن ہے جو دستیاب حالات اور وسائل کے مطابق زیادہ تعداد میں لوگوں کو مسجد تک پہنچنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

انہوں نے خبردار کیا کہ بنجمن نیتن یاھو کی طرف سے موجودہ وقت میں ہیکل تنظیموں کے مطالبے کی حمایت میں جواب نہ دینے کا مطلب خطرے کا خاتمہ نہیں ہے، اور انہوں نے اشارہ کیا کہ ہفتے کے دن مسجد کو کھولنے کے لیے دباؤ کا راستہ بالفعل شروع ہو چکا ہے، اور ان تحرکات کے تسلسل کے لیے اس معاملے کو توجہ کے مرکز میں رکھنا ضروری ہے۔

زیاد ابحیص نے یہ بات زور دے کر کہی کہ مسجدِ اقصی کو گھیرے میں لینے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے بے بسی اور باہمی تنازعات کی حالت سے نکلنا اور اس کے دفاع میں شرکت کے دائرے کو وسیع کرنا لازمی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس مقابلے کو صرف فلسطینیوں کے لیے چھوڑ دینا مسجد کی قائم شدہ صورت حال کو بدلنے کی کوشش کرنے والے عناصر کو اپنی تحرکات جاری رکھنے اور زمین پر نیا واقعہ مسلط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

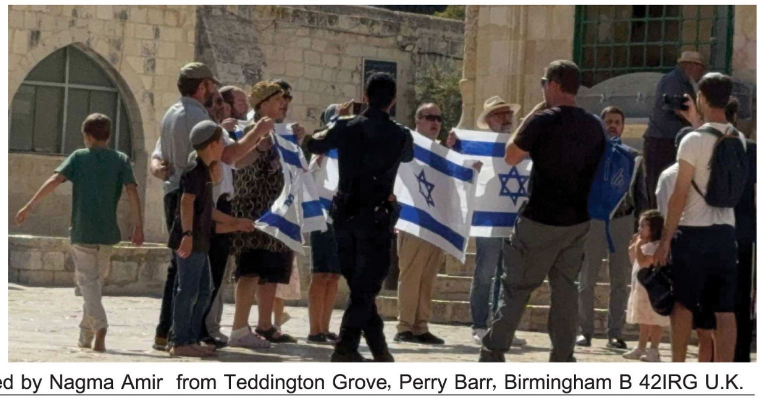

امریکہ پر عوامی احتجاج کو بھڑکانے کی کوشش کرنے کا الزام

تہران: ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے جمعرات کے روز کہا ہے کہ تہران کو 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد سے سب سے شدید محاصرے کا سامنا ہے۔ انہوں نے امریکہ پر عوامی احتجاج کو بھڑکانے کی کوشش کرنے کا الزام عائد کیا۔ ایران اور امریکہ کے درمیان رواں سال 28 فروری سے جنگ جاری ہے، جب امریکی اور اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں اسلامی جمہوریہ کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای ہلاک ہو گئے تھے۔ پزشکیان نے سرکاری ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے ایک خطاب میں کہا کہ انقلاب کے بعد کے اڑتالیس برسوں کے دوران ہمیں کبھی بھی اتنے شدید محاصرے، جنگ اور مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا جتنا آج ہمیں درپیش ہے۔ انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا کہ وہ عوامی غصے کا سبب بننے اور بدامنی پھیلانے کے لیے ایرانیوں کی زندگی کو مشکل بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پزشکیان نے مزید کہا کہ امریکہ نے اپنی توجہ اس بات پر مرکوز کی ہوئی ہے کہ ایرانی عوام کو دل گرفتہ کیا جائے اور وہ مشکلات کا سامنا کریں، پھر سماجی احتجاج ظاہر ہوں تاکہ وہ اپنے مذموم مقاصد حاصل کر سکیں۔ امریکہ نے تہران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو بند کیے جانے کے جواب میں ایرانی بندرگاہوں پر محاصرہ عائد کر دیا ہے، جہاں اس نے ایرانی بندرگاہوں کی طرف آنے اور جانے والے بحری جہازوں کا رُخ تبدیل کرنے یا انہیں روکنے کا عمل کیا۔ ایران نے بارہا امریکہ اور اسرائیل پر اسلامی جمہوریہ کے اندر بدامنی کو ہوا دینے کا الزام لگایا ہے۔ گذشتہ مہینوں میں اس نے اپنے دشمنوں کے ساتھ تعاون کے الزام میں کئی ایرانیوں کو سزائے موت دی ہے۔ گذشتہ برس دسمبر کے آخر میں ایران میں مہنگائی کے خلاف احتجاجات شروع ہوئے، جو تیزی سے اس کے مختلف حصوں میں پھیل گئے اور حکومت مخالف ایک وسیع تحریک میں تبدیل ہو گئے۔ ایرانی حکام نے امریکہ اور اسرائیل کو اس بدامنی کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

DAILY SAHAFAT Birmingham
۳/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ
16-10-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in
روزنامہ صحافت

حکومت اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہے؟

سراج نقوی

حکومت کے خلاف ملک کے عوام کی صف آرائی نے حکومت کو بری طرح بوکھلاہٹ میں مبتلا کر دیا ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں کا اتحاد ''انڈیا'' بھی متحد نظر آرہا ہے۔ ایک طرف حکومت پر لگائے جانے والے اپوزیشن پارٹیوں کے وہ الزامات ہیں کہ جن کے ٹھوس ثبوت پوری دنیا کے سامنے آچکے ہیں اور عالمی میڈیا تک میں مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے، تو دوسری طرف حکومت کے ذمہ دار اپنے دفاع میں کچھ کہنے کی بجائے اپوزیشن پارٹیوں خصوصاً کانگریس اور راہل گاندھی پر بے بنیاد الزام لگا کر ''چور کی داڑھی میں تنکا'' کے مترادف عمل کر کے اپنے خوف اور گھبراہٹ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اپنے مخالف کے کسی الزام کا جواب دینے کی بجائے اس پر جوابی الزام سے حملہ کرنا بزدلی اور احساسِ جرم سے پیدا گھبراہٹ کا جواب تو ہوسکتی ہے، لیکن اس طرح کا عمل کسی بھی طرح ملزم کے بے گناہ ہونے کا ثبوت نہیں بن سکتا۔ اسی لیے حکمراں اپنے بنائے ہوئے جال میں خود ہی پھنستے جا رہے ہیں۔ اگر کسی شخص پر کوئی الزام لگا کر اس کے خلاف فوجداری مقدمہ دائر کر دیا جائے اور اسے عدالت میں پیش کر دیا جائے تو ملزم کا دفاع فریق استغاثہ پر الزام تراشی سے بہرحال نہیں کیا جاسکتا۔

موجودہ حالات میں وزیراعظم نریندر مودی اور ان کے دستِ راست یا ''چانکیہ'' یعنی امت شاہ کا عمل اسی طرح کی بوکھلاہٹ و گھبراہٹ کا شکار نظر آتا ہے۔

وزیراعظم نریندر کے 'بلومبرگ نیو اکنامی فورم' میں دیے گئے حالیہ بیان پر نگاہ ڈالیے۔ 13 اکتوبر کو اس پروگرام میں دیے گئے بیان میں مودی نے جو کچھ کہا اس میں زمینی حقائق کو اس طرح نظرانداز کیا گیا کہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مودی گھبرائے ہوئے ہیں اور اس گھبراہٹ میں انھیں شائد یہ احساس بھی نہیں ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ ان کا یہ بیان حقائق کے قطعی برعکس اور سچ پر جھوٹ کی ملمع کاری کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ مودی کے اس فورم میں دیے گئے بیان سے پہلے یہ جان لیں کہ اس فورم کا مقصد کیا ہے۔ مختصر الفاظ میں بات کریں تو اس 'فورم کا پہلا مقصد حکومتوں اور کاروباری دنیا کے درمیان شراکت، نئی اور ابھرتی معیشتوں پر توجہ اور کلیدی معاشی شعبوں کو درپیش چیلنجوں پر بات چیت ہے۔' اس تناظر میں اب مودی کی فورم میں کی گئی تقریر پر نگاہ ڈالیں۔ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں معیشت، ٹکنالوجی، توانائی اور ایسے ہی کئی دیگر موضوعات کا حوالہ تو دیا لیکن سب سے زیادہ زور جس بات پر دیا گیا وہ ان کی حکومت کی پالیسی میں دور دور تک نظر نہیں آتی۔ انھوں نے ان اقتصادی موضوعات کو طاقت کا اہم پیمانہ قرار دینے کے باوجود یہ سوال کیا کہ اس طاقت کا اصل مقصد کیا ہونا چاہیے؟ اور پھر اس کا جواب دیتے ہوئے مودی نے جو کچھ کہا وہ ان کی بارہ سال کی اقتصادی پالیسی سمیت کسی بھی فیصلے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ انھوں نے زور دے کر یہ بات کہی کہ ''اس طاقت کا مقصد صرف چند لوگوں کو بااختیار بنانا نہیں ہونا چاہیے۔'' لیکن خود مودی کے دور اقتدار میں کس طرح ملک کے وسائل اور ٹکنالوجی سے متعلق منصوبوں کو صرف دو صنعتکاروں کے تجارتی مفادات کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے اس سے پوری دنیا واقف ہو چکی ہے۔ اسٹارلنک کو ہندوستان میں داخلہ دینے سے مختلف بہانوں سے گریز آخر کیا ہے؟ اسٹار لنک کی بات چھوڑیں لیکن کیا ہندوستان میں بھی دوسرے صنعتکاروں کو اس معاملے میں آگے آنے کے مواقع فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے؟ لیکن اس کے برعکس مودی نے اپنے عہدے کا استعمال جس طرح اڈانی کے کاروبار کے فروغ کے لیے کیا اس سے بھی نہ صرف پورا ملک بلکہ پوری دنیا واقف ہے۔ وزیراعظم نے دعویٰ کیا کہ وہ جس وژن کے ساتھ اس پروگرام میں آئے ہیں وہ ہے ''دوسروں کو بااختیار بنانے کی طاقت''۔ اب اگر وزیراعظم کی 'دوسروں' سے مراد امبانی اور اڈانی ہیں تو پھر بات ختم، لیکن اگر وہ صدق دلی سے یہ بات کہہ رہے ہیں تو پھر معیشت سے لیکر ہر شعبے تک اور پھر سیاست تک ان کی حکومت نے دوسروں کے اختیارات کو محدود کر کے اسے کمزور کرنے پر ہی عمل کیا۔ اس میں معاشی طاقت سے لیکر ایک جمہوریت میں عام آدمی کی طاقت اور سیاسی مخالفین کی طاقت جیسے تمام موضوعات شامل ہیں۔ مودی حکومت نے اختیارات اور طاقت کا دائرہ چند لوگوں تک سمیٹ کر ہمارے قابلِ فخر جمہوری نظام کو طاقتور تو بہرحال نہیں کیا۔ ایسے میں یہ دعویٰ کرنا کہ وہ دوسروں کو بااختیار بنانے کے وژن کے ساتھ کام کر رہے ہیں حقیقت سے دور نہیں بلکہ اس کے برعکس ہے۔

وزیراعظم فرماتے ہیں کہ ''بااختیار بنانے کی طاقت کا تصور محض دنیا کو دیا جانے والا وعظ نہیں بلکہ یہ ایک گہری تہذیبی روایت ہے، جسے ملک کے نظم و نسق اور کام کاج کے طریقوں میں اپنایا جارہا ہے۔'' کیا مذکورہ بیان میں دور دور تک سچ کا کوئی شائبہ تک نظر آتا ہے؟ اپنی بات کو ''محض وعظ'' نہ ماننا ان کا خیال تو ہوسکتا لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس بیان کی حیثیت بے عمل واعظ کے وعظ سے زیادہ نہیں۔ مودی نے ہندوستان کی جمہوریت کو ''جمہوریت کی ماں'' قرار دیا۔ اصولی طور پر یہ بات درست سہی لیکن جمہوریت کی اس ماں کی گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ کے عرصے میں کس قدر توہین کی گئی اس سے ملک ہی نہیں پوری دنیا واقف ہو چکی ہے۔ الیکشن کمیشن، عدلیہ اور دیگر آئینی اداروں کی خود مختاری پر قدغن لگاتے ہوئے انھیں حکومت کا حاشیہ بردار بنا دینا کون سی جمہوریت ہے اس کا جواب شائد مودی کبھی نہ دے سکیں۔ اپنے اس 'وعظ' میں مودی نے فرمایا کہ ''طاقت کا مقصد محض دوسروں پر قابو پانا نہیں۔'' حالانکہ 13 اکتوبر کو جب مودی یہ تقریر فرما رہے تھے اس سے ٹھیک دو اور تین دن پہلے ان کی پولیس دلی میں پرامن مظاہرین پر طاقت کا استعمال کرتے ہوئے جمہوریت میں ملے حق احتجاج کا مذاق اڑا رہی تھی اور حکمراں جماعت سے لیکر ان کے وزیر داخلہ تک پولیس ایکشن کو درست ثابت کرنے کے لیے ایسی دلیلیں دے رہے تھے کہ جن کے پس پردہ حکومت کا آمرانہ مزاج بول رہا تھا۔ یہ آمریت نہیں تو کیا ہے کہ وزیر داخلہ کانگریس سمیت تمام اپوزیشن پارٹیوں کے پرامن احتجاج کو کانگریس یا راہل گاندھی کی ملک دشمن سرگرمی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے ''دراندازوں کو بچانے کی کوشش'' قرار دے رہے تھے۔

ملک کے ایک معزز سیاسی گھرانے سے تعلق رکھنے والے اور اپوزیشن لیڈر جیسے عہدے پر فائز شخص کو اگر دراندازوں کا حامی قرار دے کر اسے رد کرنے کی کوشش کی جائے اور حکومت کے زیر نگیں آچکے تمام آئینی ادارے اگر اس شخص کی بات سننے سے دامن بچائیں تو اسے کیا کہا جائے؟ کیا یہ اختیارات کو چند ہاتھوں میں محدود کرتے ہوئے جمہوریت کو فاشزم میں بدلنے کی بزدلانہ کوشش نہیں؟ اہم بات یہ ہے کہ وزارت داخلہ کے پاس اپنے اس الزام کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت نہیں ہیں جبکہ راہل گاندھی یا دیگر اپوزیشن پارٹیاں حکومت، الیکشن کمیشن یا سپریم کورٹ کے چند ججوں کے تعلق سے جو کہہ رہی ہیں اس کے ثبوت منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کے باوجود مودی دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی حکومت دوسروں کو بااختیار بنانے کے اصول پر عمل پیرا ہے۔ آخر اس دعوے کو کس بنیاد پر سچ مانا جائے؟ مودی نے دعویٰ کیا کہ اب سے ایک دہائی سے کچھ زیادہ پہلے تک موبائل فون اور انٹرنیٹ تک صرف مراعات یافتہ طبقے کو رسائی حاصل تھی۔'' ظاہر ہے عالمی سطح پر انٹرنیٹ اور موبائل فون کے استعمال کو مودی اپنی حکومت کی حصولیابی کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ٹکنالوجی کی ترقی کے ساتھ اس کی قیمتوں میں کمی ایک عالمی رجحان ہے اور اس کا کسی بھی حکومت سے اور خصوصاً مودی حکومت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اپنی تقریر میں وزیراعظم نے بدعنوانی کے خاتمے کے لیے اٹھائے حکومت کے مبینہ اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ لیکن اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ جس شخص کو وزیراعظم کسی ایک دن بدعنوان ترین انسان قرار دیتے ہیں اس سے اگلے ہی دن جب وہ شخص ان کی پارٹی یا محاذ میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ کیا اسے انسداد بدعنوانی کے لیے اٹھایا گیا قدم قرار دیا جا سکتا ہے؟ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ ''اصل سوال یہ نہیں کہ اقتدار کس کے پاس ہے۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ اس کا استعمال کیسے کیا جارہا ہے؟ مودی جی ملک کے عوام اور میڈیا بھی تو آپ سے یہی سوال کر رہا ہے کہ اقتدار کا استعمال کس طرح کیا جارہا ہے؟ عوام سے جمہوریت کے نام پر حاصل طاقت کو اگر عوام کو دبانے کے لیے استعمال کیا جانے لگے تو کیا اسے اقتدار کا درست استعمال قرار دیا جا سکتا ہے؟ ظاہر ہے نہیں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے مذکورہ پلیٹ فارم سے جو کچھ کہا اس پر آپ اور آپ کی حکومت نے خود عمل نہیں کیا اور اب اقتدار جانے کے ڈر سے آپ طاقت کا استعمال اسے بچانے کے لیے کر رہے ہیں، اور یہ محض آپ کی حکومت کی گھبراہٹ کا ثبوت ہے اور کچھ نہیں۔

○○○

میری زندگی کا مشن: ہر غریب بچے کو نرسری سے پی جی تک معیاری تعلیم

مجیب بادشاہ خان

میرا مطالبہ ہے کہ حکومت ایسی تعلیمی پالیسی بنائے جس کے تحت معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے بچوں کو نرسری سے لے کر پوسٹ گریجویشن (پی جی) تک معیاری اور آسانی سے حاصل ہونے والی تعلیم فراہم کی جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حکومت تعلیم پر زیادہ سرمایہ کاری کرے، اسکالرشپ دے، اچھے تعلیمی ادارے قائم کرے اور سرکاری اسکیموں پر صحیح طریقے سے عمل درآمد کرے۔

یہ صرف ایک سیاسی نعرہ نہیں، بلکہ میری زندگی کا مشن ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ ہمارے بچے زندگی بھر کسی لیڈر یا افسر کی سفارش کے لیے بھٹکتے رہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی تعلیم، قابلیت اور محنت کے بل پر آگے بڑھیں۔

میں نہیں چاہتا کہ ہمارے بچوں کو وہی مشکلات برداشت کرنی پڑیں جو پچھلی نسلوں نے برداشت کیں۔ میری خواہش ہے کہ آنے والی نسل کو ہم سے بہتر مواقع ملیں۔

گزشتہ 26 برسوں سے میرے دل میں ایک ہی خواب ہے کہ کوئی بھی غریب بچہ صرف پیسوں کی کمی کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے۔

ہمیں سیاسی خیرات نہیں، برابری کے مواقع چاہئیں۔

ہم کسی سے خصوصی رعایت یا احسان نہیں مانگ رہے۔ ہم اپنے آئینی حقوق کے مطابق برابر کے مواقع چاہتے ہیں۔

ہمیں اچھی تعلیم، روزگار، صنعت، ہنر کی تربیت، معاشی ترقی اور سرکاری اسکیموں کا مناسب فائدہ چاہیے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان صرف نوکری تلاش کرنے والے نہ بنیں، بلکہ ایسے کاروباری افراد بھی بنیں جو دوسروں کے لیے روزگار پیدا کریں۔

ہمارے لیڈروں کی کامیابی کا فیصلہ ان کی تقریروں سے نہیں، بلکہ ان کے کاموں سے ہونا چاہیے۔

انہوں نے کتنے اسکولوں کو بہتر بنایا؟ کتنے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کیے؟ کتنے بچوں کو اسکالرشپ دی؟ کتنے تعلیمی ادارے قائم کیے؟ اور کتنے غریب خاندانوں کی زندگی بدلی؟

یہ سوال پوچھنا کسی کی بے عزتی نہیں، بلکہ جمہوریت میں عوام کا حق ہے۔

میرے مسلم بھائیوں اور بہنوں سے میری اپیل

میرے بھائیو اور بہنو!

ہمارا مستقبل خوف، غصے اور آپسی لڑائی سے نہیں بنے گا۔ ہمارا مستقبل تعلیم، اتحاد، محنت، بیداری اور آئینی حقوق کے ذریعے روشن ہوگا۔

ہمیں صرف اپنی مذہبی شناخت تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ ہماری پہچان ہمارا علم، ہمارا کردار، ہماری محنت اور معاشرے کے لیے ہماری خدمات بھی ہونی چاہیے۔

ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دینی ہوگی۔ اپنے معاشرے میں ایمانداری، محنت اور جواب دہی کو فروغ دینا ہوگا۔

ہم دوسروں سے جس انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں، ہمیں خود بھی اپنے رویے اور عمل میں اس انصاف کو اپنانا چاہیے۔

ہمیں ایسا معاشرہ بنانا ہے جو اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے، اپنے حقوق کے لیے بیدار ہو، ملک کی یکجہتی کا احترام کرے اور ہر ہندوستانی کے ساتھ برابری کا سلوک کرے۔

میری آخری بات: عزت کے ساتھ جینا اور آنے والی نسل کو تعلیم دینا

میں، محمد مجیب (بادشاہ) خان، اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ انسان کی اصل پہچان اس کی دولت یا عہدے سے نہیں، بلکہ اس کے کردار اور معاشرے کے لیے کیے گئے کاموں سے ہوتی ہے۔

میری سوچ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے آئینی نظریات اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیم اور قومی یکجہتی کی فکر سے متاثر ہے۔

میں جانتا ہوں کہ تبدیلی آسان نہیں ہوتی۔ اس کے لیے وقت، محنت، صبر اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن میں اپنے اس یقین سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا کہ ہر غریب بچے کو تعلیم حاصل کرنے اور زندگی میں آگے بڑھنے کا موقع ملنا چاہیے۔

میں ایسا ہندوستان دیکھنا چاہتا ہوں جہاں مسلم نوجوان دوسرے تمام مذاہب اور برادریوں کے نوجوانوں کے ساتھ پورے اعتماد سے کھڑے ہوں اور اپنی قابلیت ثابت کرنے کے لیے انہیں برابر کے مواقع حاصل ہوں۔

میں ایسا ہندوستان چاہتا ہوں جہاں کسی بچے کو غربت کی وجہ سے تعلیم نہ چھوڑنی پڑے، کسی شہری کو اس کی شناخت کی وجہ سے خوف میں نہ جینا پڑے اور کسی بھی برادری کو صرف ووٹ بینک سمجھ کر استعمال نہ کیا جائے۔

ہم کسی سے برتر مقام نہیں مانگتے۔ ہم سب کے ساتھ برابری کا مقام چاہتے ہیں۔

ہمارا ایمان ہمیں جواب دہی کا سبق دیتا ہے۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے نظریات ہمیں آئینی حقوق کی اہمیت سمجھاتے ہیں، جبکہ مولانا آزاد کی فکر ہمیں تعلیم اور قومی یکجہتی کا راستہ دکھاتی ہے۔ اب ان نظریات کو صرف کتابوں اور تقریروں تک محدود نہیں رکھنا، بلکہ انہیں اپنے عمل میں لانا ہے۔

آیئے، نفرت کی دیواریں کھڑی کرنے کے بجائے اسکول، کالج، یونیورسٹیاں، صنعتیں اور مضبوط ادارے قائم کریں۔

ناانصافی کا جواب آئینی جدوجہد سے دیں۔ غربت کا مقابلہ تعلیم سے کریں۔ نفرت کا جواب اتحاد سے دیں۔ اور اپنے بچوں کو ایسا مستقبل دیں جس میں وہ تعلیم یافتہ، خودکفیل اور عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

یہی میری زندگی کا خواب ہے۔ یہی اپنے معاشرے کے لیے میری جدوجہد ہے۔ اور گزشتہ 26 برسوں سے میں اسی مشن کو لے کر آگے بڑھ رہا ہوں۔

جئے ہند! جئے آئین!

تعلیم، مساوات، انصاف اور اتحاد — سب کے لیے۔

●●●

میں ایسا ہندوستان دیکھنا چاہتا ہوں جہاں مسلم نوجوان دوسرے تمام مذاہب اور برادریوں کے نوجوانوں کے ساتھ پورے اعتماد سے کھڑے ہوں اور اپنی قابلیت ثابت کرنے کے لیے انہیں برابر کے مواقع حاصل ہوں۔ میں ایسا ہندوستان چاہتا ہوں جہاں کسی بچے کو غربت کی وجہ سے تعلیم نہ چھوڑنی پڑے، کسی شہری کو اس کی شناخت کی وجہ سے خوف میں نہ جینا پڑے اور کسی بھی برادری کو صرف ووٹ بینک سمجھ کر استعمال نہ کیا جائے۔ ہم کسی سے برتر مقام نہیں مانگتے۔ ہم سب کے ساتھ برابری کا مقام چاہتے ہیں۔

یوپی میں کانگریس کیا اپنی زمین واپس حاصل کرسکے گی؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

گزشتہ سے پیوستہ

آج عوام کے سامنے 2024 والے نہ مدے ہیں اور نہ سوال۔ حکومت نے بلڈوزر، مسجد مندر کے انہدام، موب لنچنگ اور انکاؤنٹر کے ذریعہ بھٹکانے کی بہت کوشش کی لیکن عام آدمی پر یہ عیاں ہو چکا ہے کہ حکومت نہ مہنگائی کم کرنا چاہتی ہے نہ خواتین کی حفاظت، نہ روزگار دے سکتی ہے اور نہ معیاری تعلیم اور نہ قانون انتظامیہ کو بہتر بنانے میں اس کی دلچسپی ہے۔ خارجہ پالیسی ناکام ہے، نوکری یا اعلیٰ تعلیم کے مسابقتی امتحانات تک نہیں کرا سکتی۔ یہاں تک کہ رام مندر جو بی جے پی آر ایس ایس کا ڈریم پروجیکٹ ہے اس کے عطیات کی چوری بھی نہیں رک سکی۔ اصل ملزمان کون تھے یہ بھی آج تک معلوم نہیں ہوسکا۔ اس پر طرہ یہ کہ ایس آئی آر کے ذریعہ کروڑوں شہریوں کو حق رائے دہندگی سے محروم کر دیا گیا ہے۔

اب ایک طرف عقیدت مندوں کے عطیات کی حفاظت، حساب کتاب اور نگرانی کے نظام کا سوال ہے۔ تو دوسرای طرف پیپر لیک کی وجہ سے کروڑوں طلبہ کے مستقبل کا مسئلہ۔ یہ معاملہ روزگار سے بھی سیدھے طور پر جڑا ہے۔ اسی طرح 'ووٹ چوری' انتخابی فہرستوں، ووٹر کے حق اور انتخابی عمل میں شفافیت سے متعلق سوالات ہیں۔ یہ تینوں سوال اس وقت سیاسی بحث کے مرکز میں ہیں۔ انتخاب میں منظم دھاندلی یا ووٹوں کی چوری کو لے کر کانگریس، اپوزیشن جماعتیں، طلبہ تنظیمیں، سول سوسائٹی کے ارکان، وکلا اور عام آدمی سڑکوں پر ہے۔ مگر الیکشن کمیشن یا حکومت خاموشی تسولیش میں مبتلا کرتی ہے۔

2027 کے انتخابات میں نوجوانوں کی بے چینی اہم کردار ادا کرسکتی ہے، لیکن یہ فرض کر لینا درست نہیں ہوگا کہ نئی نسل لازماً حکومت کے خلاف ووٹ دے گی۔ جین زی کے ایک بڑے حصے کے لیے روزگار، مسابقتی امتحانات، بھرتیوں میں تاخیر، مہنگائی، معیاری تعلیم، ڈیجیٹل مواقع اور سماجی انصاف بنیادی مسائل ہیں۔ نوجوان سوشل میڈیا کے ذریعے حکومتی دعووں اور زمینی حقیقت کا موازنہ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے سیاسی جماعتوں کے لیے محض تشہیری مہم کے ذریعے ان کی حمایت حاصل کرنا پہلے سے زیادہ مشکل ہوسکتا ہے۔

وزارت محنت و روزگار کے مطابق، پیریاڈک لیبر فورس سروے (PLFS) 2023-24 میں ہندوستان کے 15 سے 29 سال کے نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح، معمول کی حیثیت کے پیمانے پر، 10.2 فیصد تھی۔ جب کہ شہری نوجوانوں کے لیے حالات نسبتاً زیادہ مشکل دکھائی دیتے ہیں۔ ان اعداد و شمار کو سمجھتے وقت پیمانے اور دیہی و شہری فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ تاہم بے روزگاری کی شرح نوجوانوں کے تمام مسائل کی مکمل تصویر نہیں۔ کم اجرت، غیر مستقل ملازمت، اپنی تعلیم کے مطابق کام نہ ملنا اور بھرتیوں کے لیے طویل انتظار بھی عدم اطمینان پیدا کرتے ہیں۔

یہیں کانگریس کے لیے موقع بھی ہے اور امتحان بھی۔ اگر وہ نوجوانوں کے سامنے روزگار پیدا کرنے، سرکاری آسامیوں کو بروقت پر کرنے، امتحانی نظام کو شفاف بنانے، چھوٹے کاروباروں کی مدد کرنے اور خواتین کے لیے محفوظ مواقع فراہم کرنے کا قابلِ عمل منصوبہ رکھتی ہے تو اسے فائدہ ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر نوجوانوں کی بے چینی صرف جلسوں اور نعروں میں استعمال ہوئی تو اس کے اثرات محدود رہیں گے۔

کانگریس کی بی ڈی اے یعنی برہمن، دلت اور اقلیتوں کو جوڑنے کی کوشش اور سماج وادی پارٹی کی پی ڈی اے یعنی پسماندہ، دلت اور اقلیتوں کی حکمت عملی بظاہر ایک دوسرے کے قریب دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن دونوں جماعتوں کے درمیان سیاسی جگہ اور قیادت کے سوال پر مقابلہ بھی موجود ہے۔ جبکہ بی جے پی کے پاس مضبوط تنظیم، وسیع انتخابی نیٹ ورک، ہندوتوا کا بیانیہ اور مختلف پسماندہ طبقات تک رسائی کا تجربہ ہے۔ اس لیے کانگریس کیلئے صرف برہمن قیادت اور دلت و مسلم نمائندگی کا اعلان کافی نہیں ہوگا۔ اسے اپنے امیدواروں، بوتھ سطح کی تنظیم اور انتخابی مہم کو بھی مضبوط بنانا ہوگا۔

اترپردیش میں کانگریس کی واپسی ناممکن نہیں، لیکن اسے محض انتخابی نعروں یا چند اہم تقریروں کی بنیاد پر یقینی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ 2027 میں کانگریس کے امکانات کا انحصار تین بنیادی امور پر ہوگا، کیا وہ اپنے روایتی سماجی اتحاد کو حقیقی سیاسی اعتماد میں بدل سکتی ہے؟ کیا وہ سماج وادی پارٹی کے ساتھ ایسا اتحاد قائم رکھ سکتی ہے جس میں دونوں جماعتوں کے ووٹ مؤثر طریقے سے منتقل ہوں؟ اور کیا وہ نوجوانوں کو محض احتجاج کا نعرہ دینے کے بجائے روزگار، تعلیم اور بہتر حکمرانی کا قابلِ اعتبار پروگرام پیش کرسکتی ہے؟ اگر ان سوالات کے جواب مثبت ہوئے تو کانگریس اترپردیش میں اپنی سیاسی جگہ بڑھا سکتی ہے۔ ورنہ 2024 کی کامیابی ایک امید افزا استثنا بن کر رہ جائے گی، اور 2027 میں بی ڈی اے کا منصوبہ بھی انتخابی حقیقت کے بجائے محض سیاسی نعرہ ثابت ہوسکتا ہے۔ □□□

اُڑتا پنجاب

پنجاب کے ضلع مانسا میں منگل کو منشیات کے استعمال کے خلاف آواز اٹھانے والے سماجی کارکن کے قتل نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ ریاست میں منشیات کے اسمگلر نہ صرف پولیس اور قانون کے خوف کے بغیر کام کرتے ہیں بلکہ ان کی سرگرمیوں پر سوال اٹھانے والوں کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ سماجی کارکن پرمیندر سنگھ جھوٹا کو ایک میڈیکل اسٹور کے مالک نے اس لیے قتل کر دیا کیونکہ وہ ڈرگ اسٹوروں پر منشیات کی غیر قانونی فروخت کو بے نقاب کر رہے تھے۔ واقعہ کے وقت جھوٹا اور اس کے کچھ ساتھی مانسا بازار میں ایک دوا کی دکان کے مالک سے منشیات کی فروخت کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ دکاندار نے فائرنگ کر دی جس سے جھوٹا ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ یہ حیران کن ہے کہ ایک ایسی ریاست میں جہاں حکومت خود ''منشیات کے خلاف'' مہم چلا رہی ہے، اس مسئلے پر بات کرنے والوں کی جانیں محفوظ نہیں ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ منگل کو پنجاب پولیس نے منشیات اور اسلحہ اسمگل کرنے والے پانچ گروہوں کا پردہ فاش کرتے ہوئے دس ملزمان کو گرفتار کرنے اور بھاری مقدار میں منشیات اور غیر قانونی اسلحہ برآمد کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ تاہم، ایک سماجی کارکن نے اسی مسئلے کے خلاف آواز اٹھائی، جس کے نتیجے میں اس کی جان چلی گئی۔ سوال یہ ہے کہ منشیات کے اسمگلروں کو پولیس اور قانون کا خوف کیوں نہیں؟ یہ بات قابل غور ہے کہ پنجاب میں منشیات کا مسئلہ گزشتہ کئی اسمبلی انتخابات میں ایک بڑا ایشو رہا ہے۔ تاہم، کسی بھی حکومت نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے عزم کا مظاہرہ نہیں کیا، چاہے وہ اکالی دل-بی جے پی مخلوط حکومت ہو، کانگریس کی حکومت ہو یا عام آدمی پارٹی کے بھگونت سنگھ مان کی موجودہ حکومت۔ سوال یہ ہے کہ پنجاب جو خالصتانی دہشت گردی پر قابو پا کر قوم اور دنیا کے لیے ایک مثال قائم کر چکا ہے، منشیات کے مسئلے سے نمٹنے میں ناکام کیوں ہے؟ ریاست کی نوجوان نسل منشیات کی لعنت میں مبتلا ہو چکی ہے، اس لیے یہ معاشرے سے لے کر حکومت تک سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سال جون میں حکومت نے راجیہ سبھا کو مطلع کیا تھا کہ 2025 میں ڈرون کے ذریعے منشیات کی اسمگلنگ کے کل 350 واقعات ریکارڈ کیے گئے، جن میں سے 298 صرف پنجاب کی سرحد پر پیش آئے۔ ان میں بڑی مقدار میں ہیروئن، میتھم فیٹامین اور افیون شامل تھی۔ واضح رہے کہ پنجاب حکومت کو اس معاملے کو بہت سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ریاست کا ڈرگ کنٹرول ڈپارٹمنٹ اور نارکوٹکس کنٹرول بیورو مستعدی اور ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہوتے تو پرمیندر سنگھ جھوٹا جیسے نوجوانوں کو اپنی جان خطرے میں نہ ڈالنی پڑتی۔ سچ یہ ہے کہ پنجاب میں منشیات اور منشیات کا نیٹ ورک پوری ریاست اور اس کے عوام کے لیے سنگین خطرہ بن چکا ہے۔ اگر معاشرے کے اندر سے منشیات کے خلاف اٹھنے والی آوازیں جان لیوا نتائج سے دوچار ہوں تو مستقبل کا تصور کرنا مشکل نہیں۔ ایسے میں پنجاب کے تمام سیاسی طبقے اور معاشرے کو اس مہلک برائی کے خلاف متحد ہونا ہوگا۔ یہ ہماری نئی نسل کے مستقبل سے متعلق ہے، اور اسے صرف سرکاری افسران پر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ مضبوط ارادے کے ساتھ منشیات کے مسئلے کو لعنت بننے سے روکنا ناممکن نہیں لیکن مشکل ضرور ہے۔

انقلاب

منہال اعظمی لکھنؤ

پھر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جوانانِ انقلاب
پل بھر بھی اب رکے گا نہ طوفان انقلاب

جب تک رگوں میں آخری قطرہ ہے خون کا
ہم سینچتے رہیں گے گلستان انقلاب

ہاتھوں میں لیکے اپنے ترنگا، بڑھے چلو
ہوگی نہ کم جہاں میں کبھی شان انقلاب

اب تختِ اقتدار سے تم کو اتار کر
پورا یونہی کریں گے ہم ارمان انقلاب

زخموں کی اپنے شمع جلائیں گے کو بہ کو
کیا خوب جگمگائے گا ایوان انقلاب

جوش و خروش صبر و وفا، کوہ سار عزم
ہم ساتھ اپنے لائے ہیں سامان انقلاب

دل میں شہادتوں کی امنگیں ہیں بے قرار
سینہ سپر ہیں ہم سر میدان انقلاب

نکلے ہیں سن و دھان بچانے کے واسطے
ہوگا ہمالیہ سے اب اعلان انقلاب

دشمن کو ہم نے خون کے آنسو رلائے ہیں
تاریخ نے یہ دیکھا ہے دوران انقلاب

اب راہ احتجاج پہ منہالؔ چل پڑو
تم کو بھی ہو ہی جائے گا عرفان انقلاب

○○

بھیونڈی کی سیاست میں بڑا بھونچال!

منظور شدہ کارپوریٹر کے انتخاب پر سماجوادی پارٹی کے 6 کارپوریٹر پارٹی سے خارج

بھارت جنگلانی کے نام کی سفارش کرنے کا الزام، پارٹی کے حکم کی خلاف ورزی پر کارروائی؛ ریاض اعظمی نے قانونی لڑائی لڑنے کا اعلان کیا

بھیونڈی:(نامہ نگار) بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن میں منظور شدہ کارپوریٹر کے انتخاب کو لے کر سماجوادی پارٹی میں تنازع شدت اختیار کر گیا ہے۔ پارٹی کے حکم کو نظر انداز کرتے ہوئے بی جے پی کے رکن اسمبلی مہیش چوگھلے کے حامی سمجھے جانے والے بھارت جنگلانی کے نام کی سفارش کرنے کے الزام میں سماجوادی پارٹی نے اپنے 6 کارپوریٹروں کو پارٹی سے خارج کر دیا ہے۔ پارٹی کے ریاستی صدر ابوعاصم اعظمی کی ہدایت پر بھیونڈی شہر ضلع صدر ریاض اعظمی نے یہ کارروائی کی۔ پارٹی سے خارج کیے گئے کارپوریٹروں میں گروپ لیڈر عریب یعقوب شیخ، کاشفی شاف مومن، عازیب جمال مومن، انصاری شبانہ شمیم، شیخ سلمیٰ بانو محمد اکرم اور خان امل عبید کے نام شامل ہیں۔ منظور شدہ کارپوریٹر کے انتخاب کے معاملے پر پارٹی کے اندر جاری اختلافات اب کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

پارٹی سے غداری برداشت نہیں، قانونی لڑائی لڑیں گے: ریاض اعظمی

سماجوادی پارٹی کے شہر ضلع صدر ریاض اعظمی نے الزام عائد کیا کہ پارٹی کے تعاون سے منتخب ہونے والے کارپوریٹروں نے پارٹی کے ساتھ غداری کی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پارٹی اس طرح کی خلاف ورزی برداشت نہیں کرے گی اور منظور شدہ کارپوریٹر کے انتخاب کے خلاف قانونی لڑائی لڑی جائے گی۔ چھ کارپوریٹروں کے اخراج کے بعد بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی سیاست میں نئے سیاسی مساوات بننے کے امکانات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ اب اس تنازع کا آئندہ رخ کیا ہوگا اور قانونی کارروائی کس سمت آگے بڑھے گی، اس پر بھیونڈی کے سیاسی حلقوں کی نظریں مرکوز ہیں۔

مہاراشٹر کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کیلئے مرکز سے امداد کا مطالبہ

سنیل تٹکرے کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات

ممبئی: مہاراشٹر میں خشک سالی کی سنگین صورتحال کے پیش نظر ریاست کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے لیے مرکزی حکومت سے ضروری امداد فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے جمعرات کو نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ اس موقع پر سنیل تٹکرے نے وزیر اعظم سے رائے گڑھ ضلع کے روہا ریلوے اسٹیشن کی ترقیاتی کاموں کی سنگِ بنیاد تقریب میں شرکت کے لیے وقت دینے کی بھی درخواست کی۔ اس اہم ترقیاتی منصوبے کے لیے مرکزی حکومت نے فنڈز منظور کیے ہیں۔

سنیل تٹکرے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ وہ مہاراشٹر کے عوام کو ضروری امداد فراہم کرنے اور رائے گڑھ ضلع میں ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کررہے ہیں۔

یونئی ٹرینچنگ پالیسی کے خلاف ضمیر قریشی کا واک آؤٹ

بی ایم سی کی آمدنی اور سڑکوں کے معیار پر اٹھائے سوالات

ممبئی: بی ایم سی کی اسٹینڈنگ کمیٹی میں جامع ٹرینچنگ اینڈ ری اسٹیبلشمنٹ پالیسی 2026 کی منظوری کے خلاف اے آئی ایم آئی ایم کارپوریٹر ضمیر قریشی نے احتجاجاً واک آؤٹ کیا اور پالیسی پر نظرثانی کا مطالبہ کیا۔ ضمیر قریشی نے خدشہ ظاہر کیا کہ نئی پالیسی سے بی ایم سی کی آمدنی متاثر ہونے کے ساتھ سڑکوں کی مرمت اور بحالی کے معیار میں بھی کمی آسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے یوٹیلیٹی کمپنیوں سے کھدائی کی فیس وصول کرکے سڑکوں کی بحالی بی ایم سی خود کرتی تھی، لیکن نئی پالیسی کے تحت کمپنیوں کو یہ کام خود کرنے کی اجازت ہوگی، جس سے کام کے معیار پر سوالات اٹھ سکتے ہیں۔ نئی پالیسی کے تحت سڑکوں کی بحالی کی فیس 6,711 روپے سے کم کرکے 2,300 روپے فی میٹر کردی گئی ہے، جبکہ غیر مجاز کھدائی پر پانچ گنا جرمانے کی تجویز بھی شامل ہے۔ بی ایم سی اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے نے پالیسی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یوٹیلیٹی ڈکٹس کے استعمال سے بار بار سڑکوں کی کھدائی میں کمی آئے گی اور شہریوں کو راحت ملے گی۔

مہاراشٹر میں ایک کروڑ سے زائد ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کا دعویٰ

سپریم کورٹ نے عرضی کو راہل گاندھی کی درخواست کے ساتھ جوڑنے سے انکار کر دیا

چیف جسٹس سوریا کانت کا ریاست وار سماعت پر زور؛ مہاراشٹر کی عرضی پر 26 اکتوبر کو سماعت

ممبئی/نئی دہلی: مہاراشٹر میں الیکشن کمیشن کی جانب سے ووٹرلسٹوں کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے دوران ایک کروڑ سے زائد ووٹروں کے نام مبینہ طور پر حذف کیے جانے کے معاملے میں سپریم کورٹ نے جمعرات کو عرضی کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کی زیرِ سماعت درخواست کے ساتھ جوڑنے سے انکار کردیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ نے واضح کیا کہ SIR سے متعلق معاملات کو عمومی طور پر ایک ساتھ نہیں بلکہ ریاست وار دیکھا جائے گا۔ سینئر وکیل اروند دتار نے مہاراشٹر سے متعلق عرضی کی سماعت راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کی SIR درخواست کے ساتھ کرنے کی استدعا کی تھی۔ تاہم بنچ نے اس درخواست کو قبول نہیں کیا اور مہاراشٹر کے معاملے کی الگ سماعت کے لیے 26 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مہاراشٹر کے تقریباً 9.79 کروڑ ووٹروں میں سے 1.2 کروڑ ووٹروں کو 'لاجیکل ڈسکریپنسی' کے زمرے میں نشان زد کیا گیا ہے۔ عرضی گزار کی جانب سے عدالت میں یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ "لاجیکل ڈسکریپنسی" کی واضح تعریف کیا ہے۔ یہ الزامات فی الحال عرضی گزار کے دعوے ہیں اور الیکشن کمیشن کا جواب ابھی عدالت کے سامنے پیش نہیں ہوا ہے۔ فری پریس جرنل کی رپورٹ کے مطابق عرضی میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ تقریباً 33 فیصد ووٹروں کے نام انتخابی فہرست سے ہٹائے گئے ہیں۔ تاہم عدالت نے ابھی ان دعووں کی صحت یا ووٹرناموں کے حذف کیے جانے کی قانونی حیثیت پر کوئی حتمی رائے ظاہر نہیں کی ہے۔

راہل گاندھی کی SIR عرضی پر الیکشن کمیشن کو نوٹس

اسی روز سپریم کورٹ نے راہل گاندھی، ملکارجن کھرگے اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کی جانب سے دائر SIR سے متعلق الگ عرضی پر الیکشن کمیشن آف انڈیا، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دیگر الیکشن کمشنروں کو نوٹس جاری کیا۔ اس عرضی میں ووٹرلسٹوں میں مبینہ بڑے پیمانے پر تبدیلیوں اور نام حذف کیے جانے سمیت SIR کے طریقۂ کار کو چیلنج کیا گیا ہے۔ راہل گاندھی کی درخواست میں ووٹرلسٹ سے نام حذف کرنے کے عمل کا آزادانہ آڈٹ، حذف کیے گئے ووٹروں کی بوتھ وار تفصیلات اور ہر حذف کیے گئے نام کی وجہ ظاہر کرنے سمیت متعدد مطالبات کیے گئے ہیں۔ عدالت نے اس معاملے پر الیکشن کمیشن سے جواب طلب کیا ہے۔ مہاراشٹر سے متعلق معاملے میں اب 26 اکتوبر کی سماعت اہم ہوگی، جب سپریم کورٹ ریاست میں SIR کے تحت ووٹر فہرستوں میں مبینہ تبدیلیوں اور حذف کیے گئے ناموں سے متعلق عرضی پر مزید سماعت کرے گی۔

نالاسوپارہ کی رہائشی عمارت میں بھیانک آتشزدگی

دو خواتین جاں بحق، 6 زخمی، نوراتری تقریب کے لیے لیے گئے عارضی بجلی کنکشن سے شارٹ سرکٹ کا شبہ، 25 سے زائد مکینوں کو بحفاظت نکالا گیا

ممبئی/نالاسوپارہ: نالاسوپارہ ایسٹ کے اچولے علاقے میں واقع 14 منزلہ رہائشی عمارت امپیریل ہیریٹیج میں منگل کی نصف شب تقریباً 11:30 بجے اچانک بھیانک آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں دو خواتین کی دم گھٹنے سے موت ہوگئی جبکہ 6 افراد زخمی ہوئے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ عمارت میں نوراتری تقریب کے لیے لیے گئے بجلی کے عارضی کنکشن سے شارٹ سرکٹ کے نتیجے میں آگ لگی۔ متوفیات کی شناخت 58 سالہ فلگنی شاہ اور 55 سالہ اشونی پارکر کے طور پر ہوئی ہے، دونوں عمارت کی 12ویں منزل پر رہتی تھیں۔ پولیس کے مطابق دونوں خواتین دھوئیں میں دم گھٹنے کے باعث جانبر نہ ہوسکیں۔ اطلاعات کے مطابق آگ عمارت کے بی وِنگ میں واقع ایک فلیٹ سے شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اوپری منزلوں تک پھیل گئی۔ شدید دھوئیں اور آگ کے باعث نویں سے چودھویں منزل تک رہنے والے متعدد مکین پھنس گئے۔ فائر بریگیڈ اور پولیس اہلکاروں نے کرینوں کی مدد سے 25 سے زائد افراد کو بحفاظت باہر نکالا، جبکہ کئی مقامات پر گرمی سے دروازے پھول جانے کے باعث انہیں توڑ کر مکینوں کو باہر نکالا گیا۔ فائر بریگیڈ کی کارروائی تقریباً چھ گھنٹے جاری رہی اور بدھ کی صبح تک آگ پر مکمل قابو پایا جاسکا۔ آگ کی شدت کے باعث متعدد فلیٹس کو نقصان پہنچا، جبکہ متاثرہ مکینوں کے لیے قریبی ایک ہوٹل کے ہال میں عارضی رہائش کا انتظام بھی کیا گیا۔ پولیس کے مطابق عمارت کی تعمیر 2022 میں مکمل ہوئی تھی، تاہم اسے ابھی تک بلڈر کی جانب سے باضابطہ طور پر سوسائٹی کے حوالے نہیں کیا گیا تھا۔ رہائشیوں کا الزام ہے کہ عمارت میں نصب فائر سیفٹی آلات فعال نہیں تھے۔ پولیس نے واقعہ کی وجوہات کی تحقیقات شروع کردی ہیں اور نوراتری تقریب کے لیے استعمال کیے گئے بجلی کے کنکشن سمیت دیگر ممکنہ وجوہات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا یومِ پیدائش منایا گیا

ممبئی: بھارت رتن اور سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش کے موقع پر برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے صدر دفتر میں واقع میئر کے چیمبر میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر سی اور ڈی وارڈ کمیٹی کے صدر آکاش پروہت نے ڈاکٹر عبدالکلام کی تصویر پر گل ہائے عقیدت پیش کرکے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تقریب میں ڈائریکٹر (انجینئرنگ سروسز اینڈ پروجیکٹس) شری دھر چودھری، میونسپل سکریٹری منوج کامبلے سمیت دیگر معززین موجود تھے۔

انٹیلیا بم دھماکہ کیس: سچن وازے نے این آئی اے کی ضمانت چیلنج کرنے کی درخواست کی مخالفت کردی

ممبئی: معطل/برطرف پولیس افسر سچن وازے نے انٹیلیا بم دھمکی اور تاجر منسکھ ہیرن قتل کیس میں ضمانت کے خلاف نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (NIA) کی اپیل کی مخالفت کرتے ہوئے بمبئی ہائی کورٹ میں اپنے تحریری دلائل پیش کیے ہیں۔ وازے کا کہنا ہے کہ ایک گاڑی سے صرف جیلاٹن اسٹکس کی برآمدگی، جبکہ اس میں ڈیٹونیٹر یا فیوز موجود نہ ہو، اپنے طور پر اسے UAPA کے تحت دہشت گردانہ کارروائی ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ وازے نے این آئی اے کے اس الزام کو بھی چیلنج کیا ہے کہ انہوں نے مکیش امبانی کی رہائش گاہ انٹیلیا کے قریب دھماکہ خیز مواد سے لدی اسکارپیو کھڑی کرنے کی سازش کی تھی۔ ان کے وکیل ساجل یادو کے ذریعے داخل تحریری جواب میں کہا گیا ہے کہ دھماکہ خیز مواد کی خریداری سے وازے کو جوڑنے والا کوئی ٹھوس مواد موجود نہیں ہے۔ انہوں نے ٹیلی گرام چینل 'جیش العلم ہند' کی جانب سے حملے کی ذمہ داری قبول کرنے اور بعد میں اس سے انکار کرنے والے پیغامات کی صداقت پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ خصوصی این آئی اے عدالت نے 29 ستمبر کو وازے کو ضمانت دی تھی، تاہم این آئی اے کی اپیل کے بعد بمبئی ہائی کورٹ نے 30 ستمبر کو اس ضمانت پر عبوری روک لگادی تھی، جس کے باعث وازے جیل میں ہی ہیں۔ ہائی کورٹ میں این آئی اے کی اپیل پر سماعت 16 اکتوبر کو جاری رہے گی۔ این آئی اے کا الزام ہے کہ وازے نے انٹیلیا کے قریب دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی کھڑی کرنے کی سازش کی اور بعد میں سازش بے نقاب ہونے کے خدشے کے باعث گاڑی کے مالک منسکھ ہیرن کے قتل میں بھی کردار ادا کیا۔ یہ الزامات عدالت میں زیرِ سماعت ہیں اور وازے ان کی تردید کرتے ہیں۔

شیئر بازار میں زبردست تیزی

ممبئی (یو این آئی) خام تیل اور ڈالر کی قیمتوں میں نرمی کے باعث گھریلو حصص بازار میں جمعرات کو زبردست تیزی دیکھی گئی اور بی ایس ای کا سینسیکس 1500 پوائنٹس سے زیادہ کی بڑھت کے ساتھ بند ہوا۔ بازار میں تیزی کی قیادت آئی ٹی اور مالیاتی شعبوں کی کمپنیوں نے کی۔ بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں کمی اور ڈالر انڈیکس میں گراوٹ کے ساتھ ساتھ گھریلو سطح پر روپے کی مسلسل مضبوطی سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھا۔ سینسیکس 1533.72 پوائنٹس یعنی 2.11 فیصد بڑھ کر 74315.61 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی- 50 انڈیکس بھی 376.60 پوائنٹس یعنی 1.66 فیصد کے اضافے کے ساتھ 22999.30 پوائنٹس پر پہنچ گیا۔ دونوں انڈیکس تقریباً 3 ہفتوں کی بلندترین سطح پر ہیں۔

اداکار عمران خان کا ملک چھوڑنے کے حکم کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ

28 اکتوبر تک ہندوستان چھوڑنے کی FRRO کی ہدایت؛ اگست کرانتی میدان میں سی جے پی احتجاج میں شرکت کے بعد کارروائی

ممبئی: بالی ووڈ اداکار عمران خان نے فارنرز ریجنل رجسٹریشن آفس (FRRO) کی جانب سے انہیں 28 اکتوبر 2026 تک ہندوستان چھوڑنے کی ہدایت کے خلاف بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے وکیل پرویز میمن کے مطابق قانونی ٹیم عرضی داخل کرنے کی تیاری کر رہی ہے اور عدالت سے فوری سماعت کی درخواست بھی کی جاسکتی ہے۔ عمران خان امریکی شہری اور اوورسیز سٹیزن آف انڈیا (OCI) کارڈ ہولڈر ہیں۔ متعلقہ حکام کے مطابق ان کے خلاف کارروائی امیگریشن اینڈ فارنرز ایکٹ اور متعلقہ ضوابط کے تحت کی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملہ غیر ملکی شہری کی جانب سے سیاسی احتجاج میں شرکت سے متعلق ہے۔ رپورٹس کے مطابق عمران خان نے 10 اکتوبر کو ممبئی کے اگست کرانتی میدان میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف منعقدہ احتجاج میں شرکت کی تھی۔ احتجاج کے دوران ممبئی پولیس نے انہیں دیگر مظاہرین کے ساتھ مختصر مدت کے لیے حراست میں لیا تھا۔ پولیس کے مطابق اس کارروائی کے دوران تقریباً 600 افراد کو حراست میں لے کر بعد میں رہا کردیا گیا۔ احتجاج کے بعد بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا نے گام دیوی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کراکے عمران خان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ شکایت میں ان کی غیر ملکی شہریت اور احتجاج میں شرکت کا حوالہ دیتے ہوئے امیگریشن قوانین کے تحت کارروائی کی درخواست کی گئی۔ گام دیوی پولیس نے معاملہ مزید کارروائی کے لیے FRRO کو بھیج دیا۔ پولیس حکام کے مطابق متعلقہ اتھارٹی نے معاملے کا جائزہ لینے کے بعد عمران خان کو ہندوستان چھوڑنے کی ہدایت جاری کی۔ تاہم اداکار کی قانونی ٹیم نے اس حکم کو تسلیم کرنے کے بجائے اسے عدالت میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی جانب سے ذلفیقار میمن، پرویز میمن اور چراغ نائک قانونی کارروائی کریں گے۔

قانونی طور پر OCI کارڈ ہولڈرز کو ہندوستان میں طویل مدتی قیام سمیت متعدد سہولتیں حاصل ہوتی ہیں، تاہم وہ ہندوستانی شہری نہیں بلکہ غیر ملکی شہری تصور کیے جاتے ہیں اور ان پر امیگریشن سے متعلق قوانین وضوابط لاگو ہوتے ہیں۔ سیاسی سرگرمیوں اور احتجاج میں OCI کارڈ ہولڈرز کی شرکت سے متعلق قانونی دفعات بھی اس معاملے میں اہم بن گئی ہیں۔ اب معاملہ بامبے ہائی کورٹ کے سامنے آنے کی صورت میں یہ دیکھا جائے گا کہ FRRO کا ملک چھوڑنے کا حکم قانونی طور پر برقرار رہتا ہے یا عدالت اس پر کوئی عبوری یا دیگر ریلیف فراہم کرتی ہے۔

ممبئی میں ریکارڈ توڑ گرمی درجۂ حرارت 38 ڈگری تک پہنچ گیا

مدھیہ پردیش اور گجرات میں اینٹی سائیکلونک نظام کے باعث شمال مغربی گرم ہوائیں؛ 17 اکتوبر سے بارش اور درجۂ حرارت میں کمی کا امکان

ممبئی: اکتوبر کے آغاز سے شدید گرمی اور حبس کی لپیٹ میں آئے ممبئی میں درجۂ حرارت نے غیر معمولی ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ انڈیا میٹرولوجیکل ڈپارٹمنٹ (IMD) نے ممبئی کے علاوہ تھانے اور پال گھر کو بھی ہیٹ ویو کی صورتحال کے تحت رکھا ہے۔ 11 اکتوبر کو سانتا کروز آبزرویٹری میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 38 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے 4.9 ڈگری زیادہ تھا اور 2015 کے بعد اکتوبر کا گرم ترین دن قرار دیا گیا۔ اگلے روز سانتا کروز میں درجۂ حرارت مزید بڑھ کر 38.2 ڈگری تک پہنچ گیا، جبکہ اس کے بعد بھی 38 ڈگری کے آس پاس برقرار رہا۔ گزشتہ 11 برسوں میں اکتوبر کے دوران ممبئی میں 38 ڈگری یا اس سے زیادہ درجۂ حرارت صرف 2018 میں بھی ریکارڈ کیا گیا تھا۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق موجودہ غیر معمولی گرمی کی ایک اہم وجہ جنوب مغربی مدھیہ پردیش اور گجرات کے اوپر قائم اینٹی سائیکلونک نظام ہے، جس کے نتیجے میں شمال مغرب اور مغرب کی سمت سے گرم اور خشک ہوائیں ممبئی کی جانب آرہی ہیں۔ ان ہواؤں کے باعث سمندری ہوا کی آمد بھی تاخیر کا شکار ہے، جو عام طور پر شہر کے درجۂ حرارت میں کمی کا اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق 3 اکتوبر کو مانسون کی واپسی بھی موجودہ صورتحال کی ایک وجہ ہے۔ ممبئی سے مانسون کی واپسی عام طور پر 10 یا 11 اکتوبر کے آس پاس ہوتی ہے، لیکن اس مرتبہ اس کا انخلاء معمول سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ہوگیا، جس کے باعث اکتوبر کی شدید دھوپ کا اثر جلد شروع ہوگیا۔ طاقتور ال نینو موسمیاتی پیٹرن کو بھی رواں سال غیر معمولی گرمی کا ممکنہ اضافی عامل قرار دیا جارہا ہے۔

17 اکتوبر سے راحت کی امید: محکمۂ موسمیات کے مطابق شدید گرمی کا سلسلہ ہفتے کے اختتام تک جاری رہ سکتا ہے، تاہم 17 اکتوبر سے ممبئی میں بادل چھانے اور ایک دو مرتبہ گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ ہواؤں کا رخ تبدیل ہونے کے بعد جنوب مشرق سے مرطوب ہوائیں آنے کی توقع ہے، جس سے درجۂ حرارت میں کمی آسکتی ہے۔ ممبئی کے مضافاتی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت تقریباً 35 ڈگری جبکہ کولابہ میں تقریباً 34 ڈگری تک آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ دوسری جانب رائے گڑھ اور رتنا گیری میں ہفتے کے روز گرج چمک اور تیز ہواؤں کے امکان کے پیش نظر یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

13/7 ممبئی سلسلہ وار بم دھماکہ کیس: رسمی گواہوں کے حلف ناموں پر مبنی شہادت کی اجازت

خصوصی مکوکا عدالت کا ٹرائل تیز کرنے کے لیے اہم قدم؛ ملزمین کے جرح کے حق کو برقرار رکھا گیا

ممبئی: 2011 کے ممبئی 13/7 سلسلہ وار بم دھماکہ کیس کی سماعت تیز کرنے کے مقصد سے خصوصی مکوکا عدالت نے استغاثہ کو بعض رسمی نوعیت کے گواہوں کی شہادت حلف ناموں کے ذریعے پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ عدالت نے تاہم واضح کیا کہ اس طریقہ کار سے ملزمین کے قانونی حقوق، بالخصوص گواہوں سے جرح کے حق، میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ خصوصی سرکاری وکیل اجے مسار نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ ایسے گواہ جن کی شہادت بنیادی طور پر رسمی کارروائیوں اور ریکارڈ سے متعلق ہے، ان کے بیانات حلف ناموں کی صورت میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ استغاثہ کے مطابق اس سے عدالت میں ان گواہوں کے ابتدائی بیانات ریکارڈ کرنے میں صرف ہونے والا قیمتی عدالتی وقت بچایا جاسکے گا۔ حلف نامے کے ذریعے شہادت پیش کرنے کے لیے جن گواہوں کی نشاندہی کی گئی ہے، ان میں اسسٹنٹ کیمیکل اینالائزرز، فوٹوگرافرز، فارنسک سائنس لیبارٹری (FSL) تک اشیا پہنچانے والے پولیس افسران، ایف ایس ایل میں اشیا وصول کرنے والے اہلکار، تفتیش کے دوران اشیا جمع کرنے، واپس لینے یا محفوظ رکھنے والے افسران، ڈسپیچ کلرک اور مختلف سرکاری ریکارڈ و رجسٹروں کی تیاری یا دیکھ بھال کرنے والے اہلکار شامل ہیں۔

دفاع کی مخالفت: دفاعی وکلا وہاب خان اور شریف شیخ نے اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمام مذکورہ زمروں کے گواہوں کو اجتماعی طور پر "رسمی گواہ" قرار دے کر حلف ناموں کے ذریعے شہادت پیش کرنے کی عمومی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ دفاع نے یہ بھی موقف اختیار کیا کہ بعض ایف ایس ایل ماہرین اور دیگر گواہوں کی شہادت محض رسمی نوعیت کی نہیں ہے۔ دفاع کی جانب سے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا گیا کہ حلف نامے کے ذریعے ابتدائی شہادت ریکارڈ ہونے کی صورت میں وکلا کو گواہ کے رویے اور اندازِ بیان کا براہ راست مشاہدہ کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

ملزمین کا جرح کا حق برقرار: عدالت نے درخواست منظور کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ اجازت صرف واقعی رسمی نوعیت کی شہادت تک محدود رہے گی اور اس عمل سے ملزمین کے قانونی حقوق متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔ عدالت نے کہا کہ دفاع کو قابل اطلاق قانونی تقاضوں کے تحت کسی گواہ کو عدالت میں طلب کرکے اس سے جرح کرنے کا حق حاصل رہے گا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں یہ بھی مدنظر رکھا کہ 13/7 کیس میں بڑی تعداد میں گواہوں کی شہادت پہلے ہی ریکارڈ کی جاچکی ہے، جبکہ مزید گواہوں کی ایک بڑی تعداد ابھی باقی ہے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے ٹرائل کو تیز کرنے کی ہدایت اور ہائی کورٹ کے وقت مقررہ مدت میں سماعت مکمل کرنے پر زور کے پیش نظر عدالت نے کہا کہ یہ طریقہ کار مقدمے کی پیش رفت تیز کرنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے، بشرطیکہ ملزمین کے حقوق محفوظ رہیں۔ 13 جولائی 2011 کو ممبئی میں تین مقامات پر مختصر وقفے میں سلسلہ وار دھماکے ہوئے تھے، جن میں 27 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔

کشمیر میں ایمس یونانی کے قیام کیلئے ضروری اقدام کیے جائیں

نئی دہلی، (صحافت بیورو) آل انڈیا یونانی طبی کانگریس (اے آئی یو ٹی سی) کے قومی صدر پروفیسر مشتاق احمد نے گزشتہ ماہ آل انڈیا یونانی طبی کانگریس (جموں وکشمیر) کی جنرل باڈی میٹنگ میں منظور شدہ تجاویز کی روشنی میں مرکزی حکومت کو مکتوب ارسال کر کے کشمیر میں ایمس یونانی کے جلد از جلد قیام کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے مرکزی حکومت سے گزارش کی ہے کہ 2004 میں ایمس آیورویدا کے قیام کے بعد ایمس یونانی کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا مگر اب تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔جبکہ سال رواں 27-2026 میں آیوش کے تین نئے ایمس کھولنے کا منصوبہ ہے۔اسی تناظر میں آل انڈیا یونانی طبی کانگریس، وزارت آیوش، حکومت ہند سے درخواست کرتی ہے کہ جموں اینڈ کشمیر کی یونین ٹیریٹری کی راجدھانی سرینگر میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن کے قیام پر جلد از جلد عملی اقدام کیا جائے۔اس سے ملک میں طب یونانی کے فروغ میں خاطر خواہ تقویت ملے گی۔

لوک نائک اسپتال میں جدید ترین سی ٹی اسکین اور 3 ایم آر آئی مشینوں کا افتتاح

یہاں ماؤں اور نومولود بچوں کی بہتر دیکھ بھال کیلئے ’لیکٹیشن مینجمنٹ یونٹ‘ قائم کیا گیا ہے، جو دودھ کے بینک کے طور پر کام کر رہا ہے: ریکھا گپتا

نئی دہلی، (صحافت بیورو)’وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے ’سیوا سنکلپ ابھیان‘ کے تحت جمعرات کے روز لوک نائک اسپتال میں جدید ترین ڈوئل سورس۔56 سلائس سی ٹی اسکین مشین اور تین جدید ترین ایم آر آئی مشینوں کا افتتاح کیا۔ محترمہ گپتا نے لوک نائک اسپتال میں پہلے شروع کی گئی صحت کی سہولیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں ماؤں اور نومولود بچوں کی بہتر دیکھ بھال کے لیے ’لیکٹیشن مینجمنٹ یونٹ‘ قائم کیا گیا ہے، جو دودھ کے بینک کے طور پر کام کر رہا ہے۔اس کے علاوہ اسپتال میں این اے ٹی مشین فراہم کی گئی ہے، جس سے ایچ آئی وی اور ہیپاٹائٹس کی جانچ تقریباً 48 گھنٹے میں کی جا سکتی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی خون کی جانچ کو زیادہ موثر بنانے اور محفوظ بلڈ ڈونیشن کے عمل کو مضبوط کرنے میں بھی مددگار ہے۔ اسپتال میں نادر بیماریوں میں مبتلا مریضوں کے لیے خاص وارڈ بھی تیار کیا گیا ہے، جہاں انہیں ضروری علاج اور سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔وزیر اعلیٰ نے نومولود بچوں کو سنگین بیماریوں سے بچانے کے لیے شروع کی گئی ’انمول یوجنا‘ کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے بتایا کہ اس اسکیم کے تحت پیدائش کے فوری بعد نومولود بچے کے خون کے ایک قطرے سے ممکنہ جینیاتی بیماریوں کی جانچ کی جاتی ہے۔اس سے بیماری کی ابتدائی حالت میں شناخت کر کے وقت پر ضروری علاج شروع کرنے میں مدد ملتی ہے اور بچے کی بہتر صحت کو یقینی بنانے کی سمت میں اہم قدم اٹھایا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت کا عزم ہے کہ معاشی صورتحال یا کسی دوسری مشکل کی وجہ سے کوئی بھی شہری معیاری طبی سہولیات سے محروم نہ رہے۔اسی مقصد سے سرکاری ہسپتالوں میں جدید طبی ٹیکنالوجی، بہتر بنیادی ڈھانچے اور جدید جانچ کی سہولیات کو وسعت دی جا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ وقت پر بیماری کی شناخت اور مناسب علاج کی دستیابی سے مریضوں کو بہتر طبی سہولیات ملیں گی اور دہلی کے صحت کے نظام کو مزید مضبوط بنایا جا سکے گا۔ دہلی کے وزیر صحت ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ نے کہا کہ لوک نائک اسپتال میں اب جدید ترین ’ڈوئل سورس سی ٹی اسکینز‘ اور ’3 ٹیسلا ایم آر آئی سسٹم‘ سے مریضوں کو اور زیادہ بہتر اور انتہائی تیز رفتار جانچ کی سہولیات ملیں گی۔ ایل این جے پی اسپتال گنجان آبادی والے علاقے میں ہے اور لاکھوں کی تعداد میں مریض علاج کروانے کے لیے آتے ہیں۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے سی ٹی اسکین اور ایم آر آئی کی یہ سہولیات مریضوں کو بالکل مفت فراہم کی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ اس اسپتال میں لاکھوں کی تعداد میں آنے والے مریضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے نومولود بچوں کی صحت کی جانچ کے لیے ’مشن انمول‘ کی سہولیات بھی لوک نائک اسپتال میں جاری رکھی ہوئی ہیں۔پچھلی حکومت کے گزشتہ 12 سالوں کے اقتدار میں اس طرح کی سہولیات فراہم کرنے کی سمت میں کوئی توجہ ہی نہیں دی گئی۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی ہنر مند قیادت میں ہماری حکومت دہلی کے سرکاری اسپتالوں میں جدید طبی سہولیات کو انتہائی تیز رفتاری سے وسعت دے رہی ہے۔

ٹوٹی ہوئی مورتیوں کو باعزت طریقے سے جمع کرنے کیلئے 250 کیاوسک قائم کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی میں ٹوٹی ہوئی مورتیوں کو باعزت طریقے سے جمع کرنے کے لیے 250 کیوسک قائم کیے جائیں گے اور اس کے لیے دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) اور پلاسٹ انڈیا فاؤنڈیشن کے درمیان ایک مفاہمت نامہ پر دستخط کیے گئے ہیں۔وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے پہل پر شروع کی گئی اس اسکیم کے تحت پہلے مرحلے میں کارپوریشن کے مختلف وارڈوں میں 250 مورتی کلیکشن کیوسک قائم کیے جائیں گے۔ان مراکز پر لوگ مذہبی رسومات کے بعد ٹوٹی ہوئی مورتیاں اور پوجا کا سامان احترام کے ساتھ جمع کر سکیں گے۔ اس کے بعد سامان کی چھنٹنی، مناسب انتظام اور ری سائیکلنگ کی جائے گی۔وزیر اعلیٰ نے جمعرات کے روز کہا کہ ہندوستانی مذہبی روایات فطرت اور ماحول کے احترام کا پیغام دیتی ہیں۔ایسے میں مذہبی عقیدے کے ساتھ ماحولیاتی تحفظ کی ذمہ داری نبھانا بھی ضروری ہے۔انہوں نے دہلی کے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ٹوٹی ہوئی مورتیوں اور پوجا کے سامان کو سڑکوں، کھلی جگہوں یا آبی ذخائر میں پھینکنے کے بجائے مقررہ کلیکشن مراکز میں جمع کرائیں۔اس سے عوامی مقامات پر گندگی پھیلنے اور آبی ذخائر میں مذہبی سامان کے غیر مناسب بہاؤ کو روکنے میں مدد ملے گی۔معاہدے کے تحت کیوسک کی باضابطہ منتقلی کے بعد ان کے روزمرہ کے آپریشن، صفائی ستھرائی اور دیکھ بھال کی ذمہ داری میونسپل کارپوریشن اور متعلقہ سرکاری حکام کی ہوگی۔کارپوریشن ان مراکز پر عملے کی تعیناتی، سامان کو جمع کرنے اور اسے مجاز جگہوں تک پہنچانے کا انتظام کرے گی۔دہلی کے میئر پرویش واہی نے کہا کہ یہ پہل مذہبی سامان کے مناسب انتظام کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔اس سے شہریوں کو ٹوٹی ہوئی مورتیوں اور پوجا کے سامان کو احترام کے ساتھ جمع کرنے کے لیے مقررہ جگہ مل سکے گی۔انہوں نے لوگوں سے اس مہم میں تعاون کی اپیل کی۔ پلاسٹ انڈیا فاؤنڈیشن کے چیئرمین الوک تبریوال نے بتایا کہ فاؤنڈیشن نے کلیکشن سینٹرز اور کیوسک کی تیاری، سپلائی اور تنصیب بالکل مفت کی ہے۔اب تک 60 کیوسک قائم کیے جا چکے ہیں۔اس پہل سے مذہبی سامان کو باقاعدگی سے جمع کرنے اور وقت پر اٹھانے کو فروغ ملے گا، جس سے عوامی مقامات پر کچرا پھیلنے اور آبی ذخائر میں غیر مناسب تلفی کے مسئلے کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

دہلی ہوائی اڈے پر خراب موسم کے باعث پانچ پروازیں ڈائیورٹ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی اور آس پاس کے علاقوں میں جمعرات کے روز دوپہر بعد ہونے والی تیز بارش کے باعث کم از کم پانچ پروازوں کو ڈائیورٹ کرنا پڑا۔دہلی ہوائی اڈے کے ایک اہلکار نے بتایا کہ چار پروازوں کو جے پور اور ایک کو نوئیڈا ڈائیورٹ کیا گیا۔ ان میں تین پروازیں ایئر انڈیا کی، ایک ایئر انڈیا ایکسپریس کی اور ایک مال بردار پرواز شامل ہے۔ایئر انڈیا کی ڈائیورٹ کی گئی پروازیں احمد آباد، بھوپال اور بنگلورو سے دہلی آ رہی تھیں۔ ایئر انڈیا ایکسپریس کی پرواز بھوبنیشور سے آئی تھی جبکہ مال بردار پرواز مکاؤ سے آئی تھی۔دہلی اور آس پاس کے علاقوں میں آج دوپہر بعد تیز بارش ہوئی۔اس سے ہوائی اڈے پر طیاروں کو ڈائیورٹ کرنے کے علاوہ کچھ پروازوں کی آمدورفت میں تاخیر کی بھی اطلاع ہے۔

کناٹ پلیس میں 16 اکتوبر کے احتجاج پر پابندی کی درخواست

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات کو اس عرضی پر سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کی جس میں کاکروچ جنتا پارٹی (کاجپا) کے بانی ابھیجیت دپکے کی جانب سے 16 اکتوبر کو کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک میں بلائے گئے احتجاج پر پابندی لگانے کی درخواست کی گئی ہے۔سینئر وکیل سچن پوری نے قائم مقام چیف جسٹس نتن واسودیو سامبرے اور جسٹس سنجے شرما کی بنچ کے سامنے فوری سماعت کے لیے اس معاملے کا ذکر کیا۔پوری نے کہا کہ کناٹ پلیس کے عین وسط میں واقع سینٹرل پارک میں احتجاج کی اپیل کی گئی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ ہمیں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ احتجاج کے لیے مقررہ مقام نہیں ہے۔دکانداروں نے دکانیں بند کرنا شروع کر دی ہیں۔یہ دسہرہ کے تہوار اور ہفتے کے آخر کا وقت ہے۔اس احتجاج کو روکا جانا چاہیے۔ بنچ نے کہا کہ سپریم کورٹ بھی جمعرات کو دن میں احتجاج سے متعلق معاملات پر سماعت کرنے والی ہے۔عدالت نے وکیل سے کہا کہ وہ دوسرے فریقوں کو اطلاع دیں اور دوپہر ڈھائی بجے دوبارہ عدالت میں حاضر ہوں۔ ابھیجیت دپکے نے ’’دیش پریمیوں‘‘ سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ کو دہلی کے کناٹ پلیس میں واقع سینٹرل پارک میں قومی پرچم لے کر جمع ہوں۔انہوں نے الزام لگایا ہے کہ کاجپا کے ارکان سورَو داس اور آشوتوش رانکا کو ’’ترنگا لہرانے کے لیے جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔‘‘ سورو داس اور آشوتوش رانکا کو امن برقرار رکھنے کے لیے دیے گئے مچلکے کی خلاف ورزی کرنے اور جنتر منتر میں زبردستی داخل ہونے کے الزام میں بدھ کو پانچ دن کی عدالتی حراست میں تہاڑ جیل بھیج دیا گیا تھا۔اسی روز دپکے نے سینٹرل پارک میں احتجاج کا اعلان کیا تھا۔جنتر منتر کو احتجاج کے لیے مقررہ مقامات کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔اس سے قبل وکیل رشبھ سکسینہ اور تاجروں نے راجدھانی میں احتجاجی مظاہروں کو قابو میں رکھنے اور ان کے لیے ضابطے مقرر کرنے کی درخواست کے ساتھ ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

ایک کروڑ روپے رشوت معاملے میں ایس ایف آئی او افسر اور دو افراد گرفتار

سرکاری ملازم اور وکیل کے ٹھکانوں پر کی گئی چھاپہ ماری اور تلاشی کے دوران، معاملے سے متعلق قابل اعتراض مواد برآمد

نئی دہلی، (صحافت بیورو) مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے چنئی میں سیریس فراڈ انویسٹی گیشن آفس (ایس ایف آئی او) کی جانب سے کی جا رہی بدعنوانی کی تحقیقات کے ایک معاملے میں ایس ایف آئی او کے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر سطح کے افسر اور ایک وکیل سمیت دو نجی افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔سی بی آئی نے ایس ایف آئی او، کارپوریٹ امور کی وزارت، چنئی کے افسر اور ایک وکیل کے ساتھ ساتھ دیگر افراد کے خلاف یہ معاملہ درج کیا ہے۔ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ڈی ایچ ایف ایل گھوٹالوں سے جڑی ایس ایف آئی او کی تحقیقات میں شکایت کنندہ کا مبینہ طور پر طرفداری کرنے کیلئے اس سے ایک کروڑ روپے کی رشوت کا مطالبہ کیا تھا۔شکایت کی تحقیقات اور ایف آئی آر درج ہونے کے بعد سی بی آئی نے جال بچھایا اور ایس ایف آئی او کے ڈپٹی ڈائریکٹر سطح کے افسر، دہلی کے ایک وکیل اور ایک دوسرے نجی شخص کو اس وقت گرفتار کیا جب وکیل نے شکایت کنندہ سے ایس ایف آئی او افسر کی طرف سے مانگی گئی ایک کروڑ روپے کی رشوت میں سے 20 لاکھ روپے اپنے حصے کے طور پر وصول کیے۔

سرکاری ملازم اور وکیل کے ٹھکانوں پر کی گئی چھاپہ ماری اور تلاشی کے دوران، معاملے سے متعلق قابل اعتراض مواد برآمد ہوا ہے۔ معاملے کی مزید تحقیقات جاری ہے۔

موسلا دھار بارش سے نظامِ آمدورفت درہم برہم، کئی علاقوں میں جام

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی کے کئی علاقوں میں جمعرات کو موسلا دھار بارش اور سڑکوں پر پانی جمع ہونے کے باعث ٹریفک نظام درہم برہم ہو گیا۔ اہم سڑکوں اور چوراہوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں جس سے لوگوں کو آمدورفت میں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا انڈیا گیٹ، آئی ٹی او، منڈی ہاؤس اور جنوبی دہلی سمیت کئی علاقوں میں کاروں، بسوں اور 3 پہیہ گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھی گئیں۔کئی سڑکوں پر ٹریفک کی رفتار انتہائی سست رہی، جبکہ بعض مقامات پر گاڑیاں کافی دیر تک پھنسی رہیں۔ ٹریفک جام سے پریشان لوگوں نے سوشل میڈیا پر شکایات درج کراتے ہوئے ٹریفک پولیس سے مداخلت کی اپیل کی۔منڈی ہاؤس چوراہے پر گاڑیاں ایک دوسرے کے انتہائی قریب کھڑی نظر آئیں۔ مسافروں نے الزام لگایا کہ وہاں ٹریفک کو قابو میں رکھنے کے لیے کوئی پولیس اہلکار موجود نہیں تھا۔

سرسید احمد خان نے قوم کو اندھیرے سے نکال کر تعلیم کی روشنی دکھائی: ڈاکٹر عبداللہ اعظمی علیگ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ممتاز ماہر تعلیم وسماجی خدمت گزار ڈاکٹر عبداللہ اعظمی علیگ نے خصوصی گفتگو میں کہا کہ سرسید احمد خان ہندوستان کی تاریخ کے وہ روشن مینار ہیں جنہوں نے 1857 کی تباہی کے بعد مایوس اور پسماندہ مسلمان قوم کو نیا راستہ دکھایا۔ڈاکٹر اعظمی علیگ نے کہا کہ سرسید 17 اکتوبر 1817 کو دہلی میں پیدا ہوئے۔آج پوری دنیا میں جہاں جہاں علیگ برادری ہے وہاں جشنِ سرسید منایا جاتا ہے۔انہوں نے سرسید کی 5 بڑی خوبیاں کا ذکر کرتے ہوئے کہا جو انہیں ممتاز

بناتی ہیں۔انہوں نے کہا کہ 1857 کے بعد جب انگریز مسلمانوں کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے اور مسلمان انگریزی تعلیم سے نفرت کر رہے تھے، سرسید نے حالات کو بھانپ لیا۔انہوں نے کہا کہ تلوار سے نہیں قلم سے جنگ جیتی جائے گی۔ان کا ماننا تھا کہ تعلیم ہی ترقی کا واحد راستہ ہے۔انہوں نے 1875 میں علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا جو آج دنیا کی مشہور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہے۔ڈاکٹر اعظمی نے بتایا کہ سرسید شروع میں ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ان کا مشہور قول تھا ’ہندو اور مسلمان ہندوستان کی دو آنکھیں ہیں‘۔انہوں نے تہذیب الاخلاق رسالہ جاری کیا تاکہ مسلمانوں میں پھیلی سماجی برائیوں، توہم پرستی اور جہالت کو دور کیا جا سکے۔ان کا پیغام تھا کہ قرآن کو بائیں ہاتھ میں اور جدید سائنس کو دائیں ہاتھ میں رکھو۔انہوں نے کئی اہم کتابیں لکھیں جیسے آثار الصنادید (دہلی کی تاریخ پر) اور خطباتِ احمدیہ۔ ان کی تحریروں نے قوم میں نیا شعور بیدار کیا۔ڈاکٹر عبداللہ اعظمی علیگ نے کہا کہ سرسید کا خواب تھا کہ ہر بچہ تعلیم یافتہ ہو۔قوم کی تقدیر کلاس روم میں لکھی جاتی ہے، میدان جنگ میں نہیں۔سرسید احمد خان (1817-1898) نے علی گڑھ تحریک کے ذریعے مسلمانوں میں تعلیمی بیداری پیدا کی۔ ڈاکٹر عبداللہ اعظمی علیگ نے 1995 میں دہلی سے ’سرسید ایجوکیشنل فاؤنڈیشن‘ کے تحت تعلیمی خدمات کا آغاز کیا۔آخر میں انہوں نے اس دعا کے ساتھ بات ختم کی کہ اللہ تعالیٰ سرسید کو اعلیٰ مقام کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے آمین اور ساری دنیا میں امن، چین اور محبت عطا فرمائے آمین

کانگریس پر خواتین کا استحصال کرنے والے رہنماؤں کو تحفظ دینے کا الزام

طالبات کے جنسی استحصال کے ملزم جے این یو کے سابق پروفیسر پر راہل اور پرینکا کی خاموشی پر اٹھائے سوال

نئی دہلی، (صحافت بیورو) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کانگریس پر خواتین کے استحصال کے الزامات کا سامنا کرنے والے رہنماؤں کو تحفظ دینے کا الزام لگایا ہے۔بی جے پی رکن پارلیمنٹ بانسری سوراج اور پارٹی کی مہیلا مورچہ کی قومی صدر و رکن پارلیمنٹ روپ کماری چودھری نے جمعرات کے روز یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) کے سابق پروفیسر و کانگریس رکن پارلیمنٹ انگومچا بمول اکونجم پر 11 طالبات کے جنسی استحصال کے الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور محترمہ پرینکا گاندھی واڈرا کی خاموشی پر سوال اٹھائے۔محترمہ سوراج نے کہا کہ مسٹر گاندھی عوامی طور پر ’پدرشاہی ختم کرو‘ کا نعرہ دیتے ہیں، جبکہ محترمہ واڈرا ’میں لڑکی ہوں، لڑ سکتی ہوں‘ کہتی ہیں لیکن کانگریس کے یہ دونوں رہنما مسٹر اکونجم کے معاملے میں خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں اور طالبات کی حمایت میں آواز نہیں اٹھائی۔بی جے پی نے اسے اصولوں کے بجائے سہولت کی سیاست کرنے کا کانگریسی رجحان قرار دیا۔بی جے پی رہنماؤں نے دعویٰ کیا کہ جے این یو کی اندرونی کمیٹی نے طالبات کی شکایتوں کو درست پایا اور مسٹر اکونجم کو ملازمت سے برطرف کرنے کی سفارش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی میں استاد اور طالبات کے درمیان تعلقات کے وقار کو ٹھیس پہنچانے والا یہ معاملہ انتہائی سنگین ہے۔بی جے پی رہنماؤں نے طالبات کی ہمت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ کسی یونیورسٹی میں پروفیسر کے خلاف آواز اٹھانا آسان نہیں ہوتا، کیونکہ طلباء کو تعصب اور تفریق کا سامنا کرنے کا ڈر رہتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ شکایتیں ملنے کے بعد یونیورسٹی نے ایک عبوری کمیٹی تشکیل دی تھی۔ بی جے پی رہنماؤں کے مطابق، کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں شکایت کرنے والی طالبات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے الزامات میں مسٹر اکونجم کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔محترمہ چودھری نے مسٹر اکونجم کے ایک مبینہ انٹرویو کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ انہوں نے خود کہا تھا کہ ان کے خلاف 11 نہیں، بلکہ 15 شکایتیں درج کی گئی تھیں، جن میں تین شکایتیں لڑکوں کی تھیں۔

اللہ پر توکل، حق کی دعوت اور باطل کے مقابلے میں استقامت کا درس

جماعت اسلامی ہند شاستری پارک یونٹ کے ہفتہ واری درسِ قرآن میں سورہ طٰہٰ کے دوسرے رکوع کی تشریح

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جماعت اسلامی ہند شاستری پارک یونٹ کے زیر اہتمام ہفتہ واری درسِ قرآن کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں عبدالغفار نے سورہ طٰہٰ کے دوسرے رکوع کا ترجمہ وتفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے پر تفصیلی روشنی ڈالی۔انہوں نے قرآن مجید کی روشنی میں واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی رہنمائی فرماتا ہے اور حق کی دعوت دینے والوں کو نامساعد حالات میں بھی حوصلہ، صبر اور استقامت کے ساتھ اپنے مشن پر قائم رہنا چاہیے۔انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے شرحِ صدر، کام میں آسانی، زبان کی روانی اور اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو مددگار بنانے کی درخواست کی۔ یہ دعا ہر اس شخص کے لیے بہترین رہنمائی فراہم کرتی ہے جو دین کی دعوت، اصلاحِ معاشرہ اور کسی اہم ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے کوشاں ہو۔ انسان کو اپنی صلاحیتوں پر ناز کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے اور اپنی کمزوریوں کے اعتراف کے ساتھ اس کے حضور دعا کرنی چاہیے۔درس میں اس بات پر بھی توجہ دلائی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ محض ایک تاریخی قصہ نہیں، بلکہ اس میں آج کے انسانوں کے لیے بھی گہرے اسباق موجود ہیں۔ تکبر، اقتدار کا غرور اور حق کو قبول کرنے سے انکار انسان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے، جب کہ ایمان، عاجزی، صبر اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا انسان کو ثابت قدم رکھتا ہے۔آخر میں اس بات کی اہمیت اجاگر کی گئی کہ قرآن مجید کو محض تلاوت تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اس کے پیغام کو سمجھ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کی جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت سے یہ سبق ملتا ہے کہ حق بات حکمت کے ساتھ کہی جائے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے اور ہر حال میں اس کے احکامات پر عمل کرنے کا عزم برقرار رکھا جائے۔

ایف آئی آر منسوخ کرنے کیلئے خاتون صحافی کا دہلی ہائی کورٹ سے رجوع

پولیس افسر کے خلاف ذات پات کی بنیاد پر توہین آمیز تبصرے کرنے کا الزام

نئی دہلی، (صحافت بیورو): خاتون صحافی نے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے اپنے خلاف درج ایف آئی آر منسوخ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس پر ایک پولیس افسر کے خلاف ذات پات کی بنیاد پر توہین آمیز تبصرے کرنے کا الزام ہے۔صحافی کا دعویٰ ہے کہ یہ مقدمہ اس شکایت کے بدلے میں درج کیا گیا ہے، جس میں اس نے متعلقہ افسر پر جنسی زیادتی کا الزام لگایا تھا۔صحافی روزی نے ایف آئی آر کو چیلنج کرنے والی اپنی درخواست پر سماعت ہونے تک گرفتاری اور دیگر سخت قانونی کارروائیوں سے عبوری تحفظ دینے کی بھی عدالت سے اپیل کی ہے۔ ان کے خلاف پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔اس سے پہلے دہلی ہائی کورٹ نے اسی روز فوری سماعت کے لیے درخواست منظور نہیں کی تھی، تاہم جمعہ کو معاملے کی سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔روزی کے وکیل نے قائم مقام چیف جسٹس نتن واسودیو سامبرے اور جسٹس سنجے شرما کی دو رکنی بنچ کے سامنے معاملے کا ذکر کرتے ہوئے گرفتاری سے فوری تحفظ دینے کی درخواست کی تھی۔آزاد صحافی روزی نے اپنی عرضی میں الزام لگایا کہ 3 اکتوبر کو بوتا سنگھ چوک پر ایک احتجاجی مظاہرے کی رپورٹنگ کے دوران اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس (اے سی پی) وویک بھگت نے ان کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ان کا کہنا ہے کہ مبینہ واقعہ کے فوراً بعد انہوں نے افسر سے اس معاملے پر سوال کیا اور اسی روز شام تقریباً 6.30 بجے پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔عرضی کے مطابق، بعد میں ان کی شکایت کو تحقیقات کے لیے کرائم برانچ منتقل کر دیا گیا۔روزی کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے تحقیقات میں مکمل تعاون کیا، لیکن 13 اکتوبر کو ان کے خلاف مقدمہ درج ہونے تک ان کی شکایت پر کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ روزی 8 اکتوبر کو کرائم برانچ کے سامنے پیش ہوئی تھیں اور تحقیقات کے دوران پوچھے گئے سوالات کے جواب دیے تھے۔اس کے بعد 11 اکتوبر کو انہوں نے مبینہ واقعے کی جگہ کی بھی نشاندہی کی۔ روزی نے عدالت سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ بوتا سنگھ چوک کے آس پاس، مدر ڈیری اور اگروال اسٹور کے قریب، 3 اکتوبر کو دوپہر تین بجے سے تین بج کر دس منٹ تک کی سی سی ٹی وی فوٹیج اور پولیس اہلکاروں کے جسم پر لگے کیمروں کی ریکارڈنگ محفوظ رکھنے کی ہدایت دی جائے۔صحافی نے اپنے خلاف ایف آئی آر درج کیے جانے کے وقت پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ ان کے مطابق، وویک بھگت نے 13 اکتوبر کو رات تقریباً دس بجے شکایت درج کرائی اور اسی رات دس بج کر 26 منٹ پر ایف آئی آر درج کر لی گئی۔روزی نے الزام لگایا ہے کہ ان کے خلاف فوجداری کارروائی انہیں پریشان کرنے، خوف زدہ کرنے اور اے سی پی کے خلاف اپنی شکایت پر مزید کارروائی کرنے سے روکنے کیلئے شروع کی گئی ہے۔روزی نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ وردی میں اور سادہ لباس میں ملبوس پولیس اہلکاران کی رہائش گاہ پر آئے، پڑوسیوں سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ روزی کو اپنی شکایت واپس لینے کے لیے راضی کریں۔

دہلی اور این سی آر کے دینی مدارس کا دورہ کرنے اور قانونی دشواری حل کرنے پر زور

آل انڈیا ملّی کونسل صوبہ دہلی کی سہ ماہی جائزہ میٹنگ میں اہم تجاویز پیش

دہلی، (صحافت بیورو): آئی او ایس میں آل انڈیا ملّی کونسل کے صوبہ دہلی کی جائزہ میٹنگ ہوئی، جس کی صدارت مفتی احمد نادر القاسمی، نائب صدر دہلی نے کی۔ اس میٹنگ میں تین مہینہ کے دوران ہونے والے اہم ملی اور رفاہی کاموں کا جائزہ اور انجام پانے والے اہم کاموں کی تحریری رپوٹ رئیس الدین، جنرل سکریٹری صوبہ دہلی نے پیش کی۔اس مختصر مدت میں صوبائی کونسل نے ذیلی آفس کا قیام اور شاندار افتتاح، ایس آئی آر کے عمل میں لوگوں کا بھرپور تعاون، سینٹر کی مجلس عاملہ کے اجلاس کا معیاری انعقاد اور میزبانی، آفس کو درکار ضروری چیزوں کی فراہمی، آسام میں سیلاب زدگان کی مالی امداد اور ضلعی یونٹوں کی تشکیل کے لیے باصلاحیت افراد سے روابط، دہلی میں ایس آئی آر کے عمل میں ہونے والی بے ضابطگیوں کے خلاف ہونے والے احتجاجوں میں صوبہ دہلی کی نمائندگی، جیسے اہم کام انجام دیئے۔صوبہ دہلی کی اس غیر معمولی کامیابی پر محمد عالم، جنرل سکریٹری آئی او ایس، فیروز احمد صدیقی، نائب صدر صوبہ دہلی، احمد موجی خان، نائب صدر صوبہ دہلی اور میٹنگ کی صدارت کر رہے مفتی احمد نادر القاسمی نے اطمینان کا اظہار بھی کیا اور خاص طور پر رئیس الدین کی محنت، ذمہ دارانہ لگن اور کارکنانِ دہلی کی کاوشوں کو سراہا۔اخیر میں آئندہ دو ماہ کے اندر دہلی کے تمام اضلاع میں ضلعی یونٹ کی تشکیل کا کام مکمل کرنے، دہلی اور این سی آر کے دینی مدارس کا دورہ کر کے اگر وہاں کسی طرح کی کوئی قانونی دشواری کا سامنا ہو تو انھیں حل کرنے میں اپنا تعاون پیش کرنے، اسی طرح مساجد پر لاحق خطرات پر بھی نظر رکھنے نیز برسوں سے دہلی کی ویران پڑی اور ہمارے سجدوں سے محروم تاریخی مساجد کی واگزاری کے لیے قانونی اور اخلاقی جدوجہد کرنے جیسے معاملات پر فیصلے لیے گئے۔ میٹنگ کے اخیر میں ماہ ربیع الثانی کے اس ایک ماہ کے اندر ملک وملت کی چار بڑی نامور شخصیات مولانا قاری سلیمان قاسمی، امام وخطیب جامع مسجد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، مولانا قاری شبیر احمد بانی وناظم مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواڑہ دربھنگہ، مولانا مفتی ثمین اشرف قاسمی نقشبندی امام وخطیب مصلی الحسبتو ردبئی، متحدہ عرب امارات، مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی مہتمم ندوۃ العلماء لکھنو کے انتقال کو ملت اسلامیہ اور ان اداروں کیلئے عظیم خسارہ قرار دیا۔مرحومین کیلئے دعائے مغفرت اور تعزیتی تجویز منظور کی گئی۔ اللہ تعالیٰ امت کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔صدر کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

عوام بیدار نہ ہوں تو اہم ترین منصوبے بھی تیزی سے گر سکتے ہیں: یوگی

وارانسی: (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ حکومت تعمیر سمیت بڑے تعمیراتی منصوبے شروع کر سکتی ہے، لیکن اس کی حفاظت کی ذمہ داری ایک بیدار معاشرے اور عوام پر عائد ہوتی ہے۔ اگر عوام کو آگاہی نہ ہو تو اہم ترین منصوبے بھی تیزی سے گر سکتے ہیں۔ پریاگ راج میں مافیا نے زمین پر قبضہ کر رکھا تھا۔ اسے صاف کرنے کے بعد، حکومت غریبوں، دلتوں اور پسماندہ لوگوں کے لیے اونچی عمارتیں تعمیر کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ یوپی میں، مافیا کی جگہ صرف مٹی ہے، اور غریبوں کے لیے حویلیاں تجاوزات والی زمینوں پر بنائی جائیں گی۔

جمعرات کو وزیر اعلیٰ نے سوچھتا دوست سمن تقریب میں میونسپل کارپوریشن اور جل نگم کے صفائی کارکنوں کو اعزاز سے نوازا۔ اس نے ان پر پھول نچھاور کیے اور کھانا پیش کیا۔ کبیر چوڑہ کے سروج پیلس میں منعقدہ تقریب میں ان کے عوامی فلاحی کاموں کو اجاگر کرنے والی ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صفائی کارکن مقامی ممبر پارلیمنٹ اور دنیا کے سب سے مقبول لیڈر پی ایم نریندر مودی کے ''کلین کاشی'' مشن کو نافذ کر رہے ہیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ صفائی کارکن بنیاد کے پتھر ہیں، پوشیدہ ہیں، لیکن عمارت ان پر بنی ہے۔ سردیوں، گرمیوں، بارشوں، طوفانوں اور تہواروں میں صفائی کے کارکنان معاشرے کو صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے کے لیے سڑکوں پر نکل آتے ہیں۔ سب سے پہلے، وہ آپ کے ماحول کو تہوار بناتے ہیں، اور آخر میں، وہ اپنے بچوں کو جشن منانے میں مدد کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے اعمال اور کاموں سے گندگی پھیلاتے ہیں لیکن ایک بڑا طبقہ اپنی کوششوں اور محنت

سے عوام کو صاف ستھرا ماحول فراہم کرتا ہے۔ یہ صفائی کارکنوں کی وجہ سے تھا کہ پریاگ راج مہا کمبھ صاف، الہی اور شاندار تھا۔ 660 ملین عقیدت مندوں نے دورہ کیا، اور سب نے صفائی کی تعریف کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کاشی بدل گیا ہے۔ پی ایم مودی کی قیادت میں ناقابل تسخیر کاشی بدل گیا ہے۔ 2014 سے پہلے کاشی کی تنگ گلیاں گندگی سے بھری ہوئی تھیں۔ مویشی اور بیل گلیوں میں گھوم رہے تھے۔ بجلی کی کمی تھی۔ ناقص گھاٹ، ٹریفک جام اور گندگی کاشی کی پہچان اور مقدر بن چکی تھی۔ 2017 سے پہلے مافیا غریبوں اور تاجروں کی زمینوں پر قبضہ کر کے کاشی میں خوف پھیلاتے تھے۔

تاہم، اب کاشی اپنے روحانی اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے ایک نئی چمک اور ایک نئی شکل کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مسائل کا واحد حل بات چیت ہے۔ میونسپل کارپوریشن، ڈیولپمنٹ اتھارٹی، مقامی انتظامیہ اور مختلف سرکاری محکمے اس مہم کا حصہ ہیں۔ ہر کوئی کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ کارروائی کی ضرورت ہے۔ ہر بات میں شکایتی لہجہ نہیں ہونا چاہیے۔ کام کروانے کا رجحان بھی ہونا چاہیے۔ اس طرح کے پروگرام دیگر عوامی نمائندوں کے لیے بھی تحریک کا باعث ہیں۔

وارانسی جنوبی کے ایم ایل اے ڈاکٹر نیل کانتھ تیواری نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ ریاستی حکومت کے وزراء دیا شنکر مشرا دیالو اور ہنس راج وشوکرما، میئر اشوک تیواری، ایم ایل اے سوربھ سریواستو، ڈاکٹر اودھیش سنگھ، تریبھون رام، ضلع پنچایت صدر پونم موریہ، مہاراشٹر کے سابق وزیر کرپا شنکر سنگھ، اور بی جے پی مہانگر صدر پردیپ اگرہری موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے سوچھتا متر وسیم، روہت راوت، راجکمار، پورنیماسی، آشوتوش، دنیش، سنیل، ریکھا، الپنا اور چنتا دیوی کو ہار پہنا کر، انہیں لباس اور تحائف سے نواز کر اسٹیج پر عزت دی۔

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی موجودگی میں بی جے پی کے سابق ممبر اسمبلی راجیو چنا، منموہن سنگھ سینی اور کثیر تعداد میں لیڈران ایس پی میں شامل ہوئے۔

کئی پارٹیوں کے رہنما اکھلیش یادو کی موجودگی میں ایس پی میں شامل

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے، سماج وادی پارٹی نے اپنی صفوں کو بڑھانے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ مراد آباد کے سابق بی جے پی ایم ایل اے راجیو چنا اور گونڈا کے کٹرا بلاک پرمکھ کے نمائندے اور ضلع پنچایت ممبر بھوانی بھیک شکل سماج وادی پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو کی موجودگی میں ان سبھی کو ممبر شپ دی گئی۔ بھگوان شکل، کرشن بھگوان شکل، شیو بھگوان شکل، وشنو بھگوان شکل، اور شنکر بھگوان شکل نے بھی سماج وادی پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ بھوانی بھیک شکل کو سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ وہ گزشتہ سال کٹرا سے بی جے پی کے ایم ایل اے باون سنگھ کے ساتھ جھگڑے کے بعد سرخیوں میں آئے تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کئی دیگر لیڈران اور مختلف پارٹیوں کے ممبران نے بھی سماج وادی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان میں خرجہ سے نریش پرتاپ جاٹاو اور روہت یادو شامل ہیں۔ بی ایس پی سے وجے تیواری اور بی جے پی کے منوج سنگھ سینی کے بھی ایس پی میں شامل ہونے کی خبر ہے۔ بابا گنج سے کیشو پاسی، سیتا پور سے آشیش پرتاپ سنگھ، بلند شہر سے لکشمن سینی، اور انکت گوتم بھی پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ایس پی میں شامل ہونے والوں کی فہرست میں بی ایس پی سے نریش پرتاپ سنگھ، یوگیندر جاٹاو اور ہاپوڑ سے سریندر کمار سینی بھی شامل ہیں۔ جی ایس ٹی پر میٹنگ کے دوران بھوانی شکل اور ایم ایل اے باون سنگھ کے حامیوں میں جھڑپ ہوئی تھی۔

گونڈا ضلع میں کٹرا کے ایم ایل اے باون سنگھ اور بلاک چیف نمائندہ بھوانی بھکشوک کے درمیان دیرینہ سیاسی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ تقریباً ایک سال قبل بلاک کے احاطے میں دونوں پارٹیوں کے حامیوں کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اس وقت، جی ایس ٹی کی شرحوں میں کمی کے بعد، بی جے پی اور آر ایس ایس کے کارکنان بلاک سطح پر تاجروں، کارکنوں اور دیگر کے ساتھ شکریہ کا پروگرام منعقد کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں کٹرا بلاک احاطے میں ایک میٹنگ بلائی گئی۔ اس پروگرام کو بی جے پی کسان مورچہ کے ضلع صدر ودیا بھوشن دویدی نے ترتیب دیا اور انہوں نے اس پروگرام کی شروعات کی۔ میٹنگ کے دوران بلاک چیف نمائندہ بھوانی بھیک شکلا اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ آڈیٹوریم میں موجود تھے۔ اس دوران بھوانی شکلا اور ایم ایل اے باون سنگھ کے حامیوں کے درمیان نعرے بازی شروع ہوگئی۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں فریقین آمنے سامنے ہو گئے اور ہاتھا پائی ہوگئی۔ دونوں طرف سے اینٹ اور پتھر برسائے گئے۔ آڈیٹوریم کے باہر افرا تفری مچ گئی۔ بھوانی بھیک شکلا اس جھگڑے کے بعد خبروں میں تھیں۔

رام پور: اعظم خان کی مشکلات میں مزید اضافہ

جوہر یونیورسٹی سے 416 کروڑ کا حساب غائب، سرکاری خزانے سے متعلق بڑا الزام

رام پور: جوہر یونیورسٹی کیس۔ جوہر یونیورسٹی کیس میں سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی مشکلات ایک بار پھر بڑھ گئی ہیں۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی ایک رپورٹ کی بنیاد پر، رام پور کے عظیم نگر پولیس اسٹیشن میں ایک نئی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ تحقیقات میں یونیورسٹی کی تعمیر پر خرچ کیے گئے 416.14 کروڑ روپے کے گمشدہ اکاؤنٹ کا انکشاف ہوا۔ یونیورسٹی میں سرکاری منصوبوں کیلئے خریدا گیا تعمیراتی سامان استعمال کرنے کے بھی الزامات ہیں۔ ای ڈی کے ڈپٹی ڈائریکٹر پیوش ایس تھورٹ کی شکایت پر درج ایف آئی آر میں اعظم خان، مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ، میسرز سی کے ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ، میسرز اے اینڈ ایس انٹرپرائزز اور دیگر کے نام درج ہیں۔ یہ کیس 27 مقدمات سے متعلق ہے جس میں 26 کسانوں کی زمین اور جوہر یونیورسٹی کی تعمیر کیلئے دشمن کی جائیداد کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے۔

ای ڈی کے مطابق اعظم خان جوہر یونیورسٹی کے بانی اور چانسلر ہونے کے علاوہ مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ کے تاحیات رکن اور

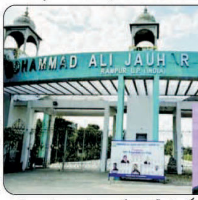

چیئرمین بھی تھے۔ تحقیقات کے دوران ٹرسٹ کے ارکان محمد فصیح زیدی، مشتاق احمد صدیقی اور زیڈ آر صدیقی نے بتایا کہ انہیں ٹرسٹ میٹنگز کے بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کا فیصلوں میں کوئی کردار تھا۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ اعظم خان کا ٹرسٹ پر مکمل کنٹرول تھا۔

ایف آئی آر کے مطابق، کچھ ٹھیکیداروں نے اس وقت کے کابینہ وزیر اعظم خان کے اثر و رسوخ کے ذریعے سرکاری ٹھیکے حاصل کیے تھے۔ الزام ہے کہ جوہر یونیورسٹی کی تعمیر میں سرکاری منصوبوں کے لیے خریدا گیا تعمیراتی سامان استعمال کیا گیا۔

ای ڈی کے مطابق، سی کے ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر پون کمار جین کے بیان سے انکشاف ہوا ہے کہ کمپنی کو 201314 اور 201617 کے درمیان تقریباً 186 کروڑ روپے کے سرکاری ٹھیکے ملے تھے۔ الزام ہے کہ ان معاہدوں کے 30 سے 40 فیصد فنڈز یونیورسٹی کی تعمیر میں استعمال ہوئے۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ کم از کم 55.80 کروڑ روپے سرکاری فنڈز صرف اس کمپنی کے ذریعے یونیورسٹی تک پہنچے۔ ایف آئی آر کی بنیاد پر اب مزید تفتیش کی جائے گی۔

بی ڈی سی کی شکایت پر اسسٹنٹ ٹیچر معطل

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے ملیح آباد میں پرائمری اسکول ٹیچر نے بلاک ڈیولپمنٹ کونسل (بی ڈی سی) ممبر کے بچوں کو اسکول سے بھگانے کے بعد ان کے ساتھ بدسلوکی کی۔ متاثرہ نے اعلیٰ حکام سے اس کی شکایت کی۔ جس کے بعد حکام نے شکایت کنندہ کے الزامات کو درست پایا اور اسسٹنٹ ٹیچر کو فوری طور پر معطل کر دیا۔ معلومات کے مطابق گاؤں کیتھولیا کے رہنے والے بی ڈی سی ممبر رام لکھن کی بیوی ببلی کے بچے گاؤں کے پرائمری اسکول میں پڑھتے ہیں۔ اسکول کی ایک اسسٹنٹ ٹیچر وجے کماری نے 27 جولائی کو رام لکھن کو اسکول بلایا، اس کی توہین کی، اور پھر اس سے کہا کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول نہ بھیجے۔ رام لکھن کی بیوی ببلی نے یکم اگست کو سمپورن سمادھان دیوس کے دوران اعلیٰ حکام سے اس کی شکایت کی۔ حکام نے شکایت کی جانچ کی لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد، رام لکھن نے آئی جی آر ایس کے ذریعے شکایت درج کروائی، جس میں شکایت کنندہ کے الزامات کو درست پایا گیا۔ ملیح آباد بلاک ایجوکیشن آفیسر نے 22 ستمبر کو اپنی تحقیقاتی رپورٹ ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کو پیش کی۔ ملیح آباد بلاک ایجوکیشن آفیسر کی تحقیقاتی رپورٹ کی بنیاد پر، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر روپن کمار نے یکم اکتوبر کو اسسٹنٹ ٹیچر وجے کماری کو فوری اثر سے معطل کر دیا، اور بلاک ایجوکیشن آفیسر، ہیڈ کوارٹر، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر، لکھنؤ کو تفتیشی افسر کے طور پر نامزد کیا گیا۔ اسسٹنٹ ٹیچر وجے کماری کو فوری اثر سے معطل کرنے کے بعد، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر نے یکم اکتوبر کو ایک خط جاری کیا، جس میں شکشامترا کنچن لتا کو چارج سنبھالنے کا حکم دیا۔ ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کے حکم کے بعد شکشامترا کنچن لتا نے جمعہ کو چارج سنبھال لیا۔

آرادھنا مشرا نے منریگا کے کام، حاضری اور تنخواہوں کی جانچ کا کیا مطالبہ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کی صدر آرادھنا مشرا 'مونا' نے پارٹی ہیڈ کوارٹر میں پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے منریگا میں مبینہ بدعنوانی، فرضی حاضری، اجرت کی ادائیگیوں میں بے قاعدگیوں اور سہ سطحی پنچایتی انتخابات کے مسائل پر بی جے پی حکومت پر حملہ کیا۔ اس نے کہا، پہلے چندہ کی چوری، پھر پرساد کی چوری، پھر ووٹوں کی چوری، اور اب غریب مزدوروں کی اجرت کی چوری۔ ریاستی صدر آرادھنا مشرا نے کہا کہ یو پی اے حکومت نے منریگا کو صرف ایک اسکیم نہیں بلکہ ایک قانون نافذ کیا تھا جس نے دیہی غریبوں کو روزگار کا حق دیا، اس بات کو یقینی بنایا کہ مزدوروں کو ان کے اپنے گاؤں میں کام ملے۔ اس کا مقصد نقل مکانی کو روکنا اور دیہی ترقی کو تیز کرنا تھا۔ تاہم آج اس اسکیم کی بنیادی روح اور مزدوروں کے حقوق پر سنگین سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 8 جولائی 2025 کو مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک خط میں کلون ایپس، فرضی اور ڈپلیکیٹ فوٹوز، غلط جگہوں، کام کے بغیر ٹریکنگ، اجرت کی ادائیگی اور بارش کے دوران حاضری ریکارڈ ہونے جیسی بے ضابطگیوں کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 12 ریاستوں میں مانیٹرنگ ٹیمیں بھیجی گئیں۔ اتر پردیش کے نو

اضلاع بشمول ایودھیا، سنبھل، رام پور، ہردوئی، غازی پور، دیوریا، مہاراج گنج، چندولی اور جالون میں جانچ کا حوالہ دیتے ہوئے ریاستی صدر نے سوال کیا کہ ایودھیا میں شدید بارش کے دوران 1,224 مزدوروں کی حاضری کیسے ریکارڈ کی گئی۔ انہوں نے اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت سے سوال کیا کہ جانچ رپورٹ کو ابھی تک کیوں عام نہیں کیا گیا اور مبینہ کلون ایپس پر فرضی اے پی کے فائلوں کی جانچ کیوں نہیں کی گئی۔ بے قاعدگیوں کی اطلاع ملنے کے بعد کیا کارروائی کی گئی اور ریاست کے تمام اضلاع میں مرکزی حکومت کی ہدایات کی کس حد تک تعمیل کی گئی؟ انہوں نے اتر پردیش کے تمام 75 اضلاع میں ہر ترقیاتی بلاک اور گرام پنچایت میں منریگا کے کاموں، حاضری اور ادائیگیوں کی جامع اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ حکومت کو اس سارے معاملے پر وائٹ پیپر جاری کرنا چاہیے۔ یہ عوام کی محنت کی کمائی ہے اور ہم غریب مزدوروں کے حقوق میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے تین درجے پنچایتی انتخابات سے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پنچایتیں جمہوریت اور دیہی ترقی کی بنیاد ہیں۔ وقت پر پنچایتی انتخابات کا انعقاد حکومت کا اختیار نہیں بلکہ آئینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے انتخابات میں تاخیر کے تعلق سے ریاستی حکومت کے ارادوں پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عدالت کی ہدایت کے مطابق تین ماہ کے اندر منصفانہ اور شفاف پنچایتی انتخابات کرائے جائیں۔

وارانسی میں مبینہ غیر قانونی پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ، مکان منہدم 6 افراد دبے

وارانسی: جمعرات کی شام وارانسی کے سارناتھ تھانہ علاقے کے پچگوشی واقع پیغمبر پور میں جمعرات کی شام مبینہ غیر قانونی پٹاخہ فیکٹری میں زبردست دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا

کہ پٹاخے کے ڈیلر راجو خان کا گھر مکمل طور پر زمین بوس ہو گیا۔ قریبی مکان کو بھی نقصان پہنچا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق ملبے میں تقریباً چھ افراد کے دبے ہونے کا خدشہ ہے جن میں راجو خان کی والدہ بھی شامل ہیں۔ حادثے سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ اس کے بعد نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف) کی ٹیم نے بھی بچاؤ اور راحت کاری کا آغاز کیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق اس گھر کو پٹاخے بنانے یا ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال ہونے کا شبہ ہے۔ ریسکیو ٹیمیں احتیاط سے ملبہ ہٹا رہی ہیں اور پھنسے افراد کی تلاش کر رہی ہیں۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ دھماکے کے وقت گھر میں کتنے لوگ موجود تھے اور کتنے لوگ اس حادثے میں مارے گئے ہیں۔ ابھی تک اس بات کی کوئی سرکاری تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ پٹاخے کی فیکٹری قانونی طور پر چل رہی تھی یا غیر قانونی۔ دھماکے کی اصل وجہ تحقیقات کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔

سابق آئی اے ایس افسر دیویا متل نے لانچ کی 'جن نیتی بھارت پارٹی'

مرزا پور: (پی این ایس) ملک کی اعلیٰ ترین انتظامی خدمات سے استعفیٰ دینے کے بعد سابق آئی اے ایس افسر دیویا متل نے اب فعال سیاست میں قدم رکھا ہے۔ جمعرات کو انہوں نے اپنی نئی پارٹی کے نام کا اعلان کیا۔ پارٹی کا نام ''جن نیتی پارٹی'' رکھا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ ان کی پارٹی اسمبلی انتخابات میں حصہ لے گی۔ حال ہی میں، وہ زیارت کے لیے مرزا پور گئیں، جہاں انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنے اگلے قدم کا اعلان نوراتری کے دوران کریں گی، اور آج انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اس کا اعلان کیا۔ دیویا متل کے اس اقدام سے پوروانچل کی سیاست میں بڑی ہلچل کا امکان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنا دل (سونے لال) کی قومی صدر اور مرکزی نریندر مودی حکومت میں وزیر انوپریا پٹیل کے ساتھ

ان کا ٹکراؤ جگ ظاہر ہے۔ 29 ستمبر کو، دیویا متل ایک سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر گئیں اور لائیو چیٹ میں عوام کی رائے طلب کی۔ اس نے اپنا واٹس ایپ نمبر بھی شیئر کیا۔ اس کے بعد عوام نے تجاویز کے ساتھ اتنے پیغامات بھیجے کہ ان کا واٹس ایپ نمبر عارضی طور پر بلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک گوگل فارم بنایا، جس میں عوام سے ان کے نام، نمبر اور پیغامات بھرنے کی درخواست کی گئی۔ اس کے بعد، لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے فارم بھرے، دیویا متل کی سیاست میں انٹری کی نشان دہی کی۔ جمعرات کو سابق آئی اے ایس افسر دیویا متل نے کہا، میں امید کا چراغ لے کر نکلی، اور جب آپ کے پیغامات آئے تو مجھے لگا کہ میں سورج کی طرف چراغ لے کر کھڑی ہوں، مجھے ابھی کھڑکی کھولنی تھی، آگے کیا ہے؟ میں اپنی پارٹی بنا رہی ہوں۔ آپ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا پارٹیوں کی کمی ہے؟ یہ وہ پارٹیاں نہیں ہیں جن کی کمی ہے، آج ہر کسی کی کمی نہیں سنائی دے رہی ہے۔

زمین کے تنازع پر چچا زاد بھائی کا گولی مار کر قتل

گورکھپور: (پی این ایس) جمعرات کی صبح تقریباً 10 بجے ہرپور بدھٹ تھانہ علاقہ کے کرن پورہ گاؤں میں کھیت میں ہل چلانے پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ ایک نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق مقتولی کے رہنے والے آدرش پانڈے کو اس کے چچیرے رادھیشیام پانڈے نے گولی مار دی۔ پیٹ میں گولی لگنے سے نوجوان کی موت ہو گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس سپرنٹنڈنٹ (نارتھ) راجیش دھناوت بھی جائے وقوعہ پر پہنچے۔ انہوں نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور واقعہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے لیے اہل خانہ سے بات کی۔ بتایا جاتا ہے کہ متوفی کے اہل خانہ کی کرن پورہ گاؤں میں رہائش ہے اور خاندان کے دیگر افراد وہاں رہتے ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں فریقین کے درمیان زمین کو لے کر دیرینہ تنازع چل رہا تھا۔ جمعرات کی صبح آدرش پانڈے اپنے کھیت میں ہل چلانے پہنچے تھے۔ جب اس کے کزن رادھے شیام پانڈے نے ہل چلانے سے انکار کر دیا تو دونوں فریقوں میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ اطلاعات کے مطابق جھگڑے کے دوران ٹریکٹر موقع سے چلا گیا۔ الزام ہے کہ اس کے بعد رادھیشیام کے ایک اور بھائی جائے وقوعہ پر پہنچے اور آدرش کو گولی مارنے کا چیلنج دیا۔ اس کے بعد رادھیشیام نے مبینہ طور پر آدرش کو گولی مار دی۔ پیٹ میں گولی لگنے سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اسے ہسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

یوپی میں بزرگ خواتین کو روڈویز بسوں میں مفت سفر کی سہولت

لکھنؤ: (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2022 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے اپنے منشور میں بزرگ خواتین کے لیے مفت بس سفر کا وعدہ کیا تھا، یہ وعدہ حکومت نے انتخابات شروع ہونے سے پہلے ہی پورا کیا۔ اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے رکشا بندھن کے موقع پر 60 سال سے زیادہ عمر کی خواتین کو روڈ ویز بسوں میں مفت سفر کی پیشکش کرتے ہوئے ایک خصوصی تحفہ پیش کیا۔ لوک ماتا اہلیہ بائی ماتر شکتی یاترا نامی اسکیم خواتین کو روڈ ویز بسوں میں مفت سفر فراہم کر رہی ہے، جس سے بزرگ خواتین بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اتر پردیش میں 13,500 سے زیادہ بسیں چلاتی ہے، جو روزانہ 1.6 ملین سے 1.7 ملین مسافروں کو لے جاتی ہے۔

حکومت نے اب 60 سال سے زائد عمر کی بزرگ خواتین کے لیے عام روڈ ویز بسوں میں مفت سفر کی توسیع کر دی ہے اور آنے والے دنوں میں اس تعداد میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ستمبر کے اعداد و شمار کے مطابق عمر رسیدہ خواتین کے مفت بس سفر کے بارے میں، تقریباً 4.2 ملین بزرگ خواتین نے اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں روڈ ویز کی بسوں میں مفت سفر کیا۔ لکھنؤ علاقے میں، 37,000 سے زیادہ بزرگ خواتین نے علاقے کے اندر آٹھ ڈپو کے ذریعے چلائی جانے والی بسوں میں سفر کیا۔ اوسطاً روزانہ صرف فری بس کی سواری 1,000 سے زیادہ ہے۔

ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے حکام کا خیال ہے کہ آنے والے دنوں میں فری سفر کرنے والی بزرگ خواتین کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک ہر کوئی اس سے واقف نہیں ہے۔ ایک بار جب وہ آگاہ ہو جائیں گے، تو مزید بزرگ خواتین روڈ ویز کی بسوں میں مفت سفر کرنے کے لیے آگے آئیں گی۔ یوپی روڈ ویز کے کنڈکٹر کا کہنا ہے کہ بڑی تعداد میں عمر رسیدہ خواتین روڈ ویز کی بسوں میں سفر کرتی ہیں، لیکن وہ فی الحال مفت سفر کی اسکیم سے لاعلم ہیں، اس لیے وہ اپنے آدھار کارڈ نہیں رکھتیں۔ آدھار کارڈ کے بغیر، وہ مفت سفر کا فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ تاہم، اگر ہارڈ کاپی دستیاب نہیں ہے، تو موبائل فون پر آدھار کارڈ یا ووٹر شناختی کارڈ پیش کر کے سفر کی اجازت ہے۔ ایک صفر ٹکٹ جاری کیا جاتا ہے۔ لکھنؤ ریجن کے ریجنل مینیجر ول راجن کا کہنا ہے کہ بسیں لکھنؤ خطے کے آٹھ ڈپوؤں سے چلتی ہیں۔ ستمبر میں 30,800 سے زیادہ بزرگ خواتین نے بس میں سفر کیا اور یہ تعداد روزانہ بڑھ رہی ہے۔ یہ سرکاری تحفہ بزرگ خواتین کو راس آ رہا ہے۔

فیض اللہ گنج میں سیلاب کا پانی اترنے کے بعد صفائی کا کام جاری

متاثرہ علاقوں میں کیچڑ اور گندگی کے سبب شہریوں کو مشکلات کا سامنا

لکھنؤ: (پی این ایس) فیض اللہ گنج کے متعدد علاقوں میں سیلاب کا پانی اترنے کے بعد معمولات زندگی بحال ہونے لگے ہیں، تاہم کئی مقامات پر کیچڑ، گندگی اور جمع شدہ ملبے کے باعث شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ پانی داخل ہونے سے متاثرہ گھروں اور گلیوں میں صفائی کی ضرورت برقرار ہے، جبکہ مقامی لوگوں نے انتظامیہ سے جراثیم کش ادویات کے چھڑکاؤ اور نکاسی آب کے مؤثر انتظامات کا مطالبہ کیا ہے۔ مقامی سطح پر موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق پانی اترنے کے بعد متاثرہ خاندان اپنے گھروں کی صفائی میں مصروف ہیں۔ کئی علاقوں میں سڑکوں اور گلیوں پر گندگی جمع ہے،

جس سے آمدورفت متاثر ہو رہی ہے اور بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ متاثرہ شہریوں کا کہنا ہے کہ سیلاب کے دوران انہیں خوراک، پینے کے پانی اور دیگر ضروری اشیا کے حصول میں دشواری پیش آئی۔ اب پانی اترنے کے بعد گھروں اور راستوں کی صفائی، خراب سامان کے ازالے اور بنیادی سہولتوں کی بحالی ان کی اہم ضرورت ہے۔ انتظامیہ سے اپیل کی گئی ہے کہ متاثرہ علاقوں میں صفائی مہم تیز کی جائے، نالوں کی صفائی کرائی جائے اور ضرورت مند خاندانوں کو ضروری امداد فراہم کی جائے۔ فی الحال کسی سرکاری ادارے کی جانب سے نقصانات یا امدادی کارروائیوں سے متعلق تفصیلی اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت اور اعلیٰ انسانی اقدار بھی ضروری ہیں: پروفیسر اتویر سنگھ

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی تعلیم گاہ ہی نہیں تربیت کا بھی ادارہ ہے: پروفیسر جمال احمد صدیقی، سرسید نے پوری قوم اور پورے ملک کی قسمت بدل ڈالی: ڈاکٹر ہاشم رضا زیدی، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ میں جشن سرسید تقریبات کا آغاز

میرٹھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی تعلیم گاہ ہی نہیں تربیت کا بھی ادارہ ہے۔ یہ یونیورسٹی ہمیں اپنے بڑوں کا بھی ادب کرنا سکھاتی ہے۔ اب جتنا لوگ شاہ رخ خان کو جانتے ہیں اتنا ہی سرسید کو بھی جانتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا تحقیقی کام سرسید پر ہوا ہے شاید ہی ہندوستان کی کسی دیگر اہم شخصیت پر ہوا ہو۔ اب تک 597 پی ایچ ڈی سرسید پر ہو چکی ہیں اور یہ صرف اردو زبان میں ہی نہیں بلکہ ہندی، تیلگو، ملیالم سمیت دیگر موضوعات میں بھی سرسید پر تحقیق ہو چکی ہے۔ ساتھ ہی دنیا بھر کے تقریباً 97 مختلف رسائل و جرائد میں ریسرچ پیپر شائع ہو چکے ہیں۔ یہ الفاظ تھے صدر شعبۂ لائبریری سائنس چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ پروفیسر جمال احمد صدیقی کے جو یہاں شعبۂ اردو اور سرسید ایجوکیشنل سوسائٹی کے مشترکہ اہتمام میں منعقد سہ روزہ جشن سرسید کے افتتاحی پروگرام میں مہمان خصوصی کے حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہمیں سرسید سے محبت ہے تو ان پر زیادہ سے زیادہ تحقیقی کام کریں اور ان کے تعلیمی مشن کو آگے بڑھائیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز محمد ندیم نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت فرحت اختر نے پیش کیا۔ بعد ازاں مہمانوں نے مل کر شمع روشن کی۔ پروگرام کی سرپرستی پروفیسر اتویر سنگھ، ڈین فیکلٹی آف آرٹس اور معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض ڈاکٹر ہاشم رضا زیدی، صدر سرسید ایجوکیشنل سوسائٹی میرٹھ نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر جمال احمد صدیقی نے شرکت فرمائی جب کہ مہمانانِ ذی وقار کے بطور معروف شاعر، ڈاکٹر ذکی طارق، معروف فکشن ناقد خورشید حیات، مولانا نایاب الدین نایاب، آفاق احمد خاں، فیض محمود نے شرکت کی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی، نظامت ڈاکٹر شاداب علیم اور شکریے کی رسم ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دی۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر اتویر سنگھ نے کہا کہ سرسید جیسی شخصیات پر اس طرح کے پروگرام بہت ضروری ہیں۔ ایسے پروگراموں سے طالب علموں کی بہتر رہنمائی ہوتی ہے۔ صرف تعلیم کا رجحان ہی ضروری نہیں ہوتا بلکہ اس کا مقصد بھی بہت لازمی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت اور اعلیٰ انسانی اقدار بھی ضروری ہیں۔ تعلیم کسی خاص طبقے یا فرقے کے لیے نہیں بلکہ سب کے لیے ضروری ہے۔ ہمیں صرف اپنی بات ہی نہ کہنی چاہئے بلکہ کسی کو سننا بھی سیکھنا چاہئے اور جس نے سننا سیکھ لیا سمجھ لو اس نے بہت بڑا کام انجام دے لیا۔

فیض محمود نے کہا کہ سرسید نے علی گڑھ جیسا تعلیمی ادارہ قائم کر کے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا۔ آج وہاں کے فارغین نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں اپنا بلکہ اپنے ادارے اور ملک کا نام روشن کر رہے ہیں۔ میں اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی اور عظیم شخصیت کے پروگرام میں شرکت کر رہا ہوں۔ اس طرح کے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں۔

آفاق احمد خاں نے کہا کہ سرسید احمد خاں نے انگریزوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی سے کام لیا اور ان سے بھی کافی کام لیے۔ انگلستان جا کر وہاں کے تعلیمی نظام کو سمجھا اور یہاں پر اس کو قائم کیا۔ سرسید نے قوم کو جدید تعلیم سے آشنا کیا۔ سائنٹفک سوسائٹی کا قیام بھی اسی مقصد سے کیا گیا۔ آپ نے چھوٹا سا مدرسہ قائم کر کے اسے جامعہ میں تبدیل کر دیا۔ اور پوری دنیا میں تعلیم کو عام کرنے کا کام کیا۔ انہوں نے تعلیم نسواں پر بھی خاص زور دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندو اور مسلمان ہندوستان کی دو خوبصورت آنکھیں ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم ابھی تک دوسرا سرسید پیدا نہ کر سکے۔

مولانا سید نایاب الدین نایاب نے کہا کہ سرسید اور ہمارے علما کے درمیان کچھ اختلاف تھا۔ مولانا قاسم نانوتوی اور سرسید دونوں کی تصنیفات شائع ہو رہی تھیں۔ اس وقت نانوتوی جنگ آزادی کی مہم آگے بڑھا رہے تھے اور سرسید کے کارناموں کو بھی سراہتے تھے۔ دونوں کے نظریات میں اختلاف تھا۔ کاموں میں اختلاف نہیں تھا۔

خورشید حیات نے کہا کہ جب ہم سرسید کو یاد کرتے ہیں تو ہمیں عزیز النساء کو بھی یاد کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ ان کی ماں تھیں۔ سرسید کی پرورش میں عزیز النساء کی تربیت کا بڑا کردار تھا۔ جب مائیں اپنی تہذیب اور معاشرہ سے جڑتی ہیں تو پورے معاشرے میں ایک بڑی تبدیلی نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر ذکی طارق نے کہا کہ سرسید نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر آج نونہالوں میں نظر آتی ہے۔ کسی بھی یونیورسٹی میں اس طرح کے پروگرام کم ہی نظر آتے ہیں۔ آج لوگ چندہ تو خوب کرتے ہیں۔ سرسید بھی تعلیم کے لیے چندہ کرتے تھے اور آج بھی لوگ چندہ کرتے ہیں لیکن سرسید کے چندہ سے یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ آج کے دور میں چندہ جمع کرنے والے حضرات کو سوچنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ سرسید کے بہت سے پہلو ہیں کسی ایک پہلو پر بھی بات کریں تو کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں مگر سب سے ضروری بات یہ ہے کہ سرسید کے پیغام کو آگے کیسے بڑھائیں۔ ہمیں سرسید کو گھر گھر، اسکول اسکول پہنچانا ہے۔ سرسید کے کئی پہلو ایسے ہیں جن پر ریسرچ ہونا چاہئے۔ دیگر زبانوں میں بھی سرسید پر جو کام ہوا ہے ان پر بھی کام کی ضرورت ہے۔ سرسید کا تعلیم کا فروغ ہی اصل مقصد تھا۔ اپنے صدارتی خطبے میں ڈاکٹر ہاشم رضا زیدی نے کہا کہ سرسید پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ جو لوگ دنیا میں آ کر اس کی تصویر بدلتے ہیں دنیا انہیں کو یاد کرتی ہے۔ سرسید نے پوری قوم اور پورے ملک کی قسمت بدل ڈالی۔ وہ لکھتے بہت تھے۔ ان کے اصل کاموں میں دینی اور علمی کے علاوہ صحافت بھی شامل تھا۔ سرسید نے تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنس پر بھی کافی زور دیا۔ وہ جہاں گئے وہاں ادارہ قائم کیا۔ سرسید کو رفقاء بھی خوب اچھے ملے۔ پروگرام میں ڈاکٹر آصف علی، انجینئر رفعت جمالی، محمد عابد علی قاسمی، سیدہ مریم الٰہی، شاہویز عالم، محمد امجد، محمد عمران، محمد شمشاد، سعید احمد سہارنپوری و دیگر موجود رہے۔

دہرہ دون کے دور دراز علاقوں میں نیٹ ورک کا 'ڈیڈ زون' ہوگا ختم

ڈی ایم نے اسمبلی انتخابات سے قبل تمام شیڈو ایریاز کو نیٹ ورک کنیکٹیویٹی فراہم کرنے کی سخت ہدایات جاری کیں

دہرہ دون: ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے ضلع میں 100% ٹیلی کمیونیکیشن کنیکٹیویٹی کو یقینی بنانے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ جمعرات کو ڈسٹرکٹ ٹیلی کام کمیٹی اور نیشنل براڈ بینڈ مشن کی ایک جائزہ میٹنگ میں، انہوں نے بی ایس این ایل سمیت تمام ٹیلی کام کمپنیوں کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ضلع کے تمام غیر منسلک اور غیر منسلک علاقوں میں موبائل نیٹ ورک کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے جنگی بنیادوں پر کام کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ضابطہ اخلاق کے نافذ ہونے سے پہلے تمام شناخت شدہ شیڈو ایریاز میں موبائل کنیکٹیویٹی فراہم کی جانی چاہیے۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ ضلع میں کل 19 سایہ دار علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں مسوری اسمبلی حلقہ میں سات اور چکراتہ اسمبلی حلقہ میں 12 شامل ہیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اگر ان علاقوں میں موبائل نیٹ ورکس کے قیام میں ریونیو اراضی یا جنگلاتی اراضی سے متعلق کوئی مسائل ہیں تو انہیں فوری طور پر ان کی توجہ میں لایا جائے اور متعلقہ محکموں کے ساتھ رابطہ کاری کے ذریعے ان کا حل یقینی بنایا جائے تاکہ کنیکٹیویٹی کی فراہمی میں کوئی غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام موبائل کمپنیوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے ٹاورز اور نیٹ ورک کنیکٹیویٹی کا سائٹ پر معائنہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ موبائل ٹاور جو اس وقت ناکارہ ہیں ان کی فوری مرمت کی جائے اور نیٹ ورک سروس بحال کی جائے۔ ان علاقوں میں جہاں کسی ٹیلی کام کمپنی کے موبائل ٹاور دستیاب نہیں ہیں، بی ایس این ایل کو ترجیحی بنیادوں پر اپنے ٹاور لگانے کے منصوبے پر عمل آوری میں تیزی لانی چاہیے۔ مزید برآں، بھارت نیٹ پروجیکٹ کے تحت گرام پنچایتوں، آنگن واڑی مراکز اور پرائمری اسکولوں سے فائبر نیٹ ورک کنیکٹیویٹی کو تیزی سے مکمل کیا جانا چاہیے۔

بی ایس این ایل کے عہدیداروں نے میٹنگ کو بتایا کہ دہرادون ضلع کے کل 767 دیہاتوں میں سے 597 کو بی ایس این ایل کنیکٹیویٹی فراہم کی گئی ہے، جب کہ 170 گاؤں اب بھی غیر منسلک ہیں۔ کنا والا سے لچھی والا، ڈانڈی سے رشی کیش، رائے والا سے ہری پور کلاں اور دوڑ والا سے دودھلی کے جنگلاتی علاقوں میں رابطہ فراہم کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ فلسانی، دیرناڈ اور سلہ میں نئے 4G موبائل ٹاور لگانے کی تجاویز منظوری کے لیے پیش کی گئی ہیں۔ اس سے قبل 4G موبائل ٹاور سیچوریشن پروجیکٹ کے تحت 24 گرام پنچایتوں کے لیے تجاویز کو منظوری دی گئی تھی، جن میں سے 22 کو کنیکٹیویٹی فراہم کی گئی ہے۔ جنگل کی زمین کے مسائل کی وجہ سے باقی رائے پور اور سہس پور علاقوں میں ایک ایک گرام پنچایت میں کام زیر التوا ہے۔ بھارت نیٹ پروجیکٹ کے جائزے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ پہلے مرحلے میں ضلع کی 209 گرام پنچایتوں کو جوڑا گیا تھا، لیکن فائبر کیبل بند ہونے کی وجہ سے فی الحال 69 گرام پنچایتوں میں رابطہ متاثر ہے۔ پروجیکٹ کے دوسرے مرحلے میں کل 228 گرام پنچایتوں میں سے 189 کو جوڑا گیا ہے، جبکہ باقی 39 گرام پنچایتوں کو کنیکٹیویٹی فراہم کرنے کا کام جاری ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ فائبر کی بندش سے متاثرہ گرام پنچایتوں میں نیٹ ورک کو بحال کیا جائے اور زیر التوا کنیکٹیویٹی کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دور دراز اور جنگلاتی علاقوں میں مواصلاتی سہولیات کو بڑھانا انتظامیہ کی ترجیحات میں شامل ہے۔ تمام متعلقہ محکمے اہداف کو مقررہ مدت میں حاصل کرنے کے لیے آپس میں مل کر کام کریں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس اینڈ ریونیو) کے کے مشرا، جوائنٹ مجسٹریٹ راہول آنند، ڈی جی ایم بی ایس این ایل رنویر سنگھ چوہان، ایس ڈی ای موبائل نیرج کمار، ڈی آئی سی منیجر سدھارتھ نیگی اور مختلف ٹیلی کام کمپنیوں کے سینئر افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

تجاویز کے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لیں اور ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں افسران

پرنسپل سکریٹری نے راجاجی نیشنل پارک اور ویلی آف فلاورز نیشنل پارک کے لیے مجوزہ ایکو سینسیٹو زونز کے بارے میں میٹنگ کی

دہرہ دون: راجاجی نیشنل پارک اور ویلی آف فلاورز نیشنل پارک کے لیے مجوزہ ایکو سینسیٹو زونز کے بارے میں ایک میٹنگ جمعرات کو سکریٹریٹ میں پرنسپل سکریٹری، تحفظ ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی مسٹر آر کے کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سدھانشو۔ اجلاس میں مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا، جن میں نیشنل پارکس کے لیے مجوزہ ایکو سینسیٹو زونز کا رقبہ اور وسعت، زونل ماسٹر پلان، مانیٹرنگ کمیٹی، اور زونز کے اندر ممنوعہ، ریگولیٹڈ اور پرمٹڈ سرگرمیاں شامل ہیں۔ پرنسپل سکریٹری نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ تجاویز کے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لیں اور ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (CPCB) اور ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ (SPCBs) میں زون کے اندر مختلف سرگرمیوں کے بارے میں ضروری کارروائی کرنے اور متعلقہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس سے رپورٹ حاصل کرنے کے بعد تجاویز تیار کرنے کی بھی ہدایت دی۔ راجاجی نیشنل پارک کے لیے مجوزہ ماحولیاتی حساس زون کے بارے میں، پرنسپل سکریٹری نے ہدایت دی کہ متعلقہ مسائل کو حل کرنے کے لیے کابینہ کے آئندہ اجلاس میں رہنمائی حاصل کی جائے۔ مزید برآں، سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق، قانونی مشورہ حاصل کیا جانا چاہئے اور ریاست کی موجودہ صورتحال کے بارے میں ایک ہفتہ کے اندر جواب تیار کر کے پیش کیا جانا چاہیے۔

وادی آف فلاورز نیشنل پارک کے لیے مجوزہ ماحولیاتی حساس زون کا جائزہ لیتے ہوئے پرنسپل سکریٹری نے ہدایت دی کہ اس علاقے کی نقل و حرکت اور سیاحوں کو لے جانے کی صلاحیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ تجویز تیار کرنے سے پہلے متعلقہ ضلع مجسٹریٹ، محکمہ سیاحت اور دیگر متعلقہ محکموں سے رپورٹیں حاصل کی جائیں۔ پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ علاقے کے جغرافیائی حالات، ماحولیاتی حساسیت اور مقامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تجاویز کا اچھی طرح سے جائزہ لیا جانا چاہیے۔ ماحولیاتی حساس زونز کے لیے تجاویز تیار کرتے وقت، ماحولیاتی تحفظ اور مقامی عوامی جذبات کے درمیان توازن برقرار رکھا جانا چاہیے، تاکہ ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ ساتھ مقامی مفادات کا بھی مناسب خیال رکھا جائے۔ سکریٹری جنگلات جناب سی روی شنکر، پی سی سی ایف (وائلڈ لائف) محترمہ۔ نینا گریوال، سی سی ایف شری ساکیت، ڈائرکٹر نندا دیوی بایو اسپئیر ریزروشری پنکج کمار، ڈی ایف او کیدارناتھ شری رجت سمن، ایڈیشنل سکریٹری ابھیشیک روہیلا، ایڈیشنل ڈائریکٹر ٹورازم محترمہ۔ میٹنگ میں پونم چند اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

ٹریفک کی خلاف ورزی کرنے والوں پر پولس کا شکنجہ، کاٹے چالان

دون پولیس نے غیر قانونی پارکنگ اور عارضی تجاوزات کے ذریعے ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا

دہرہ دون: نو پارکنگ زون میں کھڑی 50 گاڑیوں اور اپنی دکانوں کے باہر فٹ پاتھ پر سامان رکھ کر ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنے والے 10 دکانداروں پر چالان جاری کیے گئے اور 1,00,000 روپے کے جرمانے عائد کیے گئے۔ تہوار کے موسم کے پیش نظر، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، دہرادون نے اہم سڑکوں، بازاروں، چوراہوں اور دیگر علاقوں پر عارضی تجاوزات کرنے والوں کے خلاف موثر کارروائی کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں تاکہ ٹریفک کی روانی کو یقینی بنایا جا سکے اور بڑی سڑکوں پر ٹریفک کی بھیڑ کو کم کیا جا سکے۔ مندرجہ بالا ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے آج مورخہ 2026/10/15 کوتوالی نگر پولیس نے ڈسپنسری روڈ، تحصیل چوک، اور پلٹن بازار کے علاقوں میں ایک مہم چلائی، بغیر پارکنگ والے علاقوں میں گاڑیاں کھڑی کرنے اور فٹ پاتھوں پر سامان رکھ کر لوگوں/ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے خلاف کارروائی کی۔ مہم کے دوران ایم وی ایکٹ کے تحت 50 ڈرائیوروں کے چالان کیے گئے جنہوں نے اپنی گاڑیاں سڑک پر اور بغیر پارکنگ والے علاقوں میں بے ہنگم طریقے سے پارک کیں۔ مزید برآں، 10 دکانداروں کو پولیس ایکٹ کے سیکشن 83 کے تحت سڑک کے کنارے/عوامی سڑکوں/دکانوں کے باہر سامان پھیلانے اور لوگوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالنے پر مجموعی طور پر 1,00,000 (ایک لاکھ روپے) کا جرمانہ کیا گیا۔ ٹریفک میں رکاوٹ ڈالنے، بغیر پارکنگ ایریاز میں گاڑیاں کھڑی کرنے اور عوامی سڑکوں پر تجاوزات کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔ دون پولیس نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی گاڑیاں صرف پارکنگ کی مخصوص جگہوں پر کھڑی کریں اور ٹریفک کے نظام کو برقرار رکھنے میں پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔

گورنر سے ملے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین

دہرہ دون: گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرومیت سنگھ (ریٹائرڈ) سے آج لوک بھون میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں، معززین اور عہدیداروں نے ملاقات کی۔ ملاقات کرنے والوں میں سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر رمیش پوکھریال 'نشنک'، آئی ایم اے کے کمانڈنٹ لیفٹیننٹ جنرل ناگیندر سنگھ، انٹیلی جنس کے ڈائرکٹر جنرل ابھینو کمار، ہیم کنڈ صاحب مینجمنٹ ٹرسٹ کے چیئرمین نریندر جیت سنگھ بندرا، اتراکھنڈ وقف بورڈ کے چیئرمین شری شاداب شمس، اور بہت سے دوسرے شامل تھے۔ انہوں نے گورنر کو ان کی کامیاب میعاد پر مبارکباد دی اور اتراکھنڈ میں ان کی رہنمائی، تعاون اور عوامی خدمت کی کوششوں کی ستائش کی۔ اس موقع پر گورنر نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے گورنر کی حیثیت سے خدمات انجام دینا فخر اور اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے دیو بھومی اتراکھنڈ کے لوگوں سے ملنے والی محبت، بھروسہ اور حمایت کو اپنے دور کی انمول کامیابی قرار دیا۔ گورنر نے کہا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں انہیں ریاست کی ترقی، تعلیم، خواتین کو با اختیار بنانے، نوجوانوں کے فروغ، سابق فوجیوں کا احترام اور عوامی بہبود سے متعلق مختلف امور پر کام کرنے کے بے شمار مواقع ملے۔ ان کوششوں میں ریاستی حکومت، انتظامیہ، مختلف اداروں اور عام لوگوں کا تعاون بہت ضروری تھا۔

مقررہ وقت میں سڑکیں گڑھوں پاک نہ ہونے پر گڑھوال کمشنر سخت، تعمیراتی ایجنسیوں کو ایک دن کا الٹی میٹم

95% کام مکمل، بقیہ سڑکوں کو 16 اکتوبر تک گڑھے سے پاک کرنے کی ہدایت، لاپرواہی پر سخت وارننگ جاری

دہرہ دون: گڑھوال کے ڈویژنل کمشنر آنند سوروپ نے مقررہ مدت میں گڑھوں سے پاک سڑکوں کو مکمل طور پر مکمل کرنے میں ناکامی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ جمعرات کو اپنے کیمپ آفس میں سڑک کی تعمیراتی ایجنسیوں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کے دوران انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کی سرزنش کی اور 16 اکتوبر تک باقی ماندہ کام کو مکمل کرنے کو یقینی بنانے کی سخت ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ گڑھوں سے پاک سڑک کے کام میں کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ میٹنگ میں سڑکوں کی تعمیراتی ایجنسیوں نے بتایا کہ حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے سڑکوں کی مرمت اور اسفالٹنگ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے، جس کی وجہ سے ضروری درجہ حرارت کو روک دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ضلع میں تقریباً 95% گڑھے سے پاک سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ باقی سڑکوں کی مرمت کا کام جنگی بنیادوں پر جاری ہے جس کی تکمیل کا ہدف 16 اکتوبر ہے۔ گڑھوال کمشنر نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ بقیہ کاموں کو ترجیح دیں اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ سڑکوں کی مرمت اور گڑھے ہٹانے کے کام کو تیز کیا جائے تاکہ عوام کو سفر کے دوران کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تمام تعمیراتی ادارے اپنے زیر کنٹرول سڑکوں کی حالت کا بذات خود نگرانی کریں اور معیار کے ساتھ کام کی بروقت تکمیل کو یقینی بنائیں۔ ڈی جی ایم سریتا بڈیال، محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر دیانند، سپرنٹنڈنگ انجینئر ایم پی ایس راوت، پی ایم جی ایس وائی کے چیف انجینئر ایم کے متل، ایگزیکٹو انجینئر روہت سریواستو، BRIDKUL کے پروجیکٹ منیجر منجیت دیسوال، نیشنل ہائی وے کے نوڈل آفسر سریش تومر، سپرنٹنڈنگ انجینئر ونیت کوریل، RWDRO کے اسسٹنٹ انجینئر ونیت کوریل، RWDKUL کے اسسٹنٹ انجینئر اور یوگ بڑدکل۔ اجلاس میں دیگر متعلقہ حکام بھی موجود تھے۔

مروگیشن نے دی انکیتا بھنڈاری قتل معاملے میں جانکاری، 24 گھنٹے کے اندر گرفتار کر لیے گئے تھے ملزم

دہرہ دون: ڈاکٹر وی مروگیسن، ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (کرائم اینڈ لا اینڈ آرڈر)، اتراکھنڈ نے جمعرات کو پولیس ہیڈ کوارٹر، دہرادون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں انکیتا بھنڈاری قتل کیس کی تحقیقات اور عدالتی کارروائی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ ڈاکٹر مروگیسن نے کہا کہ اتراکھنڈ پولیس نے 2022 میں پیش آنے والے المناک واقعہ میں فوری طور پر کام کیا جس میں آنجہانی انکیتا بھنڈاری شامل تھی، جو رشی کیش کے قریب ونتارا ریزورٹ میں کام کرتی تھی۔ پولیس ٹیموں نے باہمی تعاون سے تینوں ملزمان کو 24 گھنٹے کے اندر گرفتار کر لیا۔ ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس نے کہا کہ واقعہ کی سنگینی اور حساسیت کو دیکھتے ہوئے چیف منسٹر پشکر سنگھ دھامی کی ہدایت پر فوری طور پر ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) تشکیل دی گئی۔ مکمل اور موثر تحقیقات کو یقینی بنانے کے لیے ڈی آئی جی سطح کی ایک خاتون آئی پی ایس افسر کو ایس آئی ٹی کی چیئرپرسن مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی ٹی نے جانچ کے دوران احتیاط سے ڈیجیٹل، تکنیکی، فرانزک اور جسمانی ثبوت اکٹھے کیے۔ مزید برآں، تمام اہم شواہد بشمول ملزمان سے تفصیلی پوچھ گچھ، فرانزک رپورٹس اور گواہوں کے بیانات کا مکمل تجزیہ کیا گیا۔ ایس آئی ٹی نے 88 دنوں میں تفتیش مکمل کی اور عدالت میں ایک تفصیلی، تقریباً 500 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی۔ ڈاکٹر مروگیسن نے کہا کہ اتراکھنڈ حکومت نے کیس کی تیز رفتار ٹرائل اور موثر استغاثہ کو یقینی بنانے کے لیے ضروری کوششیں کیں۔ ایس آئی ٹی کے ذریعہ جمع کیے گئے ٹھوس شواہد اور موثر استغاثہ کے نتیجے میں 30 مئی 2025 کو کوٹ دوار میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے تینوں ملزمین پلکت آریہ، سوربھ بھاسکر اور انکت گپتا کو قصوروار ٹھہرایا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔

نقب میں 80 سے زائد مکانات اور مسجد کی مسماری

قابض صہیونی حکومت نے سیکڑوں فلسطینیوں کو بے گھر کر دیا

غزہ: قابض صہیونی حکام نے مقبوضہ نقب کے علاقے میں فلسطینیوں کے گھروں اور تنصیبات کو مسمار کرنے کے ہولناک عملیات میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے، جو کہ فلسطینیوں کا گھیراؤ تنگ کرنے اور انہیں ان کی آبائی زمینوں سے جلاوطن کرنے کی ایک مجرمانہ پالیسی کا حصہ ہے۔ ان مسماری کارروائیوں نے 'رہط' شہر اور اس کے ملحقہ دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، جبکہ مقامی عرب قیادت نے اس صہیونی یلغار کے خلاف اور اس کے انسانی تباہ کن اثرات کو روکنے کے لیے ہنگامی تحرک کا آغاز کر دیا ہے۔

منگل کے روز صہیونی بلڈوزروں نے رہط شہر کے جنوبی علاقے میں 'ابو قرشین' خاندان سے تعلق رکھنے والے گھروں اور زرعی تنصیبات کو مسمار کر دیا، جس سے پہلے صہیونی پولیس نے علاقے کا سخت محاصرہ کر کے گردونواح کی تمام سڑکوں کو بند کر دیا تھا اور پھر تمام عمارتوں کو زمین بوس کر کے مٹی کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ یہ مسماری عملیات رہط کے شمال میں واقع گاؤں 'الطي※' کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کے صرف ایک دن بعد سامنے آئے ہیں، جہاں صہیونی فورسز نے 80 سے زائد گھروں اور گاؤں کی واحد مسجد کو مسمار کر دیا، جس کے نتیجے میں 'ابو وادي' خاندان کے تقریباً 300 افراد بے گھر ہو کر کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

یہ تیز ترین صہیونی کارروائیاں 1948ء کے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینی شہریوں کو درپیش منصوبہ بندی، زمین اور سائے کے شدید بحران کو بے نقاب کرتی ہیں، جہاں صہیونی پالیسیاں انہیں رہائش اور استقرار کے بنیادی انسانی حق سے محروم کر کے ان کی اپنی زمین پر موجودگی کو شدید تر خطرات سے دوچار کر رہی ہیں۔

جبری جلاوطنی کے خلاف عرب قیادت کا تحرک اس صہیونی یلغار کے مقابلے میں اندرون فلسطین کے عرب لوکل اتھارٹیز کے فورم نے ایک ہنگامی اجلاس کے بعد، جو متاثرہ خاندانوں پر مسماری کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے بلایا گیا تھا، احتجاجی اور تصادمی اقدامات کا اعلان کیا ہے۔

فورم نے اس بات پر زور دیا کہ متاثرہ خاندان بالخصوص معصوم بچے، خواتین اور عمر رسیدہ افراد، متبادل رہائش کی عدم دستیابی کے باعث انتہائی کٹھن اور ہولناک انسانی حالات کا سامنا کر رہے ہیں، جس کے پیش نظر مقامی عرب حکام نے اپنے گھروں سے محروم ہونے والے خاندانوں کو پناہ دینے کے لیے سکولوں اور تعلیمی اداروں کے دروازے کھول دیے ہیں۔ فورم نے صہیونی مسماری اور جبری جلاوطنی کی پالیسیوں کو یکسر مسترد کرتے ہوئے نقب میں فلسطینی وجود پر ان کے ہولناک نتائج سے خبردار کیا، تاکید کی کہ یہ اقدامات شہریوں کے زمین اور عزت نفس کے ساتھ جینے کے حق پر سیدھا حملہ ہیں۔ فورم نے صہیونی حکومت کے دو متطرف وزراء، ایتمار بن گویر اور عمیحائی شي※لی پر سنگین الزام عائد کیا کہ وہ گھروں کی مسماری اور خاندانوں کو بے گھر کرنے کے مظالم کو اپنے انتخابی اور اشتہاری مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور فلسطینیوں کے آلام و مصائب کو سیاسی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔

مسماری کا سلسلہ روکنے اور احتجاج کو شدید کرنے کا مطالبہ

بحران کا مقابلہ کرنے کے لیے فورم نے صہیونی حکومت کی لیگل ایڈوائزر کو ایک ہنگامی مراسلہ ارسال کرنے کی منظوری دی ہے، جس میں مسماری کی کارروائیوں کو فوری طور پر روکنے اور انہیں سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے باز رکھنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

نیز فورم نے مقبوضہ الداخل کی تمام فعال سیاسی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ نقب کے مسائل، بالخصوص مکانات کی مسماری کے خاتمے اور زمین و مسکن کے بحران کے حل کو اپنی بنیادی ترجیحات میں شامل کریں، اور آئندہ کسی بھی صہیونی حکومتی ائتلاف یا سیفٹی نیٹ کی فراہم کاری کے مذاکرات میں اسے ایک بنیادی اور لازمی شرط بنائیں۔

فورم نے ابو وادی خاندان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اعادہ کرتے ہوئے ان کی بنیادی ضروریات کی فراہمی کا تعہد کیا تاکہ ان کے گھروں کی تباہی کے بعد پیدا ہونے والے کٹھن حالات میں ان کے اپنی زمین پر ثبات و صمود کو مستحکم کیا جا سکے۔

مزید برآں فورم نے آنے والے جمعہ 16 اکتوبر سنہ 2026ء کو نقب کے مظلوم عوام کے ساتھ یوم غضب اور یکجہتی کے طور پر منانے کی اپیل کی ہے، جس کے تحت تباہ شدہ گاؤں 'الطي※' کے ملبے پر ایک عظیم الشان اجتماع اور نمازِ جمعہ کا اہتمام کیا جائے گا۔

فورم نے اس بات پر زور دیا کہ صہیونی اکھاڑ پھینکنے اور جبری جلاوطنی کی پالیسیوں کے سامنے نقب کا دفاع کرنا ایک ملی اور اجتماعی ذمہ داری ہے، تاکہ فلسطینیوں کے اپنی زمین اور مسکن پر حقِ ملکیت کی حفاظت کی جا سکے۔

گرفتاری سے موت اور معذوری تک.. قابض صہیونی عقوبت خانوں کے سامنے بے بس فلسطینی بچوں کی کتھا

غزہ: قابض صہیونی فوج نے گذشتہ رات کے دوران مغربی کنارے سے کم از کم چھ بچوں کو گرفتار کر لیا۔ یہ گرفتاری ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب کم از کم 350 بچے حراست کے انتہائی سخت حالات کا سامنا کر رہے ہیں، جن میں کلب برائے اسیران کے مطابق تشدد، بھوکا رکھنے، الگ تھلگ کرنے اور علاج سے محروم رکھنے کے مظالم شامل ہیں۔ کلب برائے اسیران نے ایک بیان میں کہا کہ حالیہ گرفتاریوں کا مرکز الخلیل گورنری کے دو قصبوں سعیر اور الشیوخ میں رہا۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پر جنگِ نسل کشی کے آغاز سے لے کر اب تک دو ہزار سے زائد بچوں کو گرفتاری کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ غزہ سے گرفتار کیے گئے بچوں سے متعلق معلومات ابھی تک نامکمل ہیں، کیونکہ ہزاروں افراد مفقود ہیں جن میں بچے بھی شامل ہیں، اور جبری گمشدگی کی پالیسی کا تسلسل برقرار ہے، جس کے باعث گرفتاریوں کے مکمل حجم اور تمام محبوسین کے انجام کا علم ہونا ممکن نہیں رہا۔ کلب برائے اسیران کے مطابق، بچوں کی مصائب کا آغاز گرفتاری کے دوران خوف و ہراس پھیلانے سے ہوتا ہے، اور یہ تفتیش اور حراست تک پھیلتی چلی جاتی ہے جہاں ایسے حالات فراہم کیے جاتے ہیں جو ان کی جسمانی و نفسیاتی صحت کو تباہ کرتے ہیں، اور انہیں خاندانی دیکھ بھال اور تعلیم سے محروم کر دیتے ہیں۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ بچوں کے خلاف انتظامی حراست کا استعمال ان مصائب کو دوچند کر دیتا ہے، کیونکہ انہیں بغیر کسی معلن الزام یا رہائی کی حتمی تاریخ کے حراست میں رکھا جاتا ہے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو حراست کے مسلسل قائم رہنے اور اس کی تجدید کے خدشات کے سامنے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

کلب برائے اسیران نے ان خلاف ورزیوں کو اس پورے نظام کا حصہ قرار دیا جس میں گرفتاری کے دوران قابض افواج کے مظالم، تفتیش اور عدالتوں کے کارروائیاں، اور سیکیورٹی عقوبت خانوں کے حالات شامل ہیں، جبکہ انہوں نے قابض اسرائیل کی عدالتوں پر بچوں کی حراست کو طول دینے اور بغیر کسی موثر احتساب کے ان کے حقوق کی پامالیوں کو دوا دینے کا الزام عائد کیا۔

ولید احمد.. موت اور بغیر کسی احتساب کے سوالات

کلب برائے اسیران نے اسیر بچے ولید خالد احمد کا معاملہ یاد دلایا، جو مارچ سنہ 2025ء میں مجدو سیکیورٹی عقوبت خانے میں شہید ہو گیا تھا۔ اس وقت دستیاب طبی معلومات نے شدید کمزوری، غذائی قِلت اور ڈی ہائیڈریشن کے واضح اثرات ظاہر کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی شہادت کی تحقیقات کا فائل بند کرنا احتساب کے حوالے سے سنگین سوالات اٹھاتا ہے، ایک ایسے معاملے میں جو ان سیکیورٹی عقوبت خانوں کے خطرناک حالات کو بے نقاب کرتا ہے جہاں بچوں کو محبوس رکھا جاتا ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں ضروری خوراک اور طبی دیکھ بھال کس حد تک میسر ہے۔

محمد حمید.. خارش سے لے کر آئی سی یو تک

ایک اور معاملے میں، کلب برائے اسیران نے 15 سالہ بچے محمد حمید پر ڈھائے جانے والے مظالم کو پیش کیا، جو عوفر سیکیورٹی عقوبت خانے میں حراست کے دوران خارش (اسکیبیز) کا شکار ہوا، قبل اس کے کہ اس کی طبی حالت انتہائی خطرناک حد تک بگڑ جائے۔ بیان کے مطابق اس کی حالت بگڑ کر شدید انفیکشن میں بدل گئی جس نے اس کے حیاتیاتی اعضا کو متاثر کیا، اس کے دل کے آپریشن ہوئے، اسے انتہائی نگہداشت کے وارڈ (آئی سی یو) میں منتقل کیا گیا، اور بعد میں اس کی ایک ٹانگ کاٹنا پڑی، اور وہ تقریباً تین ماہ سے مسلسل علاج زیرِ اثر ہے۔ کلب برائے اسیران نے قابض صہیونی عقوبت خانوں کی انتظامیہ پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے حمید کو اس حالت تک پہنچانے کے بعد صرف اس لیے رہا کیا تاکہ اس کے علاج کی ذمہ داری اور اس کی صحت کی تباہی کے نتائج سے فرار حاصل کیا جا سکے۔ یہ واقعہ گرفتاری کے اثرات کو سیکیورٹی عقوبت خانے کی حدود سے باہر بھی قائم رکھتا ہے، کیونکہ رہائی اس وقت مصائب کا خاتمہ نہیں کرتی جب بچہ حراست سے ایسے زخموں اور طبی پیچیدگیوں کے ساتھ باہر نکلے جن کے لیے طویل علاج کی ضرورت ہو، اور جو اس کے خاندان پر دیکھ بھال کے نئے بوجھ عائد کرے۔ کلب برائے اسیران نے اس بات پر زور دیا کہ احمد اور حمید کے یہ دونوں کیسز اسیر بچوں کی مصائب کے ایک پہلو کو بے نقاب کرتے ہیں، اور حراست کے نتیجے میں روح و جسم پر چھوڑے جانے والے ان گہرے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں جو رہائی کے بعد بھی قائم رہتے ہیں اور ان کی اور ان کے خاندانوں کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔

صہیونی پولیس کی فول پروف سکیورٹی میں 109 آبادکاروں کا مسجدِ اقصی پر دھاوا

غزہ: قابض صہیونی فورسز کی کڑی اور سخت ترین سکیورٹی سرپرستی میں 109 صہیونی آبادکاروں نے مسجدِ اقصی المبارک کے صحنوں پر دھاوا بولا اور کھلے عام تلمودی رسومات اور عبادات ادا کیں۔ القدس کے مقامی ذرائع نے بتایا کہ صہیونی حملہ آوروں نے صبح کے اوقات میں مسجدِ اقصی کے صحنوں میں اشتعال انگیز چکر لگائے، جن کے دوران تلمودی مذہبی رسومات، رقص اور اجتماعی گانے گانے کی گھناؤنی حرکتیں کی گئیں۔ یہ صہیونی تجاوزات مسجدِ اقصی کے اندر نیا اسٹیٹس کو مسلط کرنے کی بڑھتی ہوئی کوششوں کا حصہ ہیں، تاکہ اس کی تاریخی اور قانونی حیثیت کو تبدیل کیا جا سکے اور اقصی کی زمانی و مکانی تقسیم کو مکمل طور پر نافذ کیا جا سکے۔ ان صہیونی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بیت المقدس کی دینی مرجعیتوں، جید شخصیات اور قومی رہنماؤں نے القدس، 1948ء کے مقبوضہ علاقوں اور مقبوضہ مغربی کنارے کے تمام فلسطینیوں سے، جو مسجد تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اپیل کی ہے کہ وہ مسجدِ اقصی کے صحنوں میں اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں، نمازوں کا اہتمام کریں اور وہاں تک پہنچنے اور عبادت کرنے کے اپنے بنیادی حق پر سختی سے کاربند رہیں۔ ان اپیلوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ صہیونی حملوں اور مسجد کے صحنوں میں آبادکاروں کی تلمودی رسومات کو معمول کی کارروائی بنانے کی کوششوں کے مقابلے میں مقدس مسجد کے تحفظ کے لیے فلسطینیوں کی مسلسل اور پرجوش موجودگی انتہائی ناگزیر ہے۔

قاہرہ میں فلسطینی دھڑوں کا اہم اجلاس، داخلی تقسیم کے خاتمے

'حماس' و 'جہاد اسلامی' کی تنظیم آزادی میں شمولیت پر غور

قاہرہ: فلسطینی سیاسی و مزاحمتی دھڑے بدھ کے روز قاہرہ میں مذاکرات کے ایک نئے اور اہم مرحلے کا آغاز کر رہے ہیں، جس کا بنیادی مقصد داخلی تقسیم کا خاتمہ اور اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اور تحریکِ جہادِ اسلامی کی 'پی ایل او' میں شمولیت پر بحث کرنا ہے۔ یہ اہم مذاکرات فلسطینی انتخابات کے التوا کے چند روز بعد سامنے آئے ہیں، جس نے سیاسی شراکت داری کے فائل کو ایک بار پھر فلسطینی گفتگو کے بنیادی محور کے طور پر سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ قطری خبر رساں ادارے "الجزیرہ" کو ملنے والے فلسطینی ذرائع کے بیانات کے مطابق بدھ اور جمعرات کے روز ہونے والی ان ملاقاتوں میں فتح، حماس، جہادِ اسلامی اور عوامی محاذ برائے آزادی فلسطین کی اعلیٰ ترین قیادت شرکت کر رہی ہیں، جہاں قومی وحدت کی بحالی اور عمومی فلسطینی انتخابات کی راہ ہموار کرنے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب صہیونی اثرات کے سائے میں قائم اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس نے گذشتہ ہفتے کے روز ایک نیا صدارتی فرمان جاری کیا ہے، جس کے تحت صدارتی اور لیجسلیٹو (قانون ساز) انتخابات کو ایک ساتھ 11 ستمبر سنہ 2027ء کو کروانے کا اعلان کیا گیا ہے، جبکہ لیجسلیٹو الیکشن کی سابقہ تاریخ (28 نومبر) کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ رام اللہ اتھارٹی کی صدارت کے مطابق اس فیصلے کا مقصد تمام تر فلسطینی دھڑوں کے درمیان ایک ہمہ گیر قومی حوار کے لیے وقت اور موقع فراہم کرنا ہے، نیز صہیونی اقدامات اور پابندیوں سے پیدا ہونے والی ان تمام تر رکاوٹوں کا حل تلاش کرنا ہے جو الیکشن کے راستے میں حائل ہیں، تاکہ مقبوضہ بیت المقدس، مقبوضہ مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کے تمام فلسطینی شہریوں کی آزادانہ شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ ان صہیونی رکاوٹوں میں انتخابی عملے اور عالمی مبصرین کی نقل و حرکت پر سخت صہیونی پابندیاں، نیز غزہ کی پٹی میں ابتر سیکیورٹی و انسانی حالات شامل ہیں جو انتخابی تیاریوں کے راستے میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ قاہرہ مذاکرات کی تیاری کے سلسلے میں تحریک فتح کی سینٹرل کمیٹی نے گذشتہ روز رام اللہ میں اپنے اجلاس کے بعد جاری کردہ بیان میں تمام فلسطینی دھڑوں کے ساتھ بات چیت جاری رکھنے اور ان کوششوں کو کامیاب بنانے کی اہمیت پر زور دیا، تاکہ قومی وحدت کو مستحکم کیا جا سکے اور فلسطینی سرزمین اور فیصلے کی وحدت کا تحفظ ممکن ہو سکے۔ پی ایل او کے اندر حماس اور جہادِ اسلامی کی باقاعدہ شمولیت کے فائل کو شامل کرنے سے قاہرہ مذاکرات کی اہمیت محض الیکشن کی تاریخ کے تعین سے کہیں آگے بڑھ کر جامع قومی ادارے میں فلسطینی نمائندگی کو وسعت دینے اور فیصلے میں حقیقی شراکت داری کے آلات بنانے تک پھیل جاتی ہے۔ یہ فائل کوئی نئی نہیں بلکہ مارچ سنہ 2005ء کے "اعلانِ قاہرہ" میں بھی 'پی ایل او' کی بحالی اور اسے تمام سیاسی و مزاحمتی دھڑوں کا جامع ادارہ بنانے پر اتفاق کیا گیا تھا، نیز اس شرکت کی متفقہ بنیادیں طے کرنے کے لیے ایک مشترکہ کمیٹی کی تشکیل کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس کے بعد مصالحت کے جتنے بھی معاہدے ہوئے ان سب میں 'پی ایل او' کے اداروں کی از سر نو تعمیر اور ایک نئی قومی کونسل کے انتخاب کی بات دہرائی جاتی رہی، لیکن مطلوبہ ہمہ گیر شراکت داری اب تک شرمندہ تعبیر نہ ہو سکی۔ حوار کا یہ موجودہ دور مصالحت کی ان طویل اور مسلسل کوششوں کا تسلسل ہے جن میں بالخصوص سنہ 2011ء اور سنہ 2017ء کے قاہرہ معاہدے شامل ہیں جو داخلی تقسیم کو ختم کرنے میں ناکام رہے تھے۔ اس لیے قاہرہ میں موجود نمائندوں کا اصل امتحان یہ ہوگا کہ وہ ان شفاہی تفاہمات کو واضح عملی اقدامات اور نفاذی آلات میں ڈھالیں، جو اداروں میں حقیقی اور فعال شراکت داری کی ضمانت دیں اور الیکشن کے التوا کو معطلی کا نیا مرحلہ بنانے کے بجائے ایک وسیع تر قومی بنیاد پر الیکشن کے انعقاد کے سنہری موقع میں تبدیل کر دیں۔

خارش اور تنہائی کا عذاب.. الدامون جیل میں دو فلسطینی اسیرات کی حالت تشویشناک

غرب اردن: یہودی آبادکاروں نے مسجد، گاڑیوں اور زیتونوں کے درختوں کو آگ لگا دی

غزہ: مسلح صہیونی آبادکاروں کے غنڈوں نے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف حصوں میں فلسطینیوں اور ان کی املاک پر اپنے دہشت گردانہ حملوں کو شدید تر کر دیا، جن کے دوران ایک مسجد، گاڑیوں، زیتون کے درختوں اور گھروں کو آگ لگائی گئی، جبکہ راستوں کی بندش اور لوٹ مار کے ذریعے فلسطینی آبادیوں اور زرعی اراضی کو نشانہ بنانے کا سلسلہ مظالم جاری رہا۔

مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مشرق میں واقع قصبے »مخماس« میں صہیونی آبادکاروں نے ایک مسجد، ایک گاڑی اور زیتون کے درخت کو آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں املاک کو شدید نقصان پہنچا اور عبادگاہوں اور اسلامی مقدسات کو مسلسل نشانہ بنائے جانے سے شدید خوف و تشویش کی لہر دوڑ گئی۔

شمالی وادی اردن صہیونی آبادکاروں نے طوباس کے مشرق میں تیاسیر قصبے کے شمال مشرق میں واقع شمالی یرزا کی طرف جانے والے راستے کو پتھر رکھ کر بند کر دیا اور ایک خیمہ بھی چوری کر کے لے گئے، جبکہ »عقبہ تیاسیر« کے علاقے میں گھروں کا گھیراؤ تنگ کرنے کی کارروائیاں جاری رہیں، جس سے مقامی رہائشیوں کی نقل و حرکت انتہائی دشوار ہو گئی اور خطے کی بدوی آبادیوں کے وجود کو شدید خطرات لاحق ہو گئے۔ الخلیل میں صہیونی آبادکاروں نے قابض صہیونی فوج کی مکمل سرپرستی میں، الخلیل کے جنوب میں واقع دورا شہر پر دھاوا بولا، جبکہ آبادکاروں کے ایک اور مسلح گروہ نے مسافر یطا کے علاقے »خربہ اُقواویس« میں فلسطینیوں کی رہائش گاہوں پر وحشیانہ حملہ کر کے وہاں توڑ پھوڑ اور تخریب کاری کی۔

علاوہ ازیں مقامی ذرائع نے بتایا کہ صہیونی آبادکاروں کے غنڈوں نے نابلس کے جنوب میں واقع گاؤں »مشرقی للبن« میں ایک فلسطینی کے گھر پر حملہ کیا، جو کہ مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف حصوں میں فلسطینیوں کے گھروں اور املاک کو مسلسل نشانہ بنانے کی صہیونی مہم کا حصہ ہے۔

بڑھتے ہوئے دہشت گردانہ حملے جو شہریوں اور ان کی املاک کو نشانہ بنا رہے ہیں

یہ تمام صہیونی حملے فلسطینی شہریوں، ان کے گھروں اور زرعی اراضی کے خلاف آبادکاروں کی طرف سے بار بار کی جانے والی دہشت گردی کے تسلسل میں سامنے آ رہے ہیں، جن میں گھروں، تنصیبات اور گاڑیوں کو آگ لگانا، مساجد اور مقدس مقامات کو بے حرمتی کا نشانہ بنانا، زیتون کے درختوں کو کاٹنا اور جلا کر راکھ کرنا، اور شہریوں پر حملے کر کے ان کی روزمرہ کی آمد و رفت کے راستوں کو بند کرنا شامل ہے۔ یہ صہیونی کارروائیاں فلسطینی شہریوں کی سلامتی اور املاک کے حوالے سے شدید تشویش کا باعث بن رہی ہیں اور آبادیوں پر، بالخصوص غیر قانونی صہیونی بستیوں اور استیطانی چوکیوں کے قریب واقع دیہات پر دباؤ کو بے پناہ بڑھا رہی ہیں، جہاں خاندان اپنی سیکیورٹی، روزگار اور اپنی آبائی زمینوں پر بقا کے حوالے سے مسلسل صہیونی تجاوزات کا سامنا کر رہے ہیں۔

آبادکاروں کے حملوں میں توسیع کی اقوامِ متحدہ کی توثیق

اقوام متحدہ کے دفتر برائے ہماہنگیِ انسانی امور (OCHA) کے اعداد و شمار مقبوضہ مغربی کنارے میں صہیونی آبادکاروں کی دہشت گردی کے دائرے کی ہولناک وسعت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اوچھا نے سنہ 2025ء کے دوران 270 سے زائد فلسطینی آبادیوں میں 1,700 سے زائد ایسے حملے توثیق کیے ہیں جن کے نتیجے میں فلسطینی شہری زخمی ہوئے یا ان کی املاک کو شدید نقصان پہنچا۔

اقوام متحدہ کی رپورٹوں کے مطابق ان حملوں میں گھروں، مساجد، گاڑیوں کو جلانا اور زرعی اراضی اور زیتون کے باغات کو تباہ کرنا شامل ہے۔

اقوام متحدہ کے ہیومن رائٹس آفس نے خبردار کیا ہے کہ صہیونی آبادکاروں کا یہ تشدد فلسطینیوں، بالخصوص بدوی اور چوپایا (رعوی) آبادیوں کی جبری نقل مکانی کا بنیادی سبب بن رہا ہے، جہاں ان حملوں کے ساتھ ساتھ پانی کے وسائل اور چراگاہوں تک رسائی کی بندش اور بنیادی ڈھانچے و املاک کی تباہی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

یہ متواتر حملے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی آبادیوں کو درپیش شدید ترین خطرات کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں گھروں، زمینوں اور املاک کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں شہریوں کے معاشی و معیشتی استحکام اور اپنی زمینوں پر قائم رہنے کی صلاحیت کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔

غزہ: فلسطینی محکمہ امور اسیران نے انکشاف کیا ہے کہ الدامون جیل میں قید دو فلسطینی اسیرات بسملہ سعد اور اِسراء اُحمد ہوجی جلدی مرض "اسکیبوس" (خارش) میں مبتلا ہو چکی ہیں، جہاں صفائی ستھرائی کی بنیادی اشیاء کا شدید قحط اور حبس زدہ ماحول (نمی کی زیادتی) پایا جاتا ہے، جبکہ جیل انتظامیہ نے بسملہ سعد کو رواں ماہ کی سات تاریخ کو ان کے کمرے پر صہیونی چھاپے کے بعد سے بدستور قید تنہائی میں ڈالا ہوا ہے۔

کمیشن نے اپنی اس رپورٹ میں جو ان دونوں اسیرات کی طرف سے اپنے وکیل کو دیے گئے بیانات پر مبنی ہے، واضح کیا کہ 20 سالہ بسملہ سعد گزشتہ 13 مارچ سے قابض صہیونی زندانوں میں قید ہیں، وہ مرض کی شدت کے باعث اپنی ٹانگوں پر پھوڑوں اور سوجن کا شکار ہیں اور انہیں دی جانے والی ادویات ان کی صحت میں بہتری لانے میں مکمل طور پر ناکام رہی ہیں۔

اسیر سعد نے بتایا کہ وہ سات اکتوبر کو اپنے کمرے پر صہیونی جلادوں کے وحشیانہ دھاوے اور کریک ڈاؤن کے بعد سے مسلسل قیدِ تنہائی میں زندگی گزار رہی ہیں، اور رپورٹ کی تیاری کے وقت تک ان کی تنہائی کا یہ ظالمانہ سلسلہ جاری تھا۔

جہاں تک 31 سالہ اِسراء ہوجی کا تعلق ہے، جو کہ گزشتہ 27 فروری سے پابندِ سلاسل ہیں، وہ اپنی ٹانگوں میں مسلسل خارش کا شکار ہیں، جو رات کے اوقات میں شدت اختیار کر جاتی ہے اور انہیں سونے سے محروم رکھتی ہے۔

دونوں اسیرات نے انکشاف کیا کہ جیل کے کمرے بار بار صہیونی کریک ڈاؤن اور پرتشدد کارروائیوں کا نشانہ بنتے ہیں، جن میں کمروں کے اندر گیس کے گولے چھوڑنا اور صوتی بموں کا استعمال کرنا شامل ہے، ساتھ ناقص اور انتہائی کم خوراک نے اس بیماری کے عالم میں ان کی تکلیف کو کئی گنا بڑھا دیا ہے۔

یہ بیانات صہیونی زندانوں کے اندر اسیران کی ابتر ہوتی ہوئی صحت اور رہائشی حالات کے حوالے سے سامنے آنے والی متواتر رپورٹوں کا حصہ ہیں۔ اس سے قبل 11 اکتوبر کو جاری ہونے والی ایک رپورٹ میں کمیشن نے ایک اور اسیر کے جلدی مرض (خارش) میں مبتلا ہونے کی توثیق کی تھی جسے کوئی علاج فراہم نہیں کیا گیا، نیز اسیروں کو ضروری طبی معائنوں اور ادویات سے محروم رکھنے اور خوراک کی اس قدر کمی کا انکشاف کیا گیا تھا کہ ایک اسیر کے بیان کے مطابق غزہ پر جنگ کے آغاز سے اب تک ان کا وزن 17 کلوگرام تک کم ہو چکا ہے۔

واضح رہے کہ اس سے قبل اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے انسدادِ تشدد (UN Committee against Torture) بھی ان اطلاعات پر شدید گہری تشویش کا اظہار کر چکی ہے جن کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے بڑے پیمانے پر منظم تشدد اور بدسلوکی میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے، اور حراستی مراکز میں ہونے والی اموات کی بنیادی وجوہات طبی دیکھ بھال سے محرومی اور شدید غذائی قلت ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔